

۱۲۰۹

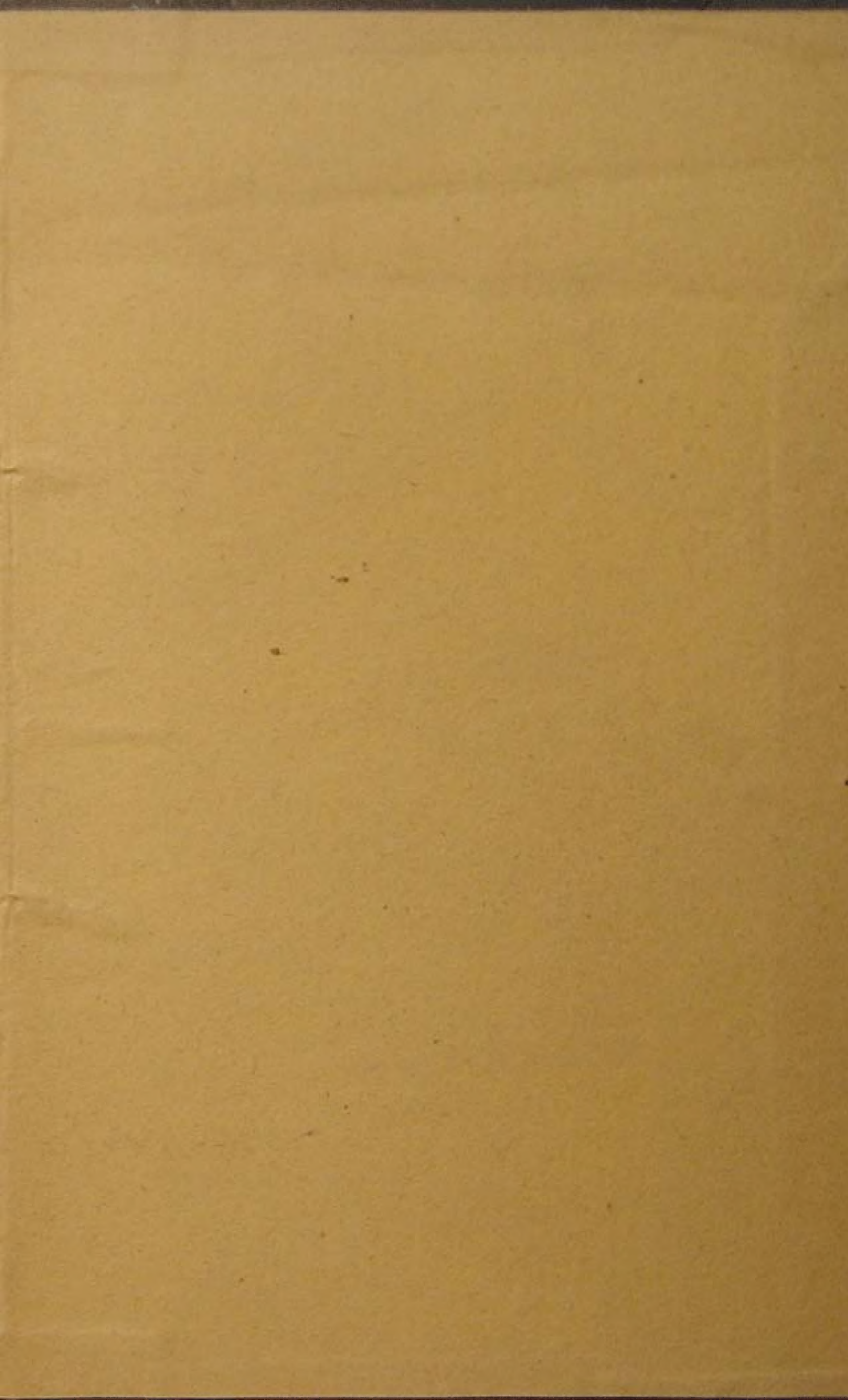
بیرکات الدرع

۱۲۱۰

نورالحی

۱۲۱۰















# برکات الہی

سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی  
کے خیالات کے رد میں

جس کو مجدد زمان و مسیح و **مہن** مرزا غلام احمد

صاحب نے تالیف کر کے بغرض فائزہ عام

مطبع **ریاض ہند** تادیان مین باہتمام شیخ

نور احمد صاحب طبع کر اگر ماہ رمضان المبارک

۱۳۱۰ شایع کیا



منوہ دعا مستحاج

## انیس ہند میرٹھہ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض

اس اخبار کا پرچہ مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۹۷ء جس میں میری اس پیشگوئی کی نسبت جو  
لیکھرام پٹاوری کے بارے میں مینے شایع کی تھی کچھ نکتہ چینی ہے مجہ کو ملا۔ مجھے معلوم ہوا ہے  
کہ بعض اور اخباروں پر بھی یہ کلمہ الحق شاق گزرا ہے اور حقیقت میں میرے لئے خوشی کا  
مقام کہ یوں خود فحشوں کے ہاتھوں اسکی شہرت اور اشاعت ہو رہی ہے سو میں اسوقت  
اس نکتہ چینی کے جواب میں صرف اس قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس طور اور طریق سے  
خدا تعالیٰ نے چاہا اسی طور سے کیا میرا اس میں دخل نہیں ہاں یہ سوال کہ ایسی پیشگوئی مفید  
نہیں ہوگی اور اس میں شبہات باقی رہ جائینگے اس اعتراض کی نسبت میں خوب سمجھتا  
ہوں کہ یہ پیش از وقت ہے میں اس بات کا خود اقراری ہوں اور اب پھر اقرار کرتا ہوں  
کہ اگر مہیا کہ معترضوں نے خیال فرمایا ہے پیشگوئی کا حاصل آخر کار یہی نکلا کہ کوئی معمولی تپ  
آیا یا معمولی طور پر کوئی درد ہوا یا مہیہ ہوا اور پھر اصلی حالت صحت کی قائم ہوگئی تو وہ  
پیشگوئی متصور نہیں ہوگی اور بلاشبہ ایک مکر اور فریب ہوگا کیونکہ ایسی بیماریوں سے تو کوئی  
بھی خالی نہیں ہم سب کہی نہ کبھی بیمار ہو جاتے ہیں پس اس صورت میں بلاشبہ میں اس  
کے لائق ٹھہر دینا جبکہ ذکر میں نے کیا ہے لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اس طور سے ہوا کہ جس  
قہر الہی کے نشان صاف صاف اور کھلے طور پر دکھائی دیں تو پھر سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے  
اصل حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئی کی ذاتی عظمت اور بہت دنوں اور وقتوں کے مقرر کرنے  
کے محتاج نہیں اس بارے میں تو زمانہ نزول عذاب کی ایک حد مقرر کر دینا کافی ہے پھر



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد و آلیہ

سید احمد خان صاحب کے - سی - ایس - آئی - کے

رسالہ الدعاء والاستجابۃ اور رسالہ

تحریر فی اصول التفسیر پر ایک نظر

اے اسیر عقل خود برہستی خود کم نہا  
کین سپہر بوالعجاب چو توبیہ آورد  
غیر را ہرگز نمی باشد گذر در کوئی حق  
ہر کہ آید از آسمان و دراز آن یاز آورد  
خود بخود ہمیدن قرآن گمان باطل  
ہر کہ از خود آورد و در آن بخش و مرد آورد  
سید صاحب اپنے رسالہ مندرجہ عنوان میں دعا کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے  
ہیں کہ استجابت دعا کے یہ معنی تھیں ہیں کہ جو کچھ دعا میں مانگا گیا ہے وہ دیا جائے  
کیونکہ اگر استجابت دعا کے یہی معنی ہوں کہ وہ سوال بہر حال پورا کر دیا جائے تو دو  
مشکلین پیش آتی ہیں اول یہ کہ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور اضطراری  
سے کیجاتی ہیں مگر سوال پورا نہیں ہوتا جسکے یہ معنی ہوتے ہیں کہ دعا قبول نہیں  
ہوئی حالانکہ خدا نے استجابت دعا کا وعدہ کیا ہے - دوسری یہ کہ جو امور ہونے  
والے ہیں وہ مقدر ہیں اور جو نہیں ہونے والے وہ بھی مقدر ہیں - ان مقدرات  
کے برخلاف ہرگز نہیں ہو سکتا پس اگر استجابت دعا کے معنی سوال کا پورا کرنا قرار  
دئے جائیں تو خدا کا یہ وعدہ کہ ادعوی استجب لکم ان سوالوں پر چکا ہونا  
مقدر نہیں ہے صادق نہیں آ سکتا یعنی ان معنوں کے رو سے یہ عام وعدہ



استجابت دعا کا باطل ٹھہر گیا کیونکہ سوالوں کا وہی حصہ پورا کیا جاتا ہے جس کا پورا  
 کیا جانا مقدر ہے۔ لیکن استجابت دعا کا وعدہ عام ہے جس میں کوئی بھی استثنا  
 نہیں پھر جس حالت میں بعض آیتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ جن چیزوں کا دیا جانا مقدر  
 نہیں وہ ہرگز دی نہیں جاتیں اور بعض آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی دعا  
 رد نہیں ہوتی اور سب کی سب قبول کیجاتی ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا  
 ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام دعاؤں کے قبول کرنا وعدہ کر لیا ہے۔ جیسا کہ آیت ادعونی  
 استجب لکم سے ظاہر ہے پھر اس تناقض اور تعارض آیات سے بجز اسکے کیوں کر  
 فحاصل حاصل ہو کہ استجابت دعا سے عبادت کا قبول کرنا مراد لیا جائے یعنی یہ معنی  
 کئے جائیں کہ دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ دل سے اور خشوع اور خضوع سے کی جائے  
 تو اسکے قبول کرنا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے پس استجابت دعا کی حقیقت بجز اسکے اور  
 کچھ نہیں کہ وہ دعا ایک عبادت تصور ہو کر اس پر ثواب مترتب ہوتا ہے ناں اگر مقدر میں  
 ایک چیز کا ملنا ہے اور اتفاقاً اسکے لئے دعا بھی کی گئی تو وہ چیز مل جاتی ہے مگر نہ دعا سے بلکہ  
 اس کا ملنا مقدر تھا اور دعا میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب دعا کرنے کے وقت خدا کی عظمت  
 اور بے انتہا قدرت کا خیال اپنے دل میں جایا جاتا ہے تو وہ خیال حرکت میں آکر ان تمام  
 خیالات پر جن سے اضطراب پیدا ہوا ہے غالب ہو جاتا ہے اور انسان کو صبر اور استقدال  
 پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی کیفیت کا دل میں پیدا ہو جانا لازمہ عبادت ہے اور یہی دعا کا  
 مستجاب ہونا ہے۔ پھر یہ صاحب اپنے رسالہ کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ حقیقت  
 دعا سے ناواقف اور جو حکمت اُس میں ہے اُس سے بیخبر ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ جب یہ ہر  
 مسلم ملے جو مقدر نہیں ہے وہ نہیں ہو سکتا تو دعا سے کیا فائدہ ہے۔ یعنی جبکہ مقدر



بھر حال مل رہیگا خواہ دعا کرو یا نہ کرو اور جبکہ ملنا مقدر نہیں اُسکے لئے ہزاروں  
دُعائیں کئے جاؤ کچھ فائدہ نہیں تو پھر دعا کرنا ایک امر عبث ہے اسکے جواب میں سید  
صاحب فرماتے ہیں کہ اضطرار کے وقت استمداد کی خواہش رکھنا انسان کی فطرت کا  
خاصہ ہے سو انسان اپنے فطرتی خاصہ سے دعا کرتا ہے بلا خیال اسکے کہ وہ ہوگا یا نہیں اور  
بمقتضائے اسکی فطرت کے اُسکو کہا گیا ہے کہ خدا ہی سے مانگو جو مانگو۔

اس تمام تحریر سے جسکو ہم نے بطور خلاصہ اوپر لکھ دیا ہے ثابت ہوا کہ سید صاحب کا  
یہ ذہب ہے کہ دعا ذریعہ حصول مقصود نہیں ہو سکتی اور نہ تحصیل مقاصد کے لئے اُسکا  
کچھ اثر ہے اور اگر دعا کرنے سے کسی داعی کا فقط یہی مقصد ہو کہ بذریعہ دعا کوئی سوا  
پورا ہو جائے تو یہ خیال عبث ہے کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اسکے لئے دعا کی  
حاجت نہیں اور جبکہ ہونا مقدر نہیں ہے اسکے لئے تضرع و اہتال بیفائدہ ہے۔ غرض  
اس تقریر سے جتنا مستند صفائی پہل گیا کہ سید صاحب کا یہی عقیدہ ہے کہ دعا صرف  
عبادت کے لئے موضوع ہے اور اُسکو کسی دنیوی مطلب کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طبع فہم پر  
اب واضح ہو کہ سید صاحب کہ قرآنی آیات کے سمجھنے میں سخت دہوکا لگا ہوا ہے مگر  
ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس دہوکے کی کیفیت کو اس مضمون کے اخیر میں بیان کریں گے اس وقت  
ہم نہایت افسوس سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سید صاحب قرآن کریم کے سمجھنے میں فہم سہا  
نہیں رکھتے تھے تو کیا وہ قانون قدرت بھی جسکی پیروی کا وہ دم مارتے ہیں اور جسکو  
خدا تعالیٰ کی فعلی حمایت و قرآن کریم کے اسرار غامضہ کا مفسر قرار دیتے ہیں اس مضمون  
کے لکھنے کے وقت انکی نظر سے غائب تھا۔ کیا سید صاحب کو معلوم نہیں کہ اگرچہ دنیا  
کی کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں تاہم قدرت نے اُسکے حصول کے لئے ایسے اسباب



مقرر کر رکھے ہیں جنکے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقل مند کو کام نہیں ملتا اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دوا کا کرنا نہ کرنا درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا یا ترک دعا مگر کیا سید صاحب یہ اسے ظاہر کر سکتے ہیں کہ خدا علم طلب سراسر باطل ہے اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا۔ پہا اگر سید صاحب باوجود ایمان بالتقدیر کی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ دوا میں بھی اثر سے خالی نہیں تو پھر کیوں خدا تعالیٰ کے یکساں اور متشابہ قانون میں فتنہ اور تفریق ڈالتے ہیں کیا سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات پر توفیق دے گا کہ تہا کہ تہا اور سقونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو ایسا قوی اثر رکھے کہ انکی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں یا مثلاً سم الفارادہ بش اور دوسری دواؤں میں وہ غصب کی تاثیر والدی کہ انکا کامل قدر شربت چند بنٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے لیکن اپنے برگزیدوں کی توجہ اور عقیدت اور تضرع کی بہری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الہی میں اختلاف ہو اور وہ ارادہ جو خدا تعالیٰ نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بہائی کے لئے کیا تھا وہ دعاؤں میں مرعی نہ ہو نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ خود سید صاحب دعاؤں کی حقیقی فلاسفی سے بیخبر ہیں اور انکی اعلیٰ تاثیروں پر ذالی تجر بہ نہیں رکھتے اور انکی ایسی مثال ہے جیسے کوئی ایک مدت تک ایک پورانی اور سالخورده اور سلوب القوی دوا کو استعمال کرے اور پھر اسکو بے اثر پا کر اس دوا پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ بھی تاثیر نہیں۔ افسوس صد افسوس کہ سید صاحب باوجودیکہ پیرانہ سالی تک پھنچ گئی مگر اب تک ان پر یہ سلسلہ نظام قدرت مخفی رہا کہ کیونکر قضا و قدر کو اسباب سے وابستہ کر دیا گیا ہے اور کس قدر یہ سلسلہ



اسباب اور سببات کا باہم گہرے اور لازمی تعلقات رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ  
 اس دعوے میں سمجھنے گئے کہ انہوں نے خیال کر لیا کہ گویا بغیر ان اسباب کے جو قدرت نے  
 روحانی اور جسمانی طور پر مقرر کر رکھے ہیں کوئی چیز ظہور پذیر ہو سکتی ہے یوں تو دنیا میں  
 کوئی چیز بھی مقدر سے خالی نہیں مثلاً جو انسان آگ اور پانی اور ہوا اور مٹی اور آماج ہو  
 نباتات اور حیوانات و جمادات وغیرہ سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ سب مقدر سے ہی ہیں  
 لیکن اگر کوئی نادان ایسا خیال کرے کہ بغیر ان تمام اسباب کے جو خدا تعالیٰ نے مقرر  
 کر رکھے ہیں اور بغیر ان راہوں کے جو قدرت نے معین کر دی ہیں ایک چیز بغیر توسط  
 جسمانی یا روحانی وسائل کے حاصل ہو سکتی ہے تو ایسا شخص گویا خدا تعالیٰ کی حکمت کو باطل  
 کرنا چاہتا ہے۔ میں نہیں دیکھتا کہ سید صاحب کی تقریر کا بجز اسکے کچھ اور بھی حاصل  
 ہے کہ وہ دعا کو سمجھتا ہے اسباب موثرہ کے نہیں سمجھتے جنکو انہوں نے بڑی مضبوطی سے  
 تسلیم کیا ہوا ہے بلکہ اس راہ میں حد سے زیادہ آگے قدم رکھ دیا ہے مثلاً اگر سید صاحب  
 کے پاس آگ کی تاثیر کا ذکر کیا جائے تو وہ ہرگز اس سے منکر نہیں ہونگے اور ہرگز  
 یہ نہیں کہیں گے کہ اگر کسی کا جلنا مقدر ہے تو بغیر آگ کے بھی جل رہیگا تو پھر میں  
 حیراں ہوں کہ وہ باوجود مسلمان ہونے کے دعا کی تاثیروں سے جو آگ کی طرح کبھی  
 اندھیرے کو روشن کر دیتی ہیں اور کبھی گستاخ دست انداز کا اتہام جلا دیتی ہیں کیوں  
 منکر ہیں کیا انکو دعاؤں کے وقت تقدیر یاد آ جاتی ہے اور جب آگ وغیرہ کا ذکر  
 کریں تو پھر تقدیر بھول جاتی ہے کیا ان دونوں چیزوں پر ایک ہی تقدیر حاوی نہیں ہے  
 پھر جس حالت میں باوجود تقدیر ماننے کے وہ اسباب ثرہ کو اس شدت سے مانتے ہیں  
 کہ اسکے غلو میں وہ بدنام بھی ہو گئے ہیں تو پھر ایسا کیا موجب ہے کہ وہ نظام قدرت جسکو



تسلیم کر چکے ہیں دُعا میں اُن کو یاد نہیں رہا یہاں تک کہ کبھی میں کچھ تاثر ہے مگر دُعا میں اتنی بھی نہیں۔ پس اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کچھ سی جیخبر میں اور نہ ذاتی تجربہ اور نہ تجربہ والوں کی اُنکو صحبت ہے۔

اب ہم فائدہ عام کے لئے کچھ استجاب دُعا کی حقیقت ظاہر کرتے ہیں سو واضح ہو کہ استجاب دُعا کا مسئلہ درحقیقت دُعا کی مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اسکو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور وہ کہتے ہیں پس یہی سبب تیب کی غلط فہمی کا ہے۔ اور دُعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک معید بندہ اور اُس کے رب میں ایک تعلق مجاز ہے جسے پہلے خدا تعالیٰ کی رحمت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اُس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور دُعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص معید پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل اُسید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور خاصیت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا ان کے سیدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اُس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تیب اُسکی روح اس استقامت پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اسد جل شانہ اُس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُس دُعا کا اثر اُن تمام سبب بادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اُس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے۔ تو بعد استجاب دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش



کے لئے ضروری ہوتے ہیں اُس دُعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے  
 لئے بد دُعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات  
 ارباب کشف و کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ  
**کامل** کی دُعا میں ایک نوبت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باؤنہ تعالیٰ وہ دُعا  
 عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے۔ اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں  
 کو اُس طرف لے آتی ہے جو طرف سوئیہ مطلوب ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اسکی  
 نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل انتہی  
 دُعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ  
 کہ اولیاء کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اُسکا اصل  
 اور منبج یہی دُعا ہے۔ اور اکثر دُعاؤں کی اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر  
 کا تماشا دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیا بانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ  
 لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے گڑے ہوئے الہی  
 رنگ۔ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بنیا ہو گئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الہی معارف  
 جاری ہو گئے۔ اور دُنیا میں یکدم ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پچھلے اُس سے  
 کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ  
**ایک فانی فی اللہ کی اندھیر سی راتوں کی دُعا میں ہی تھیں**  
**جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔** اور وہ عجائب باتیں دکھائیں کہ جو اس  
 امی جیسے محلات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللہم صل وسلمو بالک علیہ وآلہ  
 بعددہم۔ وغیرہ لہذا الامتہ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔



اور میں اپنے ذاتی تجربے سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی  
تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التأثير  
نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

اور اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں۔ اور کچھ کچھ اثر معلوم نہیں تو  
تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ  
بند کر دیا ہے؟ یا انکی خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی انکی  
تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے۔ مگر تقدیر  
نے علوم کو ضائع اور بھیر مٹ نہیں کیا۔ اور اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھایا۔ بلکہ  
اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں  
ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو۔ تو اسباب علاج پورے طور پر میسر آجاتے  
ہیں۔ اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ اُسے نفع اٹھانے کے لئے  
مستعد ہوتا ہے۔ تب وہ نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دعا کا بھی  
ہے۔ یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں  
ارادہ الہی اُسکے قبول کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو  
ایک ہی سلسلہ موثرات اور متاثرات میں بانڈ رکھا ہے۔ پس سید صاحب  
کی سخت غلطی ہے کہ وہ نظام جسمانی کا تو اقرار کرتے ہیں۔ مگر نظام روحانی سے  
سنکر ہوٹھے ہیں۔

بالآخر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر سید صاحب اپنے اس غلط خیال  
سے توبہ نہ کریں اور یہ کہیں کہ دعاؤں کے اثر کا ثبوت کیا ہے۔ تو میں ایسی



غلطیوں کے نکلنے کے لئے مامور ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے پیش از وقت سید صاحب کو اطلاع دوں گا۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ چھپو ادونگا۔ مگر سید صاحب ساتھ ہی یہ بھی اقرار کریں کہ وہ بعد از بات ہو جانے میرے دعویٰ کے اپنے اس غلط خیال سے رجوع کریں گے۔

سید صاحب کا یہ قول ہے کہ گویا قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے تمام دعاؤں کے قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے حالانکہ تمام دعائیں قبول نہیں ہوتیں یہ انکی سخت غلط فہمی ہے۔ اور یہ آیت اَدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ کے مدعا کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ یہ دعا جو آیت اَدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں بطور امر کے بجالانے کے لئے فرمائی گئی ہے۔ اس سے مراد معمول دعائیں نہیں ہیں۔ بلکہ وہ عبادت ہے جو انسان پر فرض کی گئی ہے کیونکہ امر کا صیغہ یہاں فرضیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کُل دعائیں فرض میں داخل نہیں ہیں۔ بلکہ بعض جگہ اللہ جل شانہ نے صابرین کی تعریف کی ہے جو اَنَالَتْہِ پر ہی کفایت کرتے ہیں۔ اور اس دُعا کی فرضیت پر بڑا قرینہ یہ ہے کہ صرف امر پر ہی کفایت نہیں کی گئی بلکہ اسکو عبادت کے لفظ سے یاد کر کے بحالت نافرمانی عذاب جہنم کی وعید اس کے ساتھ لگا دی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ دوسری دعاؤں میں یہ وعید نہیں۔ بلکہ بعض اوقات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دعائے مانگنے پر زجر و توبیخ کی گئی ہے چنانچہ اِنِیْ اَعْظَمُکُمْ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ اس پر شاہد ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہر دعا عبادت ہوتی تو حضرت نوح علیہ السلام کو لاقفلن کا تازیانہ کیوں لگایا جاتا اور بعض اوقات اولیا اور انبیاء دُعا کرنیکو سوء ادب سمجھتے رہے ہیں۔ اور صلوات کے ایسی دعاؤں میں استفتاء قلب پر عمل کیا



یعنی اگر مصیبت کے وقت دل نے دعا کر نیک فتویٰ دیا تو دعا کی طرف متوجہ ہوئے  
اور اگر صبر کے لئے فتویٰ دیا تو پھر صبر کیا۔ اور دعا سے موجبہ پھیر لیا۔ اس سوال کے  
اندر تعالیٰ نے دوسری دعاؤں میں قبول کر نیکا وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ صاف فرما دیا  
ہے۔ کہ چاہوں تو قبول کروں اور چاہوں تو رد کروں۔ جیسا کہ یہ آیت قرآن  
کی صاف بتلا رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ **بَلْ اِذَا قَدْ عَلِمْتُمْ فِیْکُمْ شَیْءٌ مِّنْ عَدُوِّکُمْ**  
**اَلْبَیْضَ اَوْ اَسْوَءَ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ الْخِزْرِ مَخْبِرٌ**۔ اور اگر تم تنہا مان بھی لیں کہ اس  
مقام میں لفظ ادعو سے عام طور پر دعا ہی مراد ہے تو ہم اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں  
دیکھتے کہ یہاں دعا سے وہ دعا مراد ہے جو بھیج شرائط ہو۔ اور تمام شرائط کو جمع کر لینا  
انسان کے اختیار میں نہیں جب تک تو فیق ازلی یا ورنہ ہو۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ  
دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے۔ بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گری  
اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے  
یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلا  
مصلحت الہی بھی نہ ہو۔ کیونکہ بسا اوقات دعائیں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں  
مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عند اللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الہی ہوتی ہے۔ اور  
اس کے پورے کرنے میں خیر نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر کسی ماں کو پیارا بچہ بہت الحاج اور روئے  
سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دے۔ یا ایک نہر  
جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس کو کھلا دے تو یہ سوال اس بچہ کا ہرگز اس کی  
ماں پر اس نہیں کریگی۔ اور اگر پورا کر دیوے اور اتفاقاً بچہ کی جان بچ جاوے لیکن  
کوئی عضو اس کا بیکار ہو جاوے تو بلوغ کے بعد وہ بچہ اپنی اسلحق والدہ کا سخت



شاک کی ہوگا۔ اور بجز اسکے اور بھی کوئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں  
 اُس وقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے۔ اور جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت  
 داخل نہ ہو۔ اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے اُن میں استعداد و قریبہ  
 پیدا نہ ہو تب تک توقع اثر دعا امید موهوم ہے۔ اور جب تک ارادہ الہی تلویح  
 دعا کے متعلق نہیں ہوتا تب تک تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں۔ اور ہمیں پوری توجہ  
 سے قاصر رہتی ہیں۔ سید صاحب اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ دار آخرت کی سعادتیں  
 اور نعمتیں اور لذتیں اور راحتیں جنکی نجات سے تعبیر کی گئی ہے ایمان اور ایمانی  
 دعاؤں کا نتیجہ ہرچ پھر جبکہ یہ حال ہے تو سید صاحب کو ماننا پڑا کہ بلاشبہ ایک ممکن  
 کی دعائیں اپنے اندر اثر رکھتی ہیں اور آفات کے دور ہونے اور مرادات کے حاصل  
 ہونے کا موجب ہو جاتی ہیں کیونکہ اگر موجب نہیں ہو سکتیں تو پھر کیا وجہ کہ وقت  
 میں موجب ہو جائیگی۔ سوچ اور خوب سوچو کہ اگر درحقیقت دعا ایک بے تاخیر چیز ہے  
 اور دنیا میں کسی آفت کے دور ہونے کا موجب نہیں ہو سکتی تو کیا وجہ کہ قیامت کو  
 موجب ہو جائیگی یہ بات تو نہایت صاف ہے کہ اگر ہماری دعاؤں میں آفات سے  
 بچنے کے لئے درحقیقت کوئی تاخیر ہے تو وہ تاخیر اس دنیا میں بھی ظاہر ہونی چاہئے  
 تاہم یقیناً ہرے اور امید ہرے اور تا آخرت کی نجات کے لئے ہم زیادہ سرگرمی سے  
 دعائیں کریں۔ اور اگر درحقیقت دعا کچھ چیز نہیں صرف پیشانی کا نوشتہ پیش آنا ہے  
 تو ہمارے دنیا کی آفات کے لئے بقول سید صاحب دعا عبث ہے اسی طرح آخرت کے  
 لئے بھی عبث ہوگی اور اس پر امید رکھنا طمع خام۔ اب میں اس بارے میں اس سے  
 زیادہ لکھنا نہیں چاہتا کیونکہ ناظرین بالانصاف میرے اس بیان کو غور سے پڑھ کر



سمجھ سکتے ہیں کہ میں نے سید صاحب کی غلط فہمی کا ثبوت کافی دیدیا ہے۔ ماسوائے  
 اگر سید صاحب اب بھی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آویں تو ایک دوسرا طریق بھی ان پر  
 محنت پورا کر نیکے لئے لکھا گیا ہے۔ اگر وہ طالب حق ہونگے تو اعراض نہیں کریں گے۔  
 اور سید صاحب کی دوسری کتاب جسکا نام تحریر فی اصول التفسیر ہے۔ انکی اس  
 کتاب سے بالکل منافی اور مغایر پڑی ہوئی ہے۔ گو یا سید صاحب نے کسی دہوشی کی  
 حالت میں یہ دونوں رسالے لکھے ہیں۔ کیونکہ سید صاحب استجاب دعا کے رسالہ  
 میں تو تقدیر کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور اسباب غاویہ کو گویا بیج خیال کرتے ہیں اور اسی  
 بنا پر استجاب دعا سے انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ دعا بظہل اسباب غاویہ کے ہے۔ جبر ایک  
 لاکھ سے زیادہ نبی اور کئی کروڑ ولی گواہی دیتا چلا آیا ہے اور نبیوں کے ہاتھ میں بجز  
 دعا کے اور کیا تھا۔ اور دوسرے رسالہ میں گو یا سید صاحب تقدیر کو کچھ چیز ہی نہیں سمجھتے

عناستہ قطب ربانی وفوت سبحان سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بقدر اپنی  
 کتاب فتح الغیب میں کامل کی توجہ اور دعا کا اثر اپنے تجارب کے رو سے لکھا ہے۔ ہم عام فائدہ  
 کے لئے وہ عبارتیں مترجمہ ذیل میں لکھتے ہیں۔ اس تحریر کے مطلب یہ ہے کہ ہر ایک  
 فن میں اسی شخص کی شہادت معتبر سمجھی جاتی ہے جو اس فن کا محقق ہوتا ہے۔ پس اس بنا  
 پر استجاب دعا کی غلامی اس شخص کو سچے طور پر معلوم ہو سکتی ہے۔ جسکو خداوند تعالیٰ سے  
 سچے تعالعات صدق اور محبت کے حاصل ہوں۔ پس سید احمد خاں صاحب سے اس پاک  
 فلاسفی کا دریافت کرنا ایسا ہے جیسے ایک بیمار سے کسی انسان کی مرض کا علاج پوچھنا سید  
 صاحب اگر کسی دنیوی نو رنٹ کے تعالعات انکی رعایا کے ساتھ بیان کریں تو ہا شبہ  
 وہ اس بات کے لائق ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی باتیں خدا ہی لوگ جانتے ہیں۔ اور وہ عبارت ہے  
 فاجعل انت حملتک واجزاءک اصناماً مع ساثر الخلق ولا تقطع  
 شیئاً من ذلک ولا تتبع جملة فتکون کبریتا احمر فلا تکتا دتوی فینئذ تکتون



کیونکہ تمام اشیا کو انہوں نے ایک مستقل جوہر قرار دیا ہے کہ گویا وہ تمام چیزیں خدا تعالیٰ کے  
 عجب سے نکل گئی ہیں۔ اب اسکو انکی تبدیل و تغیر پر کچھ بھی اختیار نہیں۔ اور گویا اسکی  
 فدائی نقطہ ایک تنگ دائرہ میں محدود ہی اور اسکی قدرات انہیں بلکہ بھی پرہ گزیر میں اور  
 اشیا پر حالت وارد ہے وہ اسکی تقدیر نہیں۔ بلکہ اب وہ مخلوقات کی ایک ذاتی صفت  
 ہے جو قابل تغیر و تبدیل نہیں کیونکہ تقدیر کے مفہوم کو اختیار و مقدر  
 لازم پڑا ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جن خواص پر خدا تعالیٰ کا کچھ بھی اختیار باقی نہیں رہا۔  
 تو بہر ان خواص کو اسکی تقدیر کیونکر کہنا چاہئے اور اگر اختیار ہے تو سچا مکان تبدیل باقی  
 ہے۔ فرض سید صاحب نے اس دوسرے رسالہ میں مقدر حقیقی کی حکومت تمام چیزوں  
 کے سر پرے ایسی ٹھادی ہے کہ وہ اپنے خواص میں بقول سید صاحب تابع مرفعی  
 مالک نہیں رہیں۔ بلکہ ایک مزارعان کی پانچویں دفعہ کے سور وشیوں کے لئے جو حقوق

ہیہ حاشیہ: وارث کل شی و رسول و ہک تختم الولا یتد تکشف الکروب و ہک  
 تسفی الخیوف و ہک تنبت الزروع و ہک تدفع البلاء یا والحق عن المعاص  
 والعام و اهل النحوس و قلبک ید القدرۃ و ید ہوک لسان الازل  
 و تافول منازل من سلف من اولی العلم و یرد علیک التکوین و خرق  
 و تو من علی الاسرار و العلوم اللہ تعالیٰ و غن اعجبھا۔

**ترجمہ۔** یعنی اگر تو خدا تعالیٰ کا مقبول بنا چاہتا ہے تو اس بات پر یقین کر لے اور ایسا  
 سمجھ لے۔ کہ تیرے ہاتھ تیری زبان تیری آنکھ اور تیرا شاہد و اور اسکے تمام  
 اہل و تیری راہ میں جہاں ہیں۔ اور مخلوق میں سے دوسری تمام چیزیں بھی تیری راہ میں  
 جہاں ہیں۔ تیرے بچے تیری بیوی اور ہر ایک دنیا کی مراد جو چاہتا ہے اور دنیا کا مال اور  
 دنیا کی عزت اور دنیا کا تنگ و ناموس اور دنیا کا رجا اور خوف اور زید و بکر پر تو کھلی خاند  
 و ولید کی ضرر رسائی کا خوف یہ سب تیری راہ میں جہاں ہیں۔ سو تو ان باتوں میں سے کسی کا



انگریزوں نے قائم کئے ہیں۔ یعنی یہ کہ مالک کو کسی قسم کے تصرف کا ان پر اختیار نہیں ہوگا۔ اسی قسم کی موروثی سید صاحب نے بھی تمام چیزوں آگ وغیرہ کو ہٹا دیا ہے۔ بلکہ سید صاحب کے قانون میں انگریزوں کے قانون سے زیادہ تشدد ہے کیونکہ انگریزوں نے پانچویں دفعہ کے موروثی کے اخراج کے لئے ایک صورت قائم بھی کر دی ہے اور یہ ہے کہ جب موروثی ایک سال تک لگان واجب کا ایک حصہ خواہ ۴۰ رہے ہو تو ان کے تو خارج ہو سکتا ہے۔ مگر سید صاحب نے تو ہر حال میں حقوق مالک کو تلف کر دیا۔ اور یہ ظلم عظیم ہے۔

اور سید صاحب نے جو اپنے دوست حریف سے تفسیر قرآن کریم کا معیار مانگا ہے۔ سو میں نے مناسب سمجھا کہ اس جگہ ہی سید صاحب کی کسب قدر میں ہی خدمت کر دوں کیونکہ بھولے کو راہ بتانا سب سے پہلے میرا فرض ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ سب سے

بقیہ حاشیہ (۱) ماں پر درست ہو۔ اور سارا اسی کی پیروی میں غرق نہ ہو جا۔ یعنی صرف پدر حقوق مشرعیہ اور سنن صالحین اسکی رعایت رکھے۔ پس اگر تو نے ایسا کر لیا۔ تو تو پرچہ ہو جائیگا۔ اور تیرا مقام نہایت رنج ہوگا۔ چنانچہ کہ تو نظر نہیں آئیگا۔ اور خدا تعالیٰ تجھے اپنے نبیوں اور رسولوں کا وارث بنا دیگا یعنی انکے علوم و معارف اور برکات جو معنی اور نایدید ہو گئے تھے۔ وہ از سر نو تجھ کو عطا کئے جائینگے اور دعایت تیرے پر ختم ہوگی یعنی تیرے بعد کوئی نہیں آئیگا۔ جو تجھ سے بڑا ہو۔ اور تیری دوائوں اور تیری عقد و محنت اور تیری برکت سے لوگوں کے سخت غم دور کئے جائینگے۔ اور قحط زدوں کے لئے بارشیں ہونگی۔ اور کھیتان اگیں گل۔ اور بامیں اور تختیں ہر ایک عام و عام کی یہاں تک کہ بادشاہوں کی بیعتیں تیری توجہ اور رعایت سے دور ہوئیں گی۔ اور یہ قدرت تیرے ساتھ ہوگا۔ اور جس طرف وہ پہرے اسی طرف تو پھر جائیگا۔ اور لسان الازل تجھے اپنی طرف بلائیگی۔ یعنی جو کچھ تیری زبان پر جاری ہو جائیگا



**اول معیلا تفسیر صحیح** کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح ہمیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی مناسب عمارت کی طرح ہے جسکی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اسکی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شواہد اسکے خود اسی میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کسے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں۔ بلکہ ان معنی کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پایے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو۔ اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بنیہ کا اسکا مصداق ہو۔

**دوسرا معیلا**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کریم کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بنا توقف اور بلا دغدغہ قبول

یقیناً حاشیہ وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہو گا اور اس میں برکت رکھی جائے گی اور تو ان تمام راستبازوں کا قائم مقام کیا جائیگا۔ جنکو تجھ سے پہلے علم دیا گیا۔ اور کوین تیرے پروردگار کیسے۔ یعنی تیری دعا اور تیری توجہ عالم میں اثر کرے گی۔ اور پھر اگر تو معدوم کو موجود کرنا یا موجود کو معدوم کرنا چاہیگا تو وہی ہو جائیگا اور امور خارق عادت تجھ سے ظاہر ہونگے۔ اور تجھ کو اسرار اور علوم لدنیہ اور معانی غریبہ عطا ہونگے۔ جسکے لئے تو امین اور مستحق سمجھا جائیگا۔ **مصدق**



کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فسادیت کی رنگ ہوگی۔

**تیسرے معیار** صحابہ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ان حضرات کے نوروں کو حاصل کر لیا اور علم نبوت کے پھلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الہی انکی قوت مراد کے ساتھ تھی۔ کیونکہ انکا نہ صرف قل بلکہ حال تھا۔

**چوتھا معیار** خود اپنا نفس مطہر لیکر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔ کیونکہ نفس مطہر وہ ہے قرآن کریم کو مناسب ہے۔ اتنا جل شانہ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر اقطاب انسان پر قرآن کریم کی پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ انکو نشانہ کر لیتا ہے اور سونگہ لیتا ہے۔ اور اسکا دل بول اٹھتا ہے۔ کہ ہاں یہی راہ سچی ہے۔ اور اسکا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب عمل نہ ہو۔ اور اس تنگ راہ سے گزرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں۔ تب تک سنا ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے سفر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالراے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ من فسر القرآن برأیہ فاما صاحب نقد خطا ینے جس نے صرف اپنی راے سے قرآن کی تفسیر کی۔ اور اپنے خیال میں اچھی کی۔ تب بھی اسنے بُری تفسیر کی۔

**پانچواں معیار** لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے واسطے آپ اس قدر قایم کر دیئے ہیں۔ کہ خیال لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجب زیادت بہیرت بیشک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار معنیہ کی طرف







عقود میں ایسا کی سبب یہ ہے کہ وہ اپنی کو سجدہ کرتا ہے وہ اپنی سنون کر کے جسم ہی تھا تو وہی حقرا میں کرم کر چکے ہیں  
سبب یہ ہے کہ وہ اگر سید صاحب یہ جواب دین کہ وہ حقیقت نفس انعام تو ایسا اور کچھ کہ فراموشی میں برابر میں گرفتاری ہے کہ انبیاء کا انعام  
کچھ تھا جسے تو ایسے جواب میں سید صاحب کی سن کے کافیاں ہونا چاہیے کہ وہی ہر تہ کو کہے اور ہم سے کوئی ذاتی اختیار نہیں دیکھتے صرف یہ ثابت ہو  
ہے کہ انبیاء کی وحی غلطی سے پاک ہوتی ہے اور اسطور اور افلاطون وغیرہ حکما کی وحی غلطی سے پاک نہیں تھی لیکن یہ دعوے ہیں کہ سراسر حکم ہے کیونکہ  
اس صورت میں ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ وہ مصدقہ حکما کے ہوں۔ غلط اور نصاب اور افلاطون کا ہونا غلطی سے پاک اور قرآن کے ساتھ فرق ہے اسکو وہ مشابہ  
کلام الہی سمجھیں اور فرقان مبین کے برابر قرار دیں اور اسکی وحی تسلیم ہونے پر ایمان لا دیں اور دوسرا حصہ جس میں غلطی ہو اسکو اس طرح چھوڑ دیں غلطیوں  
کی مدد میں داخل کر دیں جیسا کہ انبیاء سے ہی کہی چھوڑ دیں غلطی ہو جاتی ہے اور ہر اس قول کے لحاظ سے ایسے حکما کہ کفار کو ہی نبی سمجھ لیں۔  
اب کا ہر ہے کہ وہ حقیقت یہ ایسا خیال ہے کہ تو یہ کہ سید صاحب کا ایمان اس سے قبیح ہو جائے بلکہ شاید کسی مونیہ پر خیر توں وغیرہ حکما کی  
وحی کو قرآن کی وحی سے اعلیٰ سمجھنے لگیں۔ انہوں نے اگر سید صاحب قرآن کے معنی سمجھنے کے لئے قرآن کو ہی معیار ٹھہراتے تو اس طاقت کے گڑبے میں  
گرنے سے بچ جاتے۔ قرآن نے کسی جگہ اپنی وحی کی یہ مثال پیش نہیں کی کہ وہ اس چٹھہ کی مانند ہے کہ جو زمین سے پوشا ہوتا ہے بلکہ ہر جگہ پیش  
پیش کی کہ وہ اس بارش کی مانند ہے کہ جو آسمان سے اترتی ہے۔  
پھر اگر سید صاحب کے وقت کسی صاحب حال سے پوچھ لیتے کہ وہی الہ کی شے ہے اور کیونکہ نازل ہوتی ہے تو سب ہی اس پوش سے بچ جاتے۔  
اس کو کوئے سید صاحب کے ایک جماعت کثیرہ مسلمانوں کو تباہ کر دیا اور ترویج ترویج الیاد اور ہریت کے پیچھا اور وہی خوشی فرات کو کھم کر کر  
نظر کی ملک تک محدود کر دیا جس میں کافر وہ ہے ایمان ہی فسر یہ ہیں۔  
اس وقت میں شخص ذات اپنی ذات سید صاحب کی قدمت میں پیش کرتا ہوں شاید خدا تعالیٰ ان پر فضل کرے۔ سوائے عزیز سید  
مجھے اس میں شائبہ کی قسم ہے کہ یہ بات واقعی صحیح ہے کہ وحی آسمان کے ال پرانی گرتی ہے جیسے کہ انتخاب کی شعاع دیوار پر۔ میں ہر روز دیکھتا ہوں  
کہ جب حکماء ایسے کا وقت آتا ہے تو اول کچھ فہم پر ایک بروہگی جاری ہوتی ہے تب میں ایک تجدید یافتہ چیز کی مانند ہوجاتا ہوں اور میری  
مس اور میرا دراک اور پوش گو گھٹن بانی ہوتا ہے مگر اس وقت میں پاتا ہوں کہ گویا ایک وجود شدید العاقبت نے میرے تمام وجود کو اپنی ہستی میں  
لے لیا ہے اور اس وقت، محاسن کرتا ہوں کہ میری ہستی کی تمام گھٹن اسکے ساتھ ہیں میں اور جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ اسکا ہے جب یہ حالت  
ہو جاتی ہے تو اس وقت سب سے پہلے خدا تعالیٰ دل کے ان خیالات کو میری فکر کے سامنے پیش کرتا ہے جن پر اپنے کلام کی شعاع ڈالتا اسکو  
منظر مزمل ہے جب ایک عجیب کیفیت سرورہ خیالات کے بعد دیگرے نظر کے سامنے آتی ہیں اور ایسا ہوتا ہے کہ جب ایک خیال شکار کی نسبت دل  
میں آتا کہ وہ فنان میں سے صحت یا ب ہوگا یا نہ ہوگا تو جب اس پر ایک فکر کا مانی کا ایک شعاع کی طرح گزرتا ہے اور ایسا آواز اسکے گرنے کے ساتھ  
تمام بدن میں جا رہا ہے پھر وہ منظر مدے ہو کر دوسرا خیال سامنے آتا ہے اور وہ خیال نظر کے سامنے کھڑا ہوا اور دوسرا ساتھ ہی ایک فکر اہم کہ  
اس پر گرا جیسا کہ ایک تیرا انداز ہر ایک شکر کے پھیلنے پر تیرا تاباں ہے اور میں اس وقت میں محسوس ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ خیالات کا ہماری فکر فطرت  
سے پیدا ہوتا ہے اور وہ ہر جگہ اس پر گزرتا ہے (۱) اور یہ نازل ہوتا ہے اگرچہ شر اور غیر کو ہی سمجھنے کے بول تھا تو یہ ہے کہ اس کی کہ اس سے نہ سہارا  
نہیں ہے تیزی سے کہ وہ الفاظ غرض اور فکر کا ایک نتیجہ ہو گیا ہے۔ پوش و عروس کی تائید۔ انسانیت کی حد میں ہونے کی حالت میں نمود کرنا  
ہے لیکن یہ اللہ صفت اس وقت ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کے تصرف میں آجاتا ہے اور ایسا پوش اور ایسا غرض  
کسی طرح اس میں دخل نہیں دیکھتا اس وقت ہاں اس میں معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ اپنی زبان نہیں بلکہ ایک دوسری ذریعہ صحت حالت اس کلام

بعض دین ایسا کی سبب یہ ہے کہ وہ اپنی کو سجدہ کرتا ہے وہ اپنی سنون کر کے جسم ہی تھا تو وہی حقرا میں کرم کر چکے ہیں  
سبب یہ ہے کہ وہ اگر سید صاحب یہ جواب دین کہ وہ حقیقت نفس انعام تو ایسا اور کچھ کہ فراموشی میں برابر میں گرفتاری ہے کہ انبیاء کا انعام  
کچھ تھا جسے تو ایسے جواب میں سید صاحب کی سن کے کافیاں ہونا چاہیے کہ وہی ہر تہ کو کہے اور ہم سے کوئی ذاتی اختیار نہیں دیکھتے صرف یہ ثابت ہو  
ہے کہ انبیاء کی وحی غلطی سے پاک ہوتی ہے اور اسطور اور افلاطون وغیرہ حکما کی وحی غلطی سے پاک نہیں تھی لیکن یہ دعوے ہیں کہ سراسر حکم ہے کیونکہ  
اس صورت میں ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ وہ مصدقہ حکما کے ہوں۔ غلط اور نصاب اور افلاطون کا ہونا غلطی سے پاک اور قرآن کے ساتھ فرق ہے اسکو وہ مشابہ  
کلام الہی سمجھیں اور فرقان مبین کے برابر قرار دیں اور اسکی وحی تسلیم ہونے پر ایمان لا دیں اور دوسرا حصہ جس میں غلطی ہو اسکو اس طرح چھوڑ دیں غلطیوں  
کی مدد میں داخل کر دیں جیسا کہ انبیاء سے ہی کہی چھوڑ دیں غلطی ہو جاتی ہے اور ہر اس قول کے لحاظ سے ایسے حکما کہ کفار کو ہی نبی سمجھ لیں۔  
اب کا ہر ہے کہ وہ حقیقت یہ ایسا خیال ہے کہ تو یہ کہ سید صاحب کا ایمان اس سے قبیح ہو جائے بلکہ شاید کسی مونیہ پر خیر توں وغیرہ حکما کی  
وحی کو قرآن کی وحی سے اعلیٰ سمجھنے لگیں۔ انہوں نے اگر سید صاحب قرآن کے معنی سمجھنے کے لئے قرآن کو ہی معیار ٹھہراتے تو اس طاقت کے گڑبے میں  
گرنے سے بچ جاتے۔ قرآن نے کسی جگہ اپنی وحی کی یہ مثال پیش نہیں کی کہ وہ اس چٹھہ کی مانند ہے کہ جو زمین سے پوشا ہوتا ہے بلکہ ہر جگہ پیش  
پیش کی کہ وہ اس بارش کی مانند ہے کہ جو آسمان سے اترتی ہے۔  
پھر اگر سید صاحب کے وقت کسی صاحب حال سے پوچھ لیتے کہ وہی الہ کی شے ہے اور کیونکہ نازل ہوتی ہے تو سب ہی اس پوش سے بچ جاتے۔  
اس کو کوئے سید صاحب کے ایک جماعت کثیرہ مسلمانوں کو تباہ کر دیا اور ترویج ترویج الیاد اور ہریت کے پیچھا اور وہی خوشی فرات کو کھم کر کر  
نظر کی ملک تک محدود کر دیا جس میں کافر وہ ہے ایمان ہی فسر یہ ہیں۔  
اس وقت میں شخص ذات اپنی ذات سید صاحب کی قدمت میں پیش کرتا ہوں شاید خدا تعالیٰ ان پر فضل کرے۔ سوائے عزیز سید  
مجھے اس میں شائبہ کی قسم ہے کہ یہ بات واقعی صحیح ہے کہ وحی آسمان کے ال پرانی گرتی ہے جیسے کہ انتخاب کی شعاع دیوار پر۔ میں ہر روز دیکھتا ہوں  
کہ جب حکماء ایسے کا وقت آتا ہے تو اول کچھ فہم پر ایک بروہگی جاری ہوتی ہے تب میں ایک تجدید یافتہ چیز کی مانند ہوجاتا ہوں اور میری  
مس اور میرا دراک اور پوش گو گھٹن بانی ہوتا ہے مگر اس وقت میں پاتا ہوں کہ گویا ایک وجود شدید العاقبت نے میرے تمام وجود کو اپنی ہستی میں  
لے لیا ہے اور اس وقت، محاسن کرتا ہوں کہ میری ہستی کی تمام گھٹن اسکے ساتھ ہیں میں اور جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ اسکا ہے جب یہ حالت  
ہو جاتی ہے تو اس وقت سب سے پہلے خدا تعالیٰ دل کے ان خیالات کو میری فکر کے سامنے پیش کرتا ہے جن پر اپنے کلام کی شعاع ڈالتا اسکو  
منظر مزمل ہے جب ایک عجیب کیفیت سرورہ خیالات کے بعد دیگرے نظر کے سامنے آتی ہیں اور ایسا ہوتا ہے کہ جب ایک خیال شکار کی نسبت دل  
میں آتا کہ وہ فنان میں سے صحت یا ب ہوگا یا نہ ہوگا تو جب اس پر ایک فکر کا مانی کا ایک شعاع کی طرح گزرتا ہے اور ایسا آواز اسکے گرنے کے ساتھ  
تمام بدن میں جا رہا ہے پھر وہ منظر مدے ہو کر دوسرا خیال سامنے آتا ہے اور وہ خیال نظر کے سامنے کھڑا ہوا اور دوسرا ساتھ ہی ایک فکر اہم کہ  
اس پر گرا جیسا کہ ایک تیرا انداز ہر ایک شکر کے پھیلنے پر تیرا تاباں ہے اور میں اس وقت میں محسوس ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ خیالات کا ہماری فکر فطرت  
سے پیدا ہوتا ہے اور وہ ہر جگہ اس پر گزرتا ہے (۱) اور یہ نازل ہوتا ہے اگرچہ شر اور غیر کو ہی سمجھنے کے بول تھا تو یہ ہے کہ اس کی کہ اس سے نہ سہارا  
نہیں ہے تیزی سے کہ وہ الفاظ غرض اور فکر کا ایک نتیجہ ہو گیا ہے۔ پوش و عروس کی تائید۔ انسانیت کی حد میں ہونے کی حالت میں نمود کرنا  
ہے لیکن یہ اللہ صفت اس وقت ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کے تصرف میں آجاتا ہے اور ایسا پوش اور ایسا غرض  
کسی طرح اس میں دخل نہیں دیکھتا اس وقت ہاں اس میں معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ اپنی زبان نہیں بلکہ ایک دوسری ذریعہ صحت حالت اس کلام



لغت کمودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک بھید کی بات نخل آتی ہے۔  
**چھٹا معیار** روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جہانی ہے۔ کیونکہ خلوص  
 تعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں کبھی تطابقت ہے۔

**ساتواں معیار**۔ وحی و لاییت اور مکاشفات محمد شین ہیں۔

اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محمد نیت اپنے بنی متبع بکھپورا  
 ہرگز ہوتا ہے۔ اور بغیر نبوت اور سجدہ پر احکام کے وہ سب باتیں  
 اُسکو وسیع جاتی ہیں جو نبی کو وسیع جاتی ہیں اور اسپر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے  
 اور نہ صرف اس قدر بلکہ اُس پر وہ سب امور بطور انعام کرام کے وارد ہو جاتے  
 ہیں جو نبی متبع پر وارد ہوتے ہیں سو اسکا بیان محض انگلیں نہیں ہوتیں بلکہ  
 وہ دیکھ کر کہتا ہے۔ اور سنکر بولتا ہے اور یہ راہ اس امت کے لئے کھلی ہے ایسا  
 ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وارث حقیقی کوئی نہ ہے اور ایک شخص جو دنیا کا کثیر اور دنیا کے بھاء و جلال  
 اور تنگ و ناموس میں مبتلا ہے وہی وارث علم نبوت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ بجز مصلحت  
 کے علم نبوت کسی کو نہیں دیا جائیگا بلکہ یہ تو اس پاک علم سے باز ہی کرنا ہے کہ ہر ایک  
 شخص باوجود اپنی آلودہ حالت کے وارث النبی ہونے کا دعویٰ کرے اور یہ بھی ایک  
 سخت جہالت ہے کہ ان وارثوں کے وجود سے انکار کیا جائے اور یہ اعتقاد رکھا  
 جائے کہ اسرار نبوت کا اب صرف بطور ایک گزشتہ قصہ کے تسلیم کرنا چاہئے۔

جبکہ وجود ہماری نظر کے سامنے نہیں ہے اور نہ ہونا ممکن ہے اور نہ اُنکا کوئی نمونہ  
 موجود ہے۔ بات یوں نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اسلام زندہ مذہب  
 نہ کہلا سکتا بلکہ اور مذہبوں کی طرح یہ بھی مردہ مذہب ہوتا اور اس صورت میں



اقتضا مسئلہ نبوت بھی صرف ایک قصہ بڑا جسکا گزشتہ قرون کی طرف حوالہ  
 دیا جاتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اسلام کے نزول  
 ہونے کا ثبوت اور نبوت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانہ میں مسکین و محی کو  
 ساکت کر سکے اسی حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلہ وحی ہر جگہ محدثیت ہمیشہ  
 کے لئے جاری رہے۔ سو اسنے ایسا ہی کیا۔ محدث وہ لوگ ہیں جو شرف مکمل  
 اہی سے مشرف ہوتے ہیں اور انکا جو ہر نفس انبیاء کے جو ہر نفس سے اشرف بہت  
 رکھتا ہے اور وہ خواص عجیبہ نبوت کے لئے بطور آیات باقیہ  
 کے ہونے میں تائید و توفیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں  
 بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصہ کے نہ ہو جائے اور یہ خیال  
 ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے لے وارث  
 ہی گذر گئے اور اب انکی نسبت چہرہ اسے ظاہر کرنا بجز قصہ  
 خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی  
 میں ضرورت کے وقت انکے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ  
 عاجز سے خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں  
 جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کی نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے  
 نکال جائیں اور مسکین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت  
 اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے قرآن کریم کے  
 معارف ظاہر ہو رہے ہیں۔ لطائف اور دقائق کلام ربانی کھل رہے ہیں نشان  
 آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے شعور اور نوروں اور برکتوں



کا خدا تعالیٰ نئے سرے جلوہ دکھارہا ہے جسکی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھئے اور جس میں  
 سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرہ حب الہی اور رسول کریم  
 کی ہے وہ اٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل  
 ہووے جسکی بنیادی اینٹ اسنے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور یہ کہنا کہ یہ  
 وحی ولایت کی راہ مسدود ہے اور نشان ظاہر نہیں ہو سکتے اور دعا میں قبول نہیں  
 ہو توفیق ہدایت کی راہ ہے۔ نہ سلامتی کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کو رد مست کرواٹھو  
 آزمائو اور پھر کھو پھر اگر یہ پاؤ کہ معمولی سمجھا اور معمولی عقل اور معمولی باتوں کا انسان  
 ہے تو قبول نہ کرو۔ لیکن اگر کرشمہ قدرت دیکھو اور اسی ہاتھ کی چمک پاؤ  
 جو موبدان حق اور مسکلمان الہی میں ظاہر ہوتا رہا ہے تو قبول کرو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ  
 کا اپنے بندوں پر بڑا احسان یہی ہے کہ وہ اسلام کو مردہ مذہب رکھنا نہیں چاہتا  
 بلکہ ہمیشہ یقین اور معرفت اور الزام خصم کے طریقوں کو کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ پہلا  
 تم آپ ہی سوچو کہ اگر کوئی وحی نبوت کا منکر ہو اور یہ کہے کہ ایسا خیال تمہارا منہ  
 وہم ہے تو اس کے مونہ بند کر موالی بجز اس کے مونہ دکھلانے کے اور کونسی دیں ہو سکتی  
 ہے۔ کیا یہ خوشخبری ہے یا بدخبری۔ کہ آسمانی برکتیں صرف چند سال اسلام میں  
 رہیں۔ اور پھر وہ خشک اور مردہ مذہب ہو گیا۔ اور کیا ایک سچے مذہب کے لئے  
 یہی علامتیں ہونی چاہئیں !!!

غرض صحیح تفسیر کے لئے یہ معیار ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ سید  
 صاحب کی تفسیر ان ساتوں معیاروں سے اپنے اکثر مقامات میں محروم و بے نصیب ہے  
 اور اس وقت اس سے تعرض کرنا ہمارا مقصود نہیں سید صاحب کو قانون قدرت پر



بڑا ہی ناز تھا۔ مگر اپنی نفسیر میں وہ قانون قدرت کا لفظ بھی چھوڑ گئے۔ مثلاً انکا  
 یہ اعتقاد کہ وحی نبوت بجز اپنے ہی فطرت کے ملک کے اور کچھ چیز نہیں اور اسماعیل  
 خدا تعالیٰ میں مانگہ کا واسطہ نہیں۔ کس قدر خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے مخالف  
 ہے۔ ہم صریح دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے جسمانی قوی کی تکمیل کے لئے آسمانی توسط کے  
 محتاج ہیں۔ ہمارے اس بدنی سلسلہ کے قیام اور اغراض مطلوبہ تک پہنچانیکے  
 لئے خدا تعالیٰ نے آفتاب اور مانتاب اور ستاروں اور عناصر کو ہمارے لئے مسخر کیا  
 ہے۔ اور کئی وسائل طے کے پیرایہ میں ہو کر اس علت العلل کا فیض ہم تک پہنچا کر  
 اور بے واسطہ ہرگز نہیں پہنچتا۔ مثلاً اگرچہ ہماری آنکھوں کو تو نور خداوند تعالیٰ ہی کے  
 فنا ہے کیونکہ وہی تو علت العلل ہے۔ مگر وہ آفتاب کے واسطے ہماری آنکھوں تک  
 پہنچاتا ہے ہم ایک چیز بھی نظام ظاہری میں ایسی نہیں دیکھتے جسکو خدا تعالیٰ بنا واسطہ  
 آپ ہی اپنا مبارک ہتھ لبا کر کے ہیں دیدے۔ بلکہ ہر ایک چیز واسطہ کے ذریعہ سے  
 ہی ملتی ہے۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ہمارے نظام ظاہری قوی کی خلقت تمام نہیں ہے  
 یعنی ایسا نہیں ہے کہ مثلاً مستقل طور پر روشن ہوں اور آپکے مجوزہ ملک وحی کی طرح  
 ایسا ان میں ملک موجود ہو جو آفتاب کے واسطہ سے ہکو مستغنی کر دے۔ پھر اس  
 نظام کے برخلاف ہے اصل باتیں آپکی کہ جو کچھ ظہر سکیں۔ ماسوا اسکے ذالی شہاد  
 کی شہادت جو سب شہاد توں سے بڑھ کر ہے آپکی اس رائے کی سخت تکذیب کرتی ہو  
 کیونکہ یہ عاجز قریبا گیارہ برس سے شرف مکالمہ الہیہ مشرف ہے اور اس بات  
 کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ وحی در حقیقت آسمان سے ہی نازل ہوتی ہے۔ وحی کی  
 مثال اگر دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ دیکھاے۔ تو شاید کسی قدر بڑی



سے مشابہ ہے جو اپنے ہر ایک اخیر کی آپ خبر دیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس ہی  
 کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوتی ہے۔ ایک خارجی اور شدید الہی  
 تصرف کا احساس ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ یہ تصرف ایسا قوی ہوتا ہے کہ مجھ کو اپنے انوار  
 میں ایسا دبا لیتا ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اسکی طرف ایسا کھینچا گیا ہوں کہ میری  
 کوئی ثبوت اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس تصرف میں گھلا اور روشنی کلام سننا  
 ہوں۔ بعض وقت ملائکہ کو دیکھتا ہوں۔ اور سچائی میں جو اثر اور محبت ہوتی ہے  
 مشاہدہ کرتا ہوں۔ اور وہ کلام ایسا اوقات غیب کی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور  
 ایسا تصرف اور اخذ خارجی ہوتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کا ثبوت ملتا ہے۔ اب اس  
 انکار کرنا ایک کھلی کھلی صداقت کا خون کرنا ہے۔

سنائے کہ سید صاحب موت سے پچھلے اس صداقت کو آج مان لیں۔ اور  
 آسمانی وحی کی توہین نہ کریں۔

تو جیسے کہ وہ نظام ظاہری کو تو دیکھتے ہیں اور پھر نظام باطنی کا اسپر قیاس نہیں  
 کرتے۔ نہیں سمجھتے کہ وہ خدا جس نے ہمارے نظام جہانی کو اس طرح بنایا۔ کہ آسمان  
 ظاہری روشنی ہمارے لئے اُترتی ہے اور حقیقی موثر آسمانی واسطہ کے ذریعہ سے  
 ہمارے جہانی قومی پر اپنا فیض نازل کرتا ہے۔ اور بغیر واسطہ عمل کے کوئی فیض  
 نازل کرنا اسکی عادت ہی نہیں۔ تو پھر کیونکر وہ خدا ہمارے روحانی نظام میں اس سلسلہ  
 واسطہ سے بالکل سبکو منقطع کر دیوے۔ کیا جہانی طور سے ہم اس سلسلہ کو منقطع  
 ہیں۔ یا درحقیقت ایک سلسلہ واسطہ میں بندے ہوئے ہیں جو علت العلل  
 سے شروع ہو کر ہم تک پہنچتا ہے۔ اس بحث پر غور کرنے کے لئے ہماری کتاب



توضیح ہر نام اور آیت کا کمال احاطہ اسلام دیکھنے چاہئے۔ خاص کر فرشتوں کی ضرورت میں جس قدر مہبوط بحث آیت کمال احاطہ اسلام میں ہے اس کی نظیر کسی دوسری کتاب میں نہیں پاؤ گے۔ اور سید صاحب کی خدا شناسی کا اندازہ معلوم کرنے کے لئے یہ آیت کافی ہیں۔ کہ وہ مخلوقات کو مقدر حقیقی کے تصرفوں اور حکومتوں سے بے نیاز کر بیٹھے ہیں۔ انھیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی خدائی اس کی قدرت کاملہ سے وابستہ ہے۔ اور قدرت اسی کا نام ہے کہ اس کے تصرفات اس کی مخلوقات پر ہر آن غیر محدود و بجا باشد۔ سچ ہے کہ اگر اس مخلوقات کو اس نے پیدا کیا ہے تو اپنی غیر محدود ذات کی طرح غیر محدود تصرفات کی گنجائش بھی رکھ لی ہوگی۔ تاکہ کسی درجہ پر اس کی خدائی کا تعطل لازم نہ آوے۔ اور اگر

۱۰۔ حاشیہ: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس بات کے ماننے سے کہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی حکمت استحالہ غیر متناہی پر قادر ہے۔ حقائق اشیا سے امان اٹھ جاتا ہے۔ مثلاً اگر خدا تعالیٰ اس بات پر قادر سمجھا جائے کہ پانی کی صورت نوع کو سلب کر کے ہوا کی صورت نوع اس جگہ رکھے یا ہوا کی صورت نوع کو سلب کر کے آگ کی صورت نوع اس کی قائم مقام کر دے یا آگ کی صورت نوع کو سلب کر کے ان نفی اسباب جو اس کے علم میں ہیں پانی کی صورت نوع میں لے آوے یا مٹی کو کسی زمین کی تہ میں تصرفات لطیف سے سونا بنا دے یا سونے کو مٹی بنا دے تو اس سے امان اٹھ جائیگا اور علوم و فنون ضایع ہو جائیں گے۔

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ خیال ہر اس فاسد ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی مخفی حکمتوں کے تصرف سے عناصر و غیرہ کو صد ہا طرح کے استقامت میں ڈالتا رہتا ہے ایک زمین کو ہی دیکھو کہ وہ انواع و اقسام کے استقامت سے کیا کچھ بنتی رہتی ہے اسی طرح افاغیہ نخل آتا ہے اور اسی سے فاذ نہر اور اسی سے سونا اور اسی سے چاندی اور اسی طرح طرح کے جو ہر است اور ایسا ہی بخارات کا صعود ہو کر کیا کیا چیزیں بنتی ہیں جو اس



نعوذ باللہ آریہ ہندؤں کا قول صحیح ہے کہ پریشور ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنا والا  
 انھیں تو اس صورت میں بلاشبہ ایسا کمزور پریشور کسی حد تک کچھ ضعیف سی حکومت  
 کر کے پھر ٹھہر جائیگا۔ اور ایک رسوائی کے ساتھ اسکی پردہ وری ہوگی۔ مگر ہمارا خداوند  
 قادر مطلق ایسا نہیں ہے۔ وہ تمام ذرات عالم اور ارواح اور جمیع مخلوقات کو پیدا  
 کرنا والا ہے۔ اسکی قدرت کی نسبت اگر کوئی سوال کیا جائے تو بجز ان خاص باتوں  
 کے جو اسکی صفات کاملہ اور موعید صاوقہ کے منافی ہوں۔ باقی سب امور  
 پر وہ قادر ہے اور یہ بات کہ گو وہ قادر ہو مگر کرنا نہیں چاہتا یہ عجیب بہبودہ الزم ہے  
 جبکہ اسکی صفات میں کل یوم حریفشان بھی داخل ہے۔ اور ایسے تصرفات  
 کہ پانی سے برودت دور کرے۔ یا آگ سے خاصیت احراق  
 زائل کر دیوے اسکی صفات کاملہ اور موعید صاوقہ کی منافی

بقیہ حاشیہ میں پیدا ہو جاتی ہیں انہیں بخارات میں سے برف گرتی ہے اور انھیں سے اولے  
 بنتے ہیں اور انھیں میں سے برقی اور انھیں میں سے صاعقہ اور یہ بھی ثابت  
 ہوا ہے کہ کہیں پتہ آسمان سے راکہ بھی گرتی ہے تو کیا ان حالات سے علم باطل ہو جائے  
 میں یا امان اٹھ جاتا ہے۔

اور اگر یہ کہو کہ ان چیزوں میں تو خدا تعالیٰ نے پھلے ہی سے انکی قدرت میں ان تمام  
 استقلات کا مادہ رکھا ہے تو ہمارا یہ جواب ہو گا کہ جتنے کب اور کس وقت کہہ کر  
 کہ اشیاء متنازعہ فیہا میں ایسا مادہ متنازعہ نہیں رکھا گیا بلکہ مجمع اور سجا مذہب  
 تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اپنی ذات میں واحد ہے تمام اشیاء کو شے واحد کی طرح پیدا  
 کیا ہے تا وہ موجودہ اصلکی وحدانیت پر دلالت کریں سو خدا تعالیٰ نے اسی وحدانیت  
 کے لحاظ سے اور نیز اپنی قدرت غیر محدودہ کے تقاضا سے استقلات کا مادہ ان میں  
 رکھا ہے اور بجز ان روحوں کے جو اپنی سعادت اور شقاوت میں خال ہیں فیہا



نہیں ہیں تو پھر کیوں حکم کی راہ سے کہا جائے کہ ہمیشہ کے لئے اس پر لازم ہو گیا۔  
 کہ ان چیزوں کی خاصیت میں کبھی تصرف نہ کرے ۱۱۔ اس لازم پر دلیل کیا ہے۔ اور  
 وجہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کو اس پر وجہ التزام کی جو اس کی خدائی کو بھی داع لگتا ہے ضرورت  
 کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں سید صاحب بھی اس کو در خیال کے ہو چکے ہیں  
 کہ سمجھ گئے ہیں اس لئے اپنے رکیک قول کے قایم رکھنے کے لئے انہوں نے ایک  
 اور رکیک گذر پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کسی جگہ آگ  
 کے گرم ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کسی جگہ پانی کے سرد ہونے کی طرف ایما  
 فرمایا ہے۔ اور کبھی کہا ہے کہ سورج مشرق سے مغرب کی طرف جاتا ہے۔ تو یہ بیانات  
 جو حالات موجودہ کے اظہار کے لئے ہیں سید صاحب کی نظر میں بطور وعدہ کے

بقیہ اشیا ۱۲ ابد کے مصداق تہرے لکھے ہیں اور وعدہ الہی نے ہمیشہ کے لئے ایک غیر متبدل  
 صفت ان کے لئے مقرر کر دی ہے بانی کوئی چیز مخلوقات میں سے استحالہ سے کبھی ہوش  
 معلوم نہیں ہوتی جگہ اگر غور کر کے دیکھو تو ہر وقت ہر یک جسم میں استحالہ اپنا کام کر رہا ہے  
 یہاں تک کہ علم طبی کی تحقیقاتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تین برس تک انسان کا جسم بدل  
 جاتا ہے اور چھ جسم ذرات ہو کر مل جاتا ہے مثلاً اگر پانی ہے یا آگ ہے تو وہ بھی استحالہ سے  
 خالی نہیں اور وہ طو کے استحالے ان پر حکمت کر رہے ہیں ایک یہ کہ بعض اجزا اخل  
 جاتے ہیں اور بعض اجزا جدیدہ آتے ہیں اور سر یہ کہ جو اجزا اخل جاتے ہیں وہ اپنی استحالہ  
 کے موافق دوسرا جنم لے لیتے ہیں فرض اس خالی دنیا کو استحالہ کے چرخ پر چڑھائے  
 رکھنا خدا تعالیٰ کی ایک سنت ہے اور ایک بار یک لمحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب  
 چیزیں ہر وقت تبدل و تہرے ہیں اصل یا بیت میں ایک ہی ہیں مگر ان چیزوں کا کامل  
 کیا مگر انسان نہیں بن سکتا اور کر کے بننے تکمیل مطلق نے اپنے اسرار حکیمہ غیر متناہیہ پر کسی  
 دوسرے کو محیط نہیں کیا۔ اور اگر یہ کہو کہ اجرام ملوی میں استحالہ کہاں ہیں تو میں



ہیں جن میں تفسیر قدیم میں ممکن نہیں اگر استخراج : لائن کا یہی لہجہ ہے تو یہ صاحب پر مبنی شکر  
 پڑ گئی اور انکو نشانہ پڑ گیا کہ تمام بیانات قرآن کریم کے مواہید میں داخل ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے  
 جو حضرت ذکر یا کو بشارت دیکر فرمایا : فانہ بشرک بغلام حلیم تو یہ موجب قاعدہ یہ صاحب کے چاہے  
 تھا کہ حضرت یہی ہمیشہ غلام اپنے لئے رکھے ہی رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت علیؑ کو غلام کر کے پکارتا  
 اور یہ وعدہ ہو گیا۔ ایسی ہی اور بیسیوں مثالیں ہیں سب کو بیان کرنا صرف وقت ضائع کرنا ہی اگر سید  
 صاحب کی نظر میں واقعات موجودہ کے بیان کرنے سے آمیدہ کے لئے اور ہمیشہ کے لئے نوری وعدہ  
 لازم آجاتا ہے تو ان سے ٹورنا چاہئے کہ ایسا ہی وہ بات بات میں انسانوں پر لازم لگا گئی ہے۔ اور ایک  
 موجودہ واقعہ کے بیان کرنا کہ وہ ایک دینی وعدہ سمجھ لیں گے۔ میرے نزدیک بہتر ہے کہ یہ صاحب

بقیہ حاشیہ کہ ان میں بھی استوارت اور تخلیقیت کا مادہ ہے گو میں معلوم نہ ہوتا ہی تا کیونکہ ان میں  
 ہر جائینگے ماسوا کے برابر چیزوں کے استعارات پر نظر و الکرنا جہتا ہے کہ کوئی چیز استوار سے خالی نہیں  
 سو ہم پہلے زمین کے استعارات سے انکار کر دو پھر آسمان کی بات کرنا۔ تو کار زمین و آسمان کو ساختی ہا کر با  
 آسمانی نیز برہمنی۔ غرض جب ان تمام کے استعارات ہر روز مشاہدہ میں آتے ہیں اور وحدت ذاتی  
 الہی کا یہ تعدد کبھی معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام چیزوں کا منبع اور سبب ایک ہوا اور خدا تعالیٰ کی اوجیت جہت  
 ہستی قائم رہ سکتی ہے کہ جب ذرہ ذرہ بر اسکا تعریف نام نہ تو پہر یہ استعارات اور اعتراض کہ ان استوار  
 سے مان رہے جائینگے اور معلوم ضائع ہونگے اگر علت غائی نہیں تو اور کیا ہے اور ہم جو کہتے ہیں کہ اصل  
 قادر ہے کہ پانی سے آگ کا کام ہو سے آگ سے پانی کا کام ہو اس سے یہ مطلب تو نہیں کہ اپنی حرکت  
 غیر متناہی کو اس میں داخل نہ دے یوں ہی محکم کے کام سے ہوئے کیونکہ خدا تعالیٰ کا کوئی فعل غیر متناہی  
 سے خالی نہیں ہر نہ ہونا چاہئے بلکہ ہر ایک مطلب ہے کہ جو وقت وہ پانی سے آگ کا کام یا آگ سے پانی کا  
 کام لینا چاہے تو اس وقت اپنی اس خلقت کو کام میں لائیگا جو اس عالم کے ذرہ ذرہ پر حکومت رکھتی  
 ہے گو ہم اس سے مطلع ہوں یا نہ ہوں اور ظاہر ہے کہ جو حرکت کے طور پر کام ہو وہ علوم کو ضائع نہیں  
 کرتا بلکہ علوم کی اس سے حرکت ہوتی ہے دیکھو معلومی لہر پر پانی کی بہت تباہی جالی ہے یا برآں روشنی



اپنے آخری دن کو یاد کر کے چند ماہ اس عمارت کی سمیت میں رہیں۔ اور چونکہ میں  
 ماسور ہوں اور ہمیشہ ہوں اس لئے میں وعدہ کرتا ہوں کہ سیدہ فاطمہ  
 کے اطمینان کے لئے توجہ کر دوں گا۔ اور اسید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کوئی ایسا طوفان  
 نہ کھلائے کہ سیدہ صاحبہ کے ہمرازہ قانون قدرت کو ایک دم میں خاک میں ملا دیں  
 اور اس قسم کے کام اب تک بہت ظہور میں آئے ہیں کہ جو سیدہ صاحبہ کی نظر میں  
 قانون قدرت کے مخالف ہیں۔ مگر انکا بیان کرنا بیفائدہ ہے کہ سیدہ صاحبہ  
 اسکو ایک قصہ سمجھیں گے۔ سیدہ صاحبہ وحی ولایت کی ایسی پیشگوئیوں سے ہی  
 تو منکر ہیں جو بذریعہ الہام اور ایلاہاتہ کو معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان کی نظر میں وہ  
 ایسی ہی خلاف قانون قدرت ہیں جیسا کہ آگ کا اپنی خاصیت احراق کو چھوڑ دینا۔

بقیہ حاشیہ پیرا کچھ باقی ہے تو کیا اس سے مان اٹھ جاتا ہے! علم ضایع ہو جاتے ہیں۔

اس جگہ ایک اور سبب یاد رکھنے کے رہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسا ہے جو غور کی کسی قسم کے  
 ظہور میں آتے ہیں کہ بانی انکو از انھیں سکنا اور آگ انکو نقصان نہیں پہنچا سکتی اس میں بھی اور  
 یہی سبب ہے کہ حکیم مطلق جبکی بے انتہا سرور پر انسان عادی نہیں ہو سکتا اپنے دوستوں اور  
 متروکوں کی توجہ کے وقت کسی بے اثر خدمت دہن کو کہتا ہے کہ وہ توجہ عالم میں تعریف کرتی ہے اور جن ایسے  
 مغفل اسیاب کے جمع ہونے سے مثلاً آگ کی حرارت اپنے اثر سے رک سکتی ہے غرض وہ ایسا بے جہاد ملک  
 کی تاثیر میں ہوں یا محض مثلاً آگ کی کوئی مغفل خاصیت یا اپنے بدن کی ہی کوئی مغفل خاصیت یا ان  
 نام خامیوں کا مجموعہ ہو جیسا اس توجہ اور اس دُعا سے حرکت میں آتی ہے اسیاب ایک ہر غرض  
 عارضہ ظاہر ہوتا ہے مگر اس سے حقائق ہستی کا اعتبار نہیں اٹھتا اور نہ علوم ضایع ہوتے ہیں بلکہ  
 یہ تو علوم الہیہ ہیں سے خود ایک علم ہے اور یہ اپنے مقام پر ہے اور مثلاً آگ کا محرق بانی حیات  
 ہونا اپنے تمام ہیکلوں سمجھ لیجئے کہ یہ روحانی مواد میں جو آگ پر غالب آکر اپنا اثر دکھاتے ہیں اپنے  
 وقت اور محل سے غامض ہیں اس وقت کہ دنیا کی عقلیں سمجھ سکتی کہ خدا تعالیٰ کا من خدا تعالیٰ کے



ایسا ہی دنیا کی ذاتی سمجھ رات بھی جن کے لئے یہ وہ مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔  
 جس کے لئے دنیا کی گئی۔ سید صاحب کی نظر میں خلافت قانون قدرت ہیں۔ سو اگر  
 سید صاحب میرے پاس آئیں سکتے تو ان دونوں باتوں میں ہی وعدہ قبول  
 حق کر کے مجھ کو اجازت دے دیں کہ انکی نسبت جناب الہی میں توجہ کر کے جو کچھ ظاہر ہو  
 وہ شائع کروں اس سے عام لوگوں کو فائدہ ہو جائیگا۔ اگر سید صاحب کی رائے درست  
 درست ہے تو میں اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ورنہ عقلمند لوگ سید  
 صاحب کے خراب عقیدوں سے سزا دے پا کر پہر اپنے عظیم الشان خدا تعالیٰ کو پہچان  
 لیں گے۔ اور محبت سے اسکی طرف رجوع کریں گے۔ اور دُعا کے وقت اس کی

پہچان کر لیں۔ روح کا جلوہ گاہ ہوتا ہے اور جب کسی کامل انسان پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے کہ وہ اس جلوہ کا  
 عین وقت ہوتا ہے تو اسوقت ہر ایک چیز اس سے ایسی ڈرتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ سے اوقات  
 اسکو درجہ کے آگے ڈال دے آگے میں اسکو دود اس کے کچھ ہی نقصان نہیں آتا بلکہ کچھ نہیں  
 وقت خدا تعالیٰ کی روح اس پر چلتی ہے اور ہر ایک چیز کا عہد ہے کہ اس سے ڈرے۔ یہ وقت کا ایک  
 اخیری مجید ہے جو بغیر محبت کا ملین سمجھ میں نہیں آ سکتا ہے کہ یہ نہایت دقیق اور نہایت درجہ اولیٰ ہے  
 ہے اسلئے ہر ایک نعم اس فلاسفی سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے  
 ہر ایک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرف ہوتا ہے ہر ایک چیز کی تمام اوریوں خدا تعالیٰ کے دست میں ہیں اسکی  
 حکمت ایک بے انتہا حکمت ہے جو ہر ایک ذرہ کی جڑ تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر ایک چیز میں اتنی ہی  
 خاصیتیں ہیں جتنی اسکی قدرتیں ہیں جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لےتا وہ اس گروہ میں  
 داخل ہے جو خدا قدر والا اللہ حق قدر حق کے مصداق ہیں۔ اور جو کہ انسان کامل منقسم  
 تمام عالم کا ہوتا ہے اسلئے تمام عالم اسکی طرف متعلق ہوتا ہے کہ دنیا ہے وہ روحانی عالم کا ایک  
 ملکوت ہوتا ہے اور تمام عالم اسکی تار میں چلتی ہیں اور خوار فی کا ہی ستر ہے۔

برکار و بارہتی اثری ست عارفان را در جہاں چہ دید آنکس کہ غریب این جہاں را



جنہوں سے تا اس حد نہیں ہو گئے۔ اور اس حد اٹھانیکے وقت اللہ تعالیٰ نے  
 اس افعال کے وہ ہر وہ کارنامہ بھی تو ہی ہے۔ کہ ہاں ہی وہاں نہیں گئے۔ اور آپ اپنے  
 وہی سے ہمیں خبر دے۔ کہ کہ ہر ہر چیز اور تکلیف سے ایک بات کی طرح ایک (موسیٰ) خدا  
 دل میں قائم کریں۔ جس کی ہم اور انہیں سن سکتے۔ اور اس کی نمایاں قدرت کا کوئی بہرہ  
 نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم کہ وہ قادر خدا ہو جو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر  
 شے پر قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ یقیناً ہم کہ وہ قادر خدا ہو جو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر  
 شے پر قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ یقیناً ہم کہ وہ قادر خدا ہو جو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر  
 شے پر قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ یقیناً ہم کہ وہ قادر خدا ہو جو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر

ی و شہر و دیواریں تیار اندر رہا تیار	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
عاشقوں بالیکہ ہر دروازہ ہر دروازہ	نہیں انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
صبح کا ہی نیست نہیں از ہر دروازہ	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
جس سوخت با آتش نور و ہر دروازہ	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
ہر کہ از خود گم شود او یا پداں را بہر دروازہ	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
خوشی کی و انداز مستی کہ نہ تھاں مستی	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
تا گزریں مری پہ گدہاں و ہر دروازہ	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
ہر کہ از خود گم شود او یا پداں را بہر دروازہ	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
سوی سن و شایہ ہر دروازہ	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی
تعب کو نہ کن ہر دروازہ	وہی انہی کے طلبکاران بھی اور وہی



اسکو غور سے پڑھو کہ اس میں آپ لوگوں کے لئے خوشخبری ہے

بخدمت امراء و رؤساء و مساعیان ذی مقدرت و والیان

ارباب حکومت و منزلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختار و نصل علی رسولہ الکریم

اے بزرگان اسلام خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے ہرہ کر  
نیکاراد سے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا  
سچا خادم بنادے میں اس وقت محض اتنا اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں  
کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے  
دین حق اسلام کی تجدید اور تائید کئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن  
کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام  
دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان لوگوں اور ہرکات اور خوارق اور علوم لدنیہ  
کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں سو یہ کام برابر مدتوں برس سے  
ہو رہا ہے لیکن چونکہ وہ تمام ضرورتیں جو ہر کو انشاعت اسلام کے لئے درپیش ہیں بہت سی  
مالی امدادات کے محتاج ہیں اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا کہ بطور تبلیغ آپ  
صاحبوں کو اطلاع دوں سو سنو ای عالیجاہ بزرگو ہمارے لئے اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی راہ میں یہ مشکلات درپیش ہیں کہ ایسی تالیفات کے لئے جولاہوں آدمیوں میں  
پھیلانی چاہئے بہت سے سرمایہ کی حاجت ہے اور اب صورت یہ ہے کہ اول تو



ان تجربے پورے مقاصد کے لئے کچھ بھی سوا یہ کام بدولت نہیں اور اگر بعض پر جوش  
 و روانہ دین کی ہمت اور اعانت سے کوئی کتاب تالیف ہو کر شائع ہو تو بیاعت کلمہ دہی  
 اور غفلت زمانہ کے وہ کتاب بجز چند نسخوں کے دباؤ و فروخت نہیں ہوتے اور اکثر  
 نسخے اسکے یا تو سال ہا سال صدوقوں میں بند رہتے ہیں یا اللہ مفت تقسیم کر  
 جائے ہیں اور اس طرح اشاعت ضروریات دین میں بہت سہا جی جیڑا ہے اور گو  
 خدا تعالیٰ اس جماعت کو ان بدن نیادہ کرنا جاتا ہو مگر یہی ایک ایسے دو نعمت و ثبوت ہے ہمارے ساتھ  
 کوئی بھی نہیں کہ کوئی احمد متدب اس خدمت اسلام کا اپنے ذمہ لے لے اور چونکہ یہ  
 عاجز خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر تجدید دین کے لئے آیا ہے اور مجھے اللہ جل شانہ نے  
 یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امرا اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل  
 کرے گا اور مجھے اُس نے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا میاں تک کہ بادشاہ تیرے  
 کپڑوں سے برکت ڈھونڈھیں گے۔ سو اسی بنا پر آج مجھے خیال آیا کہ میں ارباب دولت  
 اور مقدرت کو اپنے کام کی نصرت کے لئے تحریک کروں۔

اور چونکہ یہ دینی مدد کا کام ایک عظیم الشان کام ہے اور انسان اپنے شکوک و شبہات  
 اور وسوسوں سے خالی نہیں ہوتا اور بغیر شناخت وہ صدق بھی پیدا نہیں ہوتا جس سے  
 ایسی بڑی مددوں کا حوصلہ ہو سکے اسلئے میں تمام امرا کی خدمت میں بطور عام اعلان کے  
 لکھتا ہوں کہ اگر انگو بغیر آزمائش ایسی مدد میں تامل ہو تو وہ اپنے بعض مقاصد اور مقاصد  
 اور شکلات کو اس غرض سے میری طرف لکھ بھیجیں کہ تا میں ان مقاصد کے پورے ہونے  
 کے لئے دعا کروں۔ مگر اس بات کو تصریح سے لکھ بھیجیں کہ وہ مطلب کچھ اور ہونے کے  
 وقت کہاں تک نہیں اسلام کی راہ میں مالی مدد دینگے اور کیا انھوں نے اپنے دلوں



میں بختہ اور جتنی وعدہ کر لیا ہے کہ ضرور وہ اس قدر دودھ دینگے اگر ایسا خط کسی صاحب کی  
 طرف سے مجھ کو پہنچا تو میں اس کے لئے دعا کروں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ بشرطیکہ تقدیر  
 میری نہ ہو ضرور خدا تعالیٰ میری دعا سنے گا اور مجھ کو ابھارے گا کہ ذریعہ سے اطلاع دے گا۔ اسی  
 سے نوید دست ہو کہ ہمارے مقاصد بہت پیچیدہ ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے  
 بشرطیکہ ارادہ ازلی اس کے مخالف نہ ہو۔ اور اگر ایسے صاحب کی بہت سی درخواستیں ہیں  
 تو صرف انکو اطلاع دینا ایسی بھلے کثرت کار کی نسبت از جانب حضرت عزوجل خوشخبری  
 لگتی۔ اور یہ امور منکرین کے لئے نشان بھی ہونگے اور شاملہ یہ نشان اس قدر ہو جائیں  
 کہ دنیا کی طرح جتنے لگیں۔ بالآخر میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً لکھتا ہوں کہ  
 اسلام کے لئے جاگزم سلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اسکی مدد کرو کہ اب یہ غریب اور میں  
 اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے پیر پر لکھے  
 ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس  
 ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں  
 کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جسکی کھلی آفات میں ایک مجدد  
 کھلے کھلے دعویٰ کے ساتھ آتا سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت  
 کرو گے ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اسوقت کے علماء کی نا سمجھی اسکی سدا رہ  
 ہوئی آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل  
 نکھیں لا سکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دیتا ہے۔ اے  
 لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعداؤ دین کا چاروں طرف سے حمل  
 ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہو گیا ہے ایسے وقت میں ہدایت



مکمل کتابت  
یقین کے لئے  
اطلاع

ماہیت ایک کتاب  
تکملات اسلام نام  
تخلیف کی جو میں میں ہو  
عقیدہ و عقوبت و عبادت  
قرآن کریم کی خوبون اور  
ماہیت کی جان پر اور اور  
لئے خالقین شایب کے  
ماہیت کا کار و بار ہے اور  
در خوریکہ خیالات اظہار  
ہی جی طرح شیعہ کیا  
یا ہے نفی سے اس کی  
ماہیت جو سرسخت ہے  
ماہیت درود و چہرہ  
مرد ہے اور اس کے  
خصلتوں کا چہرہ ہی ہو

تبع اسلام - ترجیح پر  
دار اسلام معمول کتاب  
تبع اسلام - اور  
وضع مراکشی قیمت آٹھ  
روپیہ اب پہلے چار روپے  
لم کر دیئے ہیں۔

مرزا غلام احمد  
قادیان فتح  
مکہ واسطہ  
پنجاب

سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردان خدا میں جگہ پاؤ و السلام علی من اتبع الهدی  
ہر کسی شد و میں با محمد پیچش و یا نیست  
ہر طرف میل ضلالت صد ہزاران تن بلا  
ابن خداوندان نعمت این حبیب غفلت چرا  
اسے مسلمان خدا ایک نظر بر حالین  
آتش افتاد است در بخشش بجزایران  
ہر زمان از بہر دین در خون دل من می تپد  
آنچہ برہامی رود از غم کہ داند جز خدا  
ہر کسی غمخوار سی اہل و اقارب می کند  
خون دین بنیم روان چون گفتگان کر بلا  
حیرت نماید چو بنیم بزل شان در کار نفس  
اسے کہ داری مقدرت ہم عزم تائیداتین  
میں کہ چون در خاک می غلطد و جو ناکان  
اندرین وقت مصیبت چارکہ بابکیان  
اسے خدا ہرگز کم شادان دل تار یک لا  
آئندہ اور افکار دین احمد مختار نیست

اسے براویہ پنج روز ایام عشرت ۱۰ بود  
دایما عیش و بھار گلشن و گلزار نیست

سلاق

مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب







<sup>1</sup> Praise be to God the supporter of creation !<sup>28</sup>



اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان حیت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلوں کو اپنی  
 طرف کھینچ لیتی ہے اور یہ سلسلے خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیاں جو پیش از وقت دلوں  
 میں پیدا ہوتی ہیں ایسی سعد و مصدق ہو جاتی ہیں کہ منصف مزاج اصل الراسے ایک انفعال کے  
 ساتھ اپنی رائیوں سے رجوع کرتے ہیں۔ ماسوا اسکے یہ عاجز بھی تو قانون قدرت کے تحت  
 ہیں مگر میری طرف سے بنیاد اس پیشگوئی کی صرف اس قدر ہے کہ میں نے صرف یاد کوئی  
 کے طور پر چند احتمالی بیاریوں کو ذہن میں رکھ کر اور انھیں سے کام لیکر یہ پیشگوئی شائع  
 کی ہے تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے کہ انھیں انھوں کی  
 بنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی کر دے بلکہ میں راضی ہوں کہ بجائے چہ برس کے جو میں نے  
 اسکے حق میں یہ عداد مقرر کی ہے وہ میرے لئے دس برس لکھ دے لیکن ہر ام کی عمر اس وقت  
 شاید زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی  
 ہے اور اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض  
 اور طرح طرح کے مواعض میں مبتلا ہے پھر باوجود اسکے مقابلہ میں خود معلوم ہو جائیگا کہ کونسی بات  
 انسان کی طرف سے اور کونسی بات خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ اور مغرض کا یہ کہنا کہ ایسی پیشگوئی  
 کا اب زمانہ نہیں ہے ایک معمولی فقرہ ہے جو اکثر لوگ موندھے بولہ یا کرتے ہیں میری نسبت  
 میں تو مضبوط اور کامل صدائقوں کے قبول کرنے کے لئے یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ شاید اسکی نظیر  
 پہلے زمانوں میں کوئی بھی مل نہ سکے۔ اس زمانہ سے کوئی فریب اور مکر مخفی نہیں رہ سکتا  
 مگر یہ نور استبازوں کے لئے اور بھی خوشی کا مقام ہے کیونکہ جو شخص فریب اور سچ میں فرق کرنا  
 جانتا ہے وہی سچائی کی دل سے عزت کرتا ہے اور خوشی اور دوشہ کر سچائی کو قبول کر لیتا ہے  
 اور سچائی میں کچھ ایسی کشش ہوتی ہے کہ وہ آپ قبول کر لیتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ زمانہ صدق



# لیکچر امپرشاوری کی نسبت ایک اور تقریر

ایسی نئی باتوں کو قبول کرنا جاتا ہے جو لوگوں کے باپ دادوں نے قبول نہیں کی تھیں اگرچہ  
 صداقت کا پتہ ایسا نہیں تو پھر کیوں ایک عظیم الشان انقلاب اُس میں شروع سے زمانہ بیشک  
 حقیقی صداقت کا دوست ہے نہ دشمن اور یہ کہنا کہ زمانہ عقلمند ہے اور سیدھے سادے لوگوں کا  
 وقت گزر گیا ہے یہ دوسرے غفلوں میں زمانہ کی مذمت ہے گویا یہ زمانہ ایک ایسا بد زمانہ ہے کہ  
 سچائی کو واقعی طور پر سچائی پا کر پھر اس کو قبول نہیں کرتا لیکن میں ہرگز قبول نہیں کروں گا کہ  
 فی الواقع ایسا ہی ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ زیادہ تر میری طرف رجوع کر نیوالے اور مجھے سے فائدہ  
 اٹھا نیوالے وہی لوگ ہیں جو تو تعلیم یافتہ ہیں جو بعض اُن میں سے بل اسے اذیم لے کر چلے گئے  
 ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ یہ تو تعلیم یافتہ لوگوں کا گروہ صدائوں کو بڑی شوق سے قبول کرنا جاتا  
 ہے اور صرف اس قدر نہیں بلکہ ایک نر مسلم اور تعلیم یافتہ یوریشین انگریز دیکھ کر وہ جکی سکونت  
 کے احاطہ میں ہے ہماری جماعت میں شامل اور تمام صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اب میں خیال کرتا  
 ہوں کہ میں نے وہ تمام باتیں لکھ دی ہیں جو ایک خدا ترس آدمی کے سمجھنے کے لئے کافی ہیں آریوں کا  
 اختیار ہے کہ میرے اس مضمون پر بھی اپنی طرف سے جرح چاہیں یا شیعہ پڑاویں مجھے اس بات پر کہہ  
 بھی نظر نہیں کہ میں جانتا ہوں کہ اس وقت اس پیشگوئی کی تعریف کرنا یا مذمت کرنا دونوں  
 برابر ہیں اگر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ اسی کی طرف سے ہے تو حق  
 بیت ناک نشان کے ساتھ اسکا وقوع ہو گا اور دونوں کو بلا دیکھا اور اگر اسکی طرف سے نہیں تو پھر میری  
 ذلت ظاہر ہو گی اور اگر میں اس وقت ریکٹ ثابت دلیں کروں گا تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہو گا وہ ہستی  
 قدیم اور وہ پاک و قدوس جو تمام اختیارات اپنے ماتھے میں رکھتا ہے وہ کاذب کو کسی غرت نہیں دیتا  
 یہ بالکل غلط بات ہے کہ ایک نام سے مجھ کو کوئی خدائی عداوت ہے مجھ کو ذاتی طور پر کسی سے ہی عداوت  
 نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے کامل اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا



٢٠٦

على وجه كمال الدين الله اكر النعمان كما ينبغي ان يكون في الدنيا والآخرة

الحمد الذي اجزل لنا طوله وانجز هذه واتم  
قوله وارى بعض الآيات وافهم المنكرين والمنكرات فلو  
ان اظهر سناها لم ناهم مسالك هداية ولم نخل تنهاى نعم الله الكريم دعوت

الله الرحيم الى ان ظهرت آية **الحسن والكسوف** من الله الرحمن الرؤف القوي روي ان اولف رسالة  
في هذا الباب اية الطلاب والفتاها الله الاحب الاحق وجعلتها حصة من حصى **نور الحق** وسماها  
انعام حسنة الان للذين يلغون كغدا في والذين يكذبون القرآن ويتبعون الشيطان ويتكلمون  
في **بلاغة القرآن** ولا يحسبون من الله الرحمان وامر بتأليف هذه الرسالة **وحصة الامم**  
ان اظهر جهالة النوكي وضلالة تلك المحقق واكتشف خديعة من على اولي النوى وارى الحق لمن يرى  
وبعد ما ارضعت تأليف هذا الكتاب ليصمت من رايه اياها ان الكاذبين والمنكرين لا يقدرون على ان يلقوا  
كذابا مثل هذا في نشرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامى فليأت عقل كلهم  
فان الهدى يهدي الى الهدى واليهام يهدي الى الهام ولا يذوقه معارضة ولو كان على الهوى في هذا الكتاب الذي هو

سما الحصة الثانية من

# نور الحق

هذه رسالة كالغضب الجراز لا فحاشا كلس فخص للبراز واول مخاطبينها بالاطلاع في الانعام المتصورات الذين  
هم بالانعام وعما ادهم الذي يرى عنده كالنعام واخوانه الذين يقولون اننا نحن المولودون الماهرون في العروة  
والعلوم الادبية ثم البطالوى الشيخ **محمد حسين** مفضل العوام بكلمات كالسراب او كالجها م ثم بعد ذلك  
كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني ارضعت ندى الادب حوت معرفتي من علوم الغيب مع خلافة في الملة

والشعر والابحان تنظروهم على يقومون في الميدان كقيامهم على متبراة نراه  
والعدان او يكون الدبر ويشهدون على انفسهم انهم من المؤمنين

طبع في المطبع في سنة ١٢٨٥ في سنة ١٣٠٠

التي انما الله يا عبد وعبدين في الحق الله يا عريق الدين

على وجه كمال الدين الله اكر النعمان كما ينبغي ان يكون في الدنيا والآخرة



# اعلان

عندنا كتب الفناها فمن اراد ان يشتريها فليطلب منا في هذه

نمبر شمار	نام كتاب	قيمت
١	براهين احمدية حصه چهارم	لبر
٢	مترجم چشم آينه	عار
٣	آئينه كمالات اسلام	عار
٤	التبليغ (عربي)	لبر
٥	بركات الدعاء	لبر
٦	شهادة القرنين على نزول الميعاد الموعود في آخر الزمان	لبر
٧	حماة البشري الى اهل مكة واطحاء ام القرى (عربي)	عنه
٨	كرامات الصادقين تفسير سورة الفاتحة (عربي)	عنه
٩	فتح اسلام	لبر
١٠	توضيح المرام	لبر
١١	افلا له ادعاه	لبر
١٢	تحفة ينداد (عربي)	لبر
١٣	تصديق البراهين الاممية تصنيف فكلنا المولى الحكيم نور الدين	لبر
١٤	فصل الخطاب لمقدمة اهل الكتاب تصنيف مولانا الموصي	لبر
١٥	شهادة حق (عربي) جندگ مقدس (عربي) تحذير المؤمنين (عربي)	لبر



# **ارک الثانی بن برحق** **الحصنہ بنید بن برحق** **نور الحق کا دوسرا حصہ**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**ایقانہ خوف و الکسوف من آیات الله الرحیم الرؤف**  
 خوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے

الحمد لله المحسن المذات جالی الاحزان والصلوة والسلام علی سلی

اُس خدا کے معنی کا شکر ہے جو احسان کرنے والا اور غم کو دور کرنے والا ہے اور اس کے رسول پر اللہ دو بار سلام جو

امام الانس والجان طیب الجنان القائد الى الجنان والسلام علی

انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہت کی طرف پہنچنے والا ہے اور اس کے ان اصحاب

اصحابہ الذین سعوا الى عیون الایمان کا لظمان ونور وافی وقت ترویج

پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسہ کے طرح دوہلے سے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں

اللیالی بنیری اکمال العمل وتکمیل العرفان۔ والذین هم لشجرة

علی اور علی کمال سے روشن کئے گئے اور انکی آل پر دو بار دوہرے سے

النبوة کالاعصان ولشامة النبی کالریمان۔ امّا بعد فاعلموا

کے درخت کی شاخیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شام کی طرح ہیں۔ اس کے بعد اسے پہنچو

بم عشر الاخوان وصفوة الخلان ان ايام الله قد قربت وکلمت الله تعالی

اور دس تو ہمیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن قریب آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہو گیا اور



وَبَدَتْ وَظَهَرَتْ الْآيَاتَانِ الْمُنْتَظَرَتَانِ وَانْخَسَفَ الْمُنْتَرَانِ فِي رَمَضَانَ  
 روضہ کوکبا اور درویشی کے نشان کی ہر جگہ جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور ہر جگہ کو خستہ  
 وَجَاءَ الْمَاءُ لَاطْفَاءَ الدِّيرَانِ فَطُوبَى لَكُمْ مَعَ شَرِّ الْمُسْلِمِينَ وَبَشْرَى لَكُمْ  
 احسان میں واقع ہو گیا اور آگ کے بجائے پانی آگیا سوائے مسلمانوں نہیں مبارک ہو اور اسے مومنوں کے  
 يَا طَوَائِفَ الْمُؤْمِنِينَ -

الْقَصِيدَةُ فِي الْخُشُوفِ وَالْكُشُوفِ وَقَضْبَتِهَا الْقَتْلُ السَّرْحَانِ  
 خسوف کسوف کے بارے میں ایک قصیدہ جس کو سننے سے بہتر سے قتل کرنے اور برہ کے بچانے کے لئے  
 وَتَنْجِيَةُ الْخُرُوفِ  
 بچانے کا کوسا ہے۔

يَقُولَانِ لَا تَتْرَكَ هُدًى وَتَدِينِ  
 اور یہ بیان حال کہہ رہی ہیں کہ ہدایت کو ترک نہ کرنا اور ہدایت کو  
 هُمَا الْعَدْلُ قَدْ فَمَا فُهِلَ مِنْ مَوْهِنِ  
 وہی گواہ و سادق ہیں جو شہادت دینے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں اور کھڑے ہوئے ہیں  
 وَابْنُ الْمَفْرِسِ الدَّلِيلُ الْبَيِّنُ  
 مگر روشن دہلیز سے انسان کہاں جاگ سکتا ہے  
 فَسَادًا وَكِبْرًا مَعَ دَعَاوِي التَّسْنِينِ  
 اور جو بڑے فساد اور کبر سے تیار ہو کر دعوایں سن رہے ہیں  
 وَابْنُ آرَاهِمَ كَالْأَسِيرِ الْمُقَرَّنِ  
 ہیں انکو اس قیدی کی طرح دیکھا ہوں جو باندھ کر بغیر ہوں  
 وَالْهَيْتَمُ الدُّنْيَا عَنْ الْمَوْلَى الْغَنِيِّ  
 اور ہیتم نے ان کو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیا  
 يَذْكُرُنَا أَيَّامَ نَصْرِ الْمُهَيِّمِ  
 جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا دن یاد دلاتا ہے

غَسَا الْآيَاتُ هِدَايَةً لِلْكَوْنِ  
 سورہی اور چاند کم عقل آدمی کو ہدایت کیلئے آگیا ہے  
 وَانْخَسَفَ الشَّاهِدِينَ تَظَاهَرُ  
 اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں  
 وَقَدْ فَرَّقُوهُ نَحْوَةً وَتَعْصَبًا  
 اور یہی قوم نے محض نفرت اور تعصب سے گریز کی  
 وَتَرَكَوا حَدِيثَ الْمُصْطَفَى خَيْرَ الْوَرَدِ  
 اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا  
 وَمَا بَقِيَ لِلنَّبِيِّ مَفْرَقًا بَعْدَهُ  
 اور اس کے بعد نہ انہوں کے لئے کوئی گریز گاہ باقی نہ رہا  
 وَقَدْ نَبَذَ وَالتَّقْوَى وَرَأَى ظُهُومَ  
 اور انہوں نے تقویٰ کو اپنی پشت کے پیچھے ڈال دیا  
 وَوَاللَّهِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ مُبَارَكٌ  
 اور اللہ تعالیٰ یہ دن مبارک دن ہے



وهذا اعطاء من قد ير مكنون

اور یہ اس قادر کی خطا ہوئی ہے کہ یہ گریو الہیہ

ففاضت دموع العین منی تا ترا

سو مٹا ہوئی دھری سے میرے آنسو جاری ہو گئے

قد انكسفت الشمس لضياءنا

سورج ہماری روشنی کیلئے کسوف ہو گیا

تري انوار الدين في ظلمتها

تو اسکی تاریکی میں دین کے نور دکھاتا ہے

وليس كسوف ما تری مثل عندم

اور کیسوف نہیں جو دم الاخون کی طرح مستحضر نظر آتا ہے

ومرثقا غيظ تری في خلدتها

اور اسکی سرخی ایک غصہ ہے جو اسکی خوار و نہیں نمودار

ظلام منير يملأ العين قمره

ایک روشن کرنیوالا اندھیرا ہے جو اکملہ کو ہٹانے کے لئے

ولو قبل رؤيته اناب مخالفي

اور اگر اس سے پہلے میرا مخالف حق کی طرف جمع کرتا

ولكنه عادا وقفل قلبه

مگر اس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو قفل کر دیا

رئت ذوي الاسر اعلا منك وني

میں نے اہل الاسر کو گون کو دیکھا کہ وہ تو میرا بھائی ہیں

فان كنت تبغى الله فاطلب ضياءه

سو اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو تو اسکی ضیاء چاہ

يقي غاطل الدنيا الدنية ماله

دنیا بچا کر رکھتا ہے دنیا کے مال کو نہ رکھتا ہے

وفضل من الله النصير المرون

اور یہ امر اس کی فضل ہے جو مملکت اور حکومت کو اس کی

اذ اماريت حنان رب محسن

جبکہ میرے خدا سے محبت کی یہ بخشش کہ وہ

ليظهر ضوء ذكائنا عند محسن

تاکہ ہمارے اقبال کی روشنی ان لوگوں پر دکھ

ولماتها كانهما اسر ض محسن

اور ایسا ہی ہو گیا جیسے وہ اس کے ہاں اس کے

بل احمر وجه الشمس غضبا على الد

بلکہ ایک کہیں پر غصہ کر گیا کہ سورج کا چہرہ غم

على جهلات القمر فانظروا من

اور یہ غصہ قوم کی ہونگے جو اس کے ہاں غم سے

وليسقى عطاش الحق كاس التيقن

اور حق کے طالبین کو یقین کے پائے ملائے

له هدي الى الاسر اقبل التفكر

تو شرمندہ ہوئے پہلے حقانی امیدوں کو

فقلنا اهلا كن في جهلك المنان

سو ہم نے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں

وذى لونه يعوي لوجع التسكن

اور ایک غی آوی ہو عقل کی جست سے محروم ہو اسکی

وان كنت تبغى الخير في الحج فامتن

اور اگر تو حج میں خیر کی کرنا چاہتا ہے تو نماز میں

ومن ازمع العقبي فليله يقنتي

اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کی نصیحت

اور یہ اس کی خطا ہوئی ہے کہ یہ گریو الہیہ

اور اگر تو حج میں خیر کی کرنا چاہتا ہے تو نماز میں



فَلَا تَتَّبِعُوا أَهْلَ الْأَعْيُنِ

سورہ انعام کی آیت کی تفسیر کی ہے

وَقَدْ ظَهَرَ الْحَقُّ الْضَرِيحُ

حق صریح اور آشکارا ہے

اَيْضًا فِي الْخُسُوفِ وَالْكَسُوفِ لِدَعْوَةِ الضَّالِّينَ إِلَى الْإِيمَانِ

خَيْرَ لَنَا وَخَيْرًا أَمْرًا

یہ بات کے لئے بہتر ہے اور ہمارے لئے بہتر ہے

مَشْمُولًا تَقْدِيرًا حَرًّا

یہ شامل ہوا ہے میں جنہوں نے دشمنی کر لی کو ہند کر دیا

بَرْقِ الرَّوَاحِدِ كَانِ فِيهَا مَرْجَدٌ

اور بادلوں کی جگہ جو نہیں رہی وہ دلوں کو لے کر

حَكْمٌ مِنْ الْكَافِرِينَ تَهْدِي

ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں تہدیت جو جو لوگوں کو لے کر

لِيَهْدِيَهُمْ فِتْنًا شَرًّا مَقْصِدًا

تاکہ خدا تعالیٰ مقصد شر سے تہدیت کر کے

أَقْتَلَكُمُ سَيْفٌ مَبِيدٌ جَرَدٌ

کیا۔ سورج سے یا ایک تلوار ہے جو کچھ لے گی۔

كَالْتَّمْرِ رِيَّةٍ شَجَةٍ أَوْ كَالْمَدَى

میں نے نیزے کی طرح یا کار دوں کی طرح

قُلْنَا جَهْلٌ قَدْ هَدَى مَجْلَدًا

ہم نے کہا کہ ایک جہل جو تہدیت کا رہا ہے

مَا شَاءَ أَنْ يُؤَدِّي الْعَبِيدُ

اُسے نہ چاہا جو ایک رعب کو اس کی تہدیت کو دے

أَنْ الْمُهَيَّمِينَ لَا يُؤْخِرُونَ عَدَا

خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا۔

ظَهَرَ الْخُسُوفُ وَفِيهِ نُورٌ وَنَهْدٌ

خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہند

لَهُبَّتْ رِيَاخُ النَّصْرِ مِنْ مَحْبُوبِنَا

مہلک ہوائیں ہمارے دست کی طرف سے چلیں

فِي لَيْلَةٍ قَدَتْ ثِيَابَ غَمَامِهَا

رات میں غم سے ہمارے اہل کے کپڑے ہٹ گئے

قَمَرٌ مَعِينُ الصَّادِقِينَ مُبْدَكٌ

ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کو دکھاتا ہے

رَدَفَ الْكَسُوفِ خُسُوفٌ مِنْ بَنَانٍ

خسوف کے بعد ایک ہی بنان میں کسوف

شَمْسُ الضُّمَى بِرِزْقٍ بَرَعِبَارٍ

سورج ایک جہان کل میں پانی کی طرح ظاہر ہوا

سَقَطَتْ عَلَى رَأْسِ الْخَالِفِ صَخْرَةٌ

خالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

أَلَا صَفْحَاءُ تَفَاحُشٍ قَوْلٌ

سمجھنے والی بد گوئی سے اعراض کیا

لَكِنْ مُؤَيَّدًا الَّذِي هُوَ نَاطِقٌ

مگر وہ سوتیلہ جو دیکھ رہا ہے

لَضُرْمٍ مِنَ اللَّهِ الْقَرِيبِ بِفَضْلِهِ

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے



قَضَى التَّرَاعُ وَشَاهِدًا تَظَاهَرَا

نہیں ہو گیا اور نہ گواہوں کو اپنی ہی ہوا کیلئے سرگوشی دینا

قَمَرٌ كَمِثْلِ حَامَةِ بَدَلَا لِه

چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے

قَطَعَتْهَا تَهْدِي الْقُلُوبَ كَنَهَا

اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ

أَوْ مِثْلُ وَاشْمَةِ أَسِفٍ تَوْرَهَا

یا اس عورت نگار نے کی طرح جس کا نقش یہ کرنا کہ وہاں

يَا أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ بِعَبْلَةٍ

اے مجرم لوگو جو شاکیاں اور حسد باطل الزام لگاتے ہو

كَثَاثَرِي أَسْفًا تَاجِلُ بِهِكُمْ

ہم افسوس ہو تمہارے بے فائدہ کی جامعوں کو دیکھا کرتے ہو

وَقَدْ سُبَّاحَ الْغُولُ جَوْهَرِ عَقْلٍ

اور ایک دیونے اپنے جوہر عقل کا استیصال کر لیا

إِنَّ السَّعِيدَ يَحْيَى مُلْتَقَطُ الْهَى

سعد آدمی عقل حاصل کر نیکی لئے آتا ہے

أَنَّا سَلَخْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي

ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

الْقَمَرِ سَارِيَةً وَمِثْلُ عَشِيَّةِ

رمضان کا چاند اس بادل کی طرح ہے جو شام آتا ہے اور سیرت کو یاد کی طرح

هَذَا مِنْ اللَّهِ الْمُهَيَّمِ إِلَيْهِ

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے

فَاسْعَوْا زُرَافَاتٍ وَوَحْدًا نَالَهُ

پس بڑے بڑے اور اکیلے اکیلے اعلیٰ طرف دوڑو

لَيْسَ بِلَا مَوْلَى الذَّكُومِ

خدا تعالیٰ ایک بڑی جگہ والا اور شکیر کو غم کرے

شَمْسٌ بِتَبَشِيرٍ تَشَابَهَ هَدَاهَا

آفتاب بشارت دینے میں ہدایت سے مشابہ ہے

زَبَرُ قَبْلِ لَقَوْشِ شَمْسٍ مُّقْتَدَا

کتاب میں ہیں جو ہمارے آنا ہے رسول اللہ کے نقش و نشان کے

خَدَّ الْكُحْدِ وَوَجْهًا عِيدَا

اس خنک پر برکات ہو جو بوجہ نشان نقش و انداز عید کے

حَسَدًا تَجْرِمُ غِيَمَكُمْ وَتَقْدَا

تمہارا بادل نابود ہو گیا اور بھڑکے ٹکڑے ہو گئے

فَالْيَوْمَ صَفَّ الْمُفْسِدِينَ تَبْدَا

پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہو گئیں

حَتَّى انْتَشَى مِنْ أَمْرِهِ مُتَرَدِّدَا

یہاں تک کہ وہ اپنی مطلوب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

وَلَقِيطَةُ الشَّيْطَانِ يَزِي مُلِدَا

اور شیطان کا پروردہ الحمد انہ طور عجیب جوئی کرنا رہتا ہے

فِيهِ الْخُصُوفُ مَعَ الْكُصُوفِ تَفَرَّدَا

جس کا خوف اور کہوت بے مثل ہے

وَالشَّمْسُ غَادٍ مُدْجِنٌ قَطَرُ الدَّلَا

اور سورج آسمان کی طرح ہو جو صبح آتا ہے اور بچہ اور خوشی کا

لَيْسَ مِنْ تَرْكِ الْهَدَى مُتَعَدَا

اگر اس کو ہلاک کرے جو ہدایت کو چھوڑتا ہے

مُتَنَدِّمِينَ وَبَادِرِينَ إِلَيْهِ

اور جاہل کہ تمہارا دورنا شرمندگی کی حالت میں ہوا اور اعلیٰ طرف بلدی



ظہرت خطایا کم و حصص صدقنا

تمہاری خطا ظاہر ہو گئی اور ہمارا حق کھل گیا  
صارت دیار الہندارض ظہور

ہندوستان میں اہل نشان کے ظاہر ہونے کا مقام قرار پائے  
فازبت الا وہام قص جناحها

پس وہ ہون کے کھپوں کے پرکھٹ دے  
فتنا عنک لیا م فیج اعوج

پس تیرے گروہ کے زمانے سے الگ ہو  
کانت شر تعینا کززع معجب

ہماری شرمیت ایک قہر انگیز کہیتی تھی

فابکو التکل فی الزوا یا سجد

پس اس عیت کی طرح بیکار ہو جاتا ہوں گوشت میں جیکے ہو  
لیسکت الرحمن غی لا مفند

تاکہ خدا تعالیٰ دروغ گو کو لازم کرے  
رحا علی قوم اطاعوا احمل

اس قوم پر رحم کر کے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی  
حج خلون تغافل و تمردا

وہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور کشتی میں گذر گئے  
فیہا تعرت مثل ازعرا کر بک

مگر ان برسوں میں یہی برائی تھی اسکی ظاہر ہوئی جیسے جابویر میں ہوں

العين بالیة علی اطلاقها

آنکھ کی تار عمارت پر رو رہی ہے

یا رب سفا عم خرکھا متوحد

اے میرے رب اب تو ہی اسکو دراندہ کو پہچاننا

واما تفصیل الکلام فی هذا المقام فاعلموا یا اهل لاسیلا

اب ہم اس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اسے اہل اسلام اور رسول

وانتاع غیر الانام ان الایة التي کنتم توعدون فی کتاب اللہ العلام

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا اور انہیں معلوم ہو کہ وہ نشان بیکار قرآن کریم میں تم وعدے گئے تھے

وتبشرون من سید الرسل نور اللہ منیل الظلام اعنی خسوف

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا جو تمہیں بشارت ملی تھی یعنی رمضان

التیرین فی شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن قد ظہر فی بلادنا

شریف ہند آفتاب اور چاند گرجن ہونا وہ رمضان میں قرآن نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک میں

یفضل اللہ المنان وقد انخسف القمر والشمس وظهرت الامتار

بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور درویشان ظاہر ہوئے



فأشكر الله وخبر الله ساجدين -

پس خدا تعالیٰ کا شکر کرنا اور آپ کے آگے سجدہ کرنے ہوئے گئے

وانکم قد عرفتم ان الله تعالى قد اخبر عن هذا النبأ

اور تمہیں معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس واقعہ عظیم کے بارے میں اپنی کتاب

العظیم فی کتابہ الکریم وقال للتعلیم والتفهیم فاذا برت

الکریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جاننے کیلئے فرمایا ہے پس جنت آنکھیں پہننا اور

البصر وحسفا لقمر وجمع الشمس والقمر تقول

اور عائد گریں جوگا اور جمع اور جائے اکٹھے کئے جائیں گے یہ سب کو ہی گزرتی ہے

الانسان يومئذ ين المفسر فتفكروا فی هذه الایة بقلوبکم

تو انسان کہے گا کہ یہاں گئے کی جگہ کہاں ہے دیکھو نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے

واطهر فانه من آثار القيمة لا من اخبار القيمة كما هو اجلی واظهر

ساتھ فکر کرو کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہی قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی یہ مگر عقل مندوں کے

عند العاقلین - فان القيمة عبارة عن فساد نظام هذا العالم

تو دیکھو ثبوت صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اصغر کا نظام

الاصغر وخلق العالم الاکبر فکیف یقع فی حالة الفک الخسوف الذی تعرفون بالقیام بالشک

توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر پیدا کیا جائے پس کیوں کر نہ نظام کچھ انت میں وہ خسوف کثرت دیکھتا ہو جس کے

علل واسبابہ وتفہمون مواقعه وابوابه وکیف یظهر امر لازم

علل اور اسباب تمہیں معلوم ہیں اور آپ کے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تنہی سمجھتے ہیں اور وہ امر جو

لنظام بعد فک النظام والفساد التام فانکم تعلمون ان الخسوف

نظام عالم کا ایک لازم ذاتی ہے کیونکہ بعد تک نظام اور تک تام کے ظہور پر یہ جو کیونکہ تم جانتے ہو کہ خسوف اور

والکسوف ینشأ ان من اشکال نظامیة وارضاع مقررة منتظمة

کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا ارضاع مقررة منتظمة پر

على اوقات معينة وایام معروفة مبينة فکیف یعزی وقوعها الى

موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ جس میں پس کیونکہ ان کو اس



لا انساب فيها ولا اسباب ولا نظام ولا احكام فانظروا ان كنتم ناظرين

مگر ہی کی طرف سے کیا جائے میں نے نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ حکم نہ سب سے پہلے جو کہ سب سے پہلے

ثم من لوازم الكسوف والخسوف ان يرجع القمر والشمس الى وضعهما

پھر ان کے خسوف اور کسوف میں سے ایک یہ ہے کہ سورج اور چاند اپنی اصلی وضع کی طرف رجوع کریں

المعروف يعود الى سيرتهما الاولى وفي هاتين احوال هذا المعنى

المرتبہ پہلی سیرت کی طرف عود کر آویں اور خسوف کسوف کی ترتیب میں یہ بات سداً عمل ہے کہ اپنی پہلی

واما تكوير الشمس والقمر في يوم القيمة فهي حقيقة اخرى ولا يرد فيها

مگر تجویر شمس و قمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے اور تکویر کے وقت نور

نورهما الى حالة اولى بل لا يكون وقوعه الا بعد فك النظام والفساد

شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں آئیں گے بلکہ تجویر کا وقوع تک نظام اور فساد

التام وهدم هذا المقام واسماه الله خسوفا وكسوبا بل سماه تكويرا او

اور تہہ دام کلی کے وقت ہوگا اور اسکا نام خدا تعالیٰ نے خسوف کسوف نہیں رکھا بلکہ اسکا نام تجویر رکھا کیونکہ

الاجرام كما انتم تقررون في كلام الله العلام فثبت من هذا الكلام عند

جیسا کہ تم خدا تعالیٰ کے کلام میں پڑھتے ہو پس اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت

الخواص والعوام ان ما ذكر من الاية في هذه الاية فهو يتعلق بالدين

سبب کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف میں یعنی اس آیت میں لکھا ہے وہ دنیا سے تعلق رکھتا

لا بالآخرة وعزوه الى القيمة بناء على الرواية خطأ في الدراية بل هو

ہے نہ آخرت سے اور قیامت کی طرف اسکو منسوب کرنا اور کسی دلیل کو پیش کرنا خطائی الدراية ہے بلکہ وہ آخر

خبر من اخبار الزمان وقرب الساعة واقتراب الاوان كما لا يخفى على

زمانہ اور قریب قیامت کی خبروں میں سے ایک خبر ہے جیسا کہ تدبر کر عیوالوں پر

المتدبرين - ويؤيد ما جاء في الدارقطني عن محمد بن ابي بكر بن عبد الله بن

مؤید بہترین اور اسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ

لمهدينا اثنين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف القمر

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کہیں ہیں جو کسی اور سے کہیں نہیں ہوئے جب تک کہ زمین آسمان پیدا کیا



لاَؤْلَ لَيْلَةٍ مُّضَانٍ وَتَنْكُسُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَأَخْرَجَ مِثْلَهُ

کہ رمضان کی رات کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی پہلے کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا  
البیہقی وغیرہ من المحدثین۔ وقال صاحب الرسالة للحشر

اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لکھا اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔ اور صاحب رسالہ الحشر شہداء بنی  
شہاء رفیع الدین الدہلوی الذی هو جلیل الشان من علماء المملکتان

صاحب دہلوی بھی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اس نے کہا ہے کہ ایک  
جماعة من اهل مكة يعرفون المهدی بالتفريس التام وهو لطوف بين

جماعت اہل مکہ میں سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لیگی اور وہ اس وقت رکن اور مقام  
الركن والمقام فیما یعونه وهو کاسر من بیعت الانام وعلامة هذه القصة

میں طواف کرتا ہوگا تب اس حالت میں اسکی بیعت کرینگے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اس پر بیعت کرے  
عند حدیث الملة ان القمر والشمس ینکسفان فی رمضان خلا قبل

اور اس قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سورج کو اس رمضان میں گرہن لگے گا جو اس  
تلك الواقعة واما نحن فما اطلعنا علی مسانید تلك الآثار وطرق

واقعہ سے پہلے گزر چکا ہو گا مگر ان روایاتوں کے اسانید پر اطلاع نہیں پائی اور ان روایات کی توثیق  
توثیق هذه الاخبار الاعلی القدر المشترك الذي عرفناه بتواتر الروايات

کے طریقے ہمیں معلوم نہیں ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمیں علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے  
وحسن الدراية ومشااهدة الواقعة وقيام البرهان وقد وافقه نص

جسکو ہم تواتر روایت اور حسن روایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قیام جو نیسے دریافت کیا ہے اور نصوں  
القرآن ولو باجمال البیان ومع ذلك خرى هذه الآثار وقد ظهر في

قرآن کریم اسکے موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان میں ہی ہو اور باوجود اسکے ہم ان نشانوں کو دیکھ رہے ہیں اور  
اهل مكة علي يصدق هذه الاخبار وقُرئت في مكتوب انهم ينتظرون

اہل مکہ میں ایک جوش پیدا ہوا ہے جو ان خبروں کی تصدیق کرتا ہے اور میں نے ایک خط میں لکھا ہے کہ وہ خوف  
المخسوف والكسوف بالانتظار الشديد ويرقبون اربعة هلال العيد

اور کسوف کے سخت انتظار کر رہے ہیں اور اسکی ایسی انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے۔







من فم الامن فم غم جاهل اوزی غم متجاهل ولا تسمعها من افوا

بجو آگے جو فم جابل ہو یا وہ جو کینہ در اور دیر در است اپنے تئیں جابل بناتا ہو اور عقلمندوں کے منہ سے

العاقلین۔ فان كنت في شك فارجع الى القاموس وتاج العروس والصالح

تو ایسا کر نہیں سیکہ۔ اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صالح

وكتاب ضخيم للمسمى لسان العرب وجميع كتب اللغة والادب اشعار

اور ایک بڑی کتاب المسمى لسان العرب اور ایسی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے

الشعر وقصائد النبغاء ولك من ألف من الورق المروّج انعاما ان

شعر اور قدما کے قصیدے عور سے دیکھ اور ہم غور اور پتہ نام تجھ کو دینگے اگر تو ایسے بر خلاف

تثبت خلاف ذلك كلاما فلا تحرف كلام سيد الانبياء وامام البغاة

ثابت کر کے پس تو سید الانبیاء کی کلام اور امام البغاة کے کلموں کو ایسے اس

والفصحاء واتق الله يا مسكين ولا تجترع في شأن افصح العجم والعرب

مستون سے مت پہر۔ اور اسے مسکین خدا تعالیٰ سے ڈر اور اس کا مل کی شان میں دلیری نہ کر

ومقبول الشرق والغرب ايفتي قلبك ورضى سربك بان الاعرف

جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق و غرب میں مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتویٰ دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر

الذي اعطى له الجوامع والكلام الجامع وجعلت كل مائة كلماء مملوءة من

رہنی ہے کہ وہ معرفت اور افصح جبکہ کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اسکو ملا اور تمام کلمات اسکی فصاحت

غرا الفصاحة ودرر البلاغة والنوادر العربية واللطائف الادبية واللغو

اور بلاغت کے موتیوں سے اور عربی کے نادر مضمونوں سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے لغویات

اللغوية والحقائق الحكيمة هو يتبلى بهذا العثار ويترك جزل اللفظ وعين

سے اور عین حکیم سے پڑتے ہی اس لغزش میں مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑ کر ایک غیر محاورہ

رققا سقطا غلطاً غير المختار بل يخالف مسلمات القوم ومقبولات

اور ردی اور غلط لفظ استعمال کرے جبکہ مسلمات قوم کے مخالف بیان کرے اور مقبولات

بلغاء الديار وبصير ضلعة الضاحكين۔ والله ما يصد بهل الخطاء المبين

زبان کے مقبول لفظوں کو چھوڑ کر اور غلط والوں کی جگہ پر جانے اور کچھ ایسے خطا مبین اور لغزش



والعثار للهيمن من فطنة خامدة وروية ناضبة فكيف يصد من فارس

زیر کرنے والی کسی بھڑمقل اور سٹمی رائے سے یہی صادر نہیں ہو سکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت

فلان الميدان بل سيد الفرسان ما لكم لا تنظرون عزة الله ورسوله معشر

کے میدان کا سوار ہے بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہو گیا جو تم اسد اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اور

المجترئين انجلوا حب اليكم واعز لديكم من خاتم النبیین الا تعرفون هذا اللفظ

و لیری کرنا والوں کے گرد ہو کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پیا نہیں کیا تم

في هذا العمل منكم مجهول لا يعرف استعماله في كل من اهل اللسان وما اوردته

نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس عمل میں خلافت محاورہ اور مجهول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اسکا استعمال ثابت نہیں

قط بليغ ولا غير بليغ في موارد البيان وما اخذ عند اضطرار غي حاطب ليل

اور کسی بیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غی رب یا بس جمع کرنے والے نے یہی

فكيف سلطان الفصاحت وسيد خيل وقد سبر يدك غور عقلكم ومثقل

انظر اکیہ وقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کس طرح اسی زبان پر جاری ہو تا ہو سلطان الفصاحت اور سید خیل اور اس لفظ سے تمہاری

تقلكم ومبلغ علمكم وفضلكم وحقيقة ادبكم وحقيقة حردكم فانكم عزوم

عقلین آدمائی گہن اور تمہاری نقل کا اندازہ ہو گیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری ادبچی زمین کے

الى سيد الانبياء ما لا تعزى الى جمل من الجملاء تكاد السموات

بالکلی حقیقت سب کہل گئی کیونکہ تمہیں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کی طرف نسبت نہیں

تنشق من هذا الاجزاء فأتقوا الله ذا الكبرياء ولبوا دعوة الحق

کر سکتے قریب ہو اس خوشی اور جزا کی شامت سے آسان پہنچ جاؤ تم خدا کی بزرگ سز و خدا اور حق کی دعوت قبول کرو

تلبية اهل الاهتداء قد وقع واقع فلا تميلوا الى المراء واتبعوا قول النبي

جیساکہ دعوت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہوتا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کی طرف مت جھکو اور اس نئی صلیح کی پیروی

الذي اشارته حكم وطاعته غم ولا تكونوا من الاشقياء ولا يفرطوهم

کر دہکی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری انکی غیرت سے اور یہ بخون میں سے ست بنو اور چاہے کہ تمہارا کدو ہم

الى اللفاظ من غير دواعي كاشفة الخفاء بل فتشوا الحقيقة واعرفوا

الفاظ کی طرف جھک نہ جاؤ اور ایسے امور سے دور نہ جاؤ جو پوشیدہ امور کو کہہ دیتے ہیں اور نیک نیت



الطريقة بحسن النيات ولا تلاعبوا كالصبيان بالأمور الدينية واي

کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی ادرت بچوں کی طرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج دارد  
حرج علیکم ان تقبلوا ما بان کالبرہیات وتترکوا طرق الکاذب و

ہو تا ہے اگر تم اس امر کو قبول کر لو جو کہیں گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کے راہ

الْمُؤْمِنَاتِ وَالنَّاسِخِ أَمِينٍ وَيُرَانِي رَبِّي عَالَمِ الْخَفِيَّاتِ عَارِفِ الصَّدَاقِينَ

اور میں تمہارے لئے ناصح امین ہوں اور میرا رب عالم الخفیات مجھ کو دیکھ رہا ہے اور وہ عبادتوں  
والکاذبین۔

اور کا ذکر بھی کرتا ہے۔

عَلَيْهِ رَاضٍ بِأَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِ  
وَالْحَقُّ بِالْحِجَالِ ظُلْمًا مِنَ الْعَدُوِّ

اور ان سب باتوں میں اسی میں کہ ہوتا کو ظاہر کر دین  
اور دشمنوں کے ظلم سے دجال کو تباہ کر دینا

فالتاویل الصمیم والمعنی الحق الصریح ان المراد من تحسوف اهل ليلة رمضان

پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خوفِ اولِ رات رمضان میں ہر ماہ کو  
ان یخسف القمر فی لیلة اولی من لیال ثلاث یکمل نور القمر بها وتعرف ایامہ

وإحاجة إلى البيان ومعد لك إشارة إلى أن القمر اخسف في الليلة

القمء الاولیٰ فی نصف فی اول وقتہ الا بعد مرور زمانہ۔ کما هو الظاهر عند

رات میں ہو گا تو رات کے شروع ہونے ہی ہو جائیگا دیکر کچھ وقت گزر کر ہر صبا کہ ایک رات صاحب معرفت  
 زکی ذی عرفان۔ وکن لک خسف القمر ویراہ کثیر من اہل ہذا

البلدان وحسبك ما رأيت بل برؤيته صليت وتبين الحق المنير

اور جو تو نے آپ دیکھ لیا بلکہ دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے  
وَقَطَعْتَ الْمَعَاذِرَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُرْتَابِينَ۔

اور حق کہل گیا اور تمام عقد ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد و دگر



ایا من یدعی عقلا و فہما

اسے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعویٰ کرتا ہے

اتحسبنا غضب اللہ رزقا

کیا تو خدا تعالیٰ کی غضب کے آگے ایک مذہبی خیال کرتا ہے

الی ما تو ثرت و عشا و

کب تک تو رہم اور پہلے کی جگہ کو اختیار کرے گا

اتجعل سہم قہر اللہ سہما

کیا تو خدا تعالیٰ کے قہر کے برابر کو ایک محدود خیال کرتا ہے

لا یقال ان الخسوف فی اول وقت لیلة رمضان ما ظہر الا فی البجایا و ما

یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن سورج بظاہر اور آسمان کے ملکوں میں ظاہر

من البلدان و ماری اثرہ فی غیر ہذہ الاماکن فماتم البرہان لاننا نقول

ہوا ہے اور اس کا نشان درجہ ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس

ان المقصد ایضا محمد و فی ہذہ البلدان فانہا ہی المظہر للمسیح الموعود

پیشگوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محمد درجہ ایسے کہ یہی ملک مسیح موعود اور

ولمہدی المسعود و اما الدیار الاخری فلا مہدی فیہا راعیہ و لاجل ذلک

مہدی آخر الزمان کیلئے محمد درجہ مگر دوسرے ولایتیں پس انہیں نہ مہدی ہے نہ عیسیٰ اور اسی جہت

ما ظہر الخسوف و لا الکسوف فی دیار العرب و بلاد الشام لیزیل اللہ ظنوز العین

سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوا لہذا خدا تعالیٰ عوام کے فتنوں کو دور

وسیطل خیالات المبطلین - والسترفی ذلک ان ملکنا البجایا کانی فی علم اللہ

کد سے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دور فرما دے اور آئین ہدایت ہے کہ ہمارا پنجاب خدا تعالیٰ کے علم میں

مولد للمسیح الموعود و المہدی المسعود فلما راد اللہ ازہدی

سچ موعود اور مہدی مسعود کا مولد تھا پس خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا

المخلق الیہ بتخصیص الامارات و تعیین العلامات ليعرفوا المدعی بالایات

کو نشانوں اور علامتوں کو خاص کر کے خلقت کو اسکی طرف رہنمائی کرے تاکہ لوگ سچیت اور

والداعی بالکرامات و اما اذا فرضنا ظہور آیات المہدی فی ملکنا ہذا

اور مہدویت کے مدعی کو اس کے نشانوں اور کرامات سے شناخت کر لیں لیکن اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ یہ ملک ہذا

وظہور المہدی فی بلاد اخری فہذا الیس من المعقول و لیس لہ اثر فی المنقول

تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں تو یہ خیال معقول نہیں ہے اور منقول میں



ومعذ لك لا يوجد فيها من ادعى انه مهدى الزمان ومرسل الرحمن فتعین

اس کا کچھ نہیں پایا جاتا اور یہ جو اسکے در سے مکتوب میں ایسے شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور اس

بدلیل الخلف صدقنا عند ذوی العرفان فیما تتبع العثرات والمعائب امعن

الرحمان ہنر کا دعویٰ کیا ہو پس دلیل خلف کے در سے اس معرکت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہو پس اس فقرہ میں

فی هذا بالفکر الصائب لعل الله یخلصک من شبکة الشیطان بسقیاء

کے پیروی کرنے والے اس کلام میں اسی طرح غور کر شاید خدا تعالیٰ تجھے شیطان کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین

کاس الیقین۔ ولا ترکن الی اخلاء دنیا فانهم یعادونک اذ الله عاداک

کے پیالے پلاوے اور اپنے دنیا کے دوستوں کی طرف متوجہ نہ ہو کیونکہ جب خدا تعالیٰ تجھ دشمن

فتبقی من ذلک ولا مردودا ونصیر من الملوہ من۔ وکم من ندای + اذار والکوسا

قرار لیگا تو وہ بھی تجھ دشمن کر گئے تو پھر تو مردود اور نصیر نہ رہا اور کوسا۔ اور بہت سی حرفیں شریعت میں

وفی اخر الامر + شجوا الرؤسا + الی ما کنذا حی شریرا عمو سلفدع واذکر

اور آخر میں ایک دوسری کے سر قوٹے۔ کہان تک تو شریعت ظالم سے مدارات کری گا سو چھوڑا اور اس کو یاد کر

قمطیرا عبوسا + ولا تخش قوما یبیدون جسم + وخف قهر لب بید النفوس

جو قمر پر اور عبوسا ہے اور ان لوگوں سے موت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں اور اس رب کے ڈر جو جان کو ہلاک کرتا ہے

فتبت من هذا التحقیق اللطیف ان لفظ النصف الذی جاء فی حدیث الامام

سواس تحقیق لطیف ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث امام باقر میں آیا ہے

التقی العقیف لیس المراد منه کسوف الشمس فی نصف ذلک الشهر الشریف کما فی بعض

آہ سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہو گا جیسا کہ بعض

من ذوی الراۃ الضعیف واصرر علی الغبی الخیف والمعاند العتوف وما فکروا

ضعیف الراسے آدمیوں نے سمجھا اور اس پر ایسا ہی اصرار کیا کہ جیسی ایک غبی کم عقل انسان گستاخ اصرار کرتا ہے

کالعاقلین المنصفین۔ بل المراد من قوله وتنکسف الشمس فی النصف منه ان یتظهر

اور عقلمندوں اور منصفوں کی طرح نہیں ہو جائے گا۔ بل کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہو گا اس سے مراد یہ کہ

کسوف الشمس منصفاً ایام الانکساف ولا یجوز نصف النهار من یوم ثان فانه حلال

سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہو گا کہ ایام کسوف کو نصف نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سورج گرہن

پس میں ایک شریعت

نصف سے کیا روز میں کہ ایک کسوف کی حد ہے











طہارتہ اندہ ضعیف فی اعیان القہار و مورد اللوم ادنی رواۃ احد من  
 اہل بی بی پاکبول ظاہر ہو گئی ہے کہ ہر قوم کی نظر میں ضعیف ہو یا وہ ملاست کی جگہ ہے اور یا اسکے راویوں میں  
 المطعونین اقل الشک مقام الشک و کنت من المجنونین۔ وقد صدقہ اللہ و انار الدلیل  
 کہ یہ طعون ہے کیا یہ مقام شک کا ہے یا تو درانوں میں سے ہر اور اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی  
 و رب الرواۃ ما قبل ہا و ر صدقہ اجل و اصفیٰ قبل بقی شک بعد امارات عظمیٰ استلکون  
 ہے اور راویوں کو ملازمات ہو رہی ہیں اور اس حدیث کے صحابی کے اور کمال صفائی اور شہرت ہو رہا ہے میں  
 فی مٹھل الضعیف اجعلون النور کالدجی اتعالمیتہم او کنتم من العین۔ اتقبلون شہادۃ  
 میں کیا ایسے مجھے نشانوں کے بعد شک آتی ہو گیا کیا تم جانتے کے سوچ میں شک کرتے ہو کیا تم کو انہی سے  
 البلسان ولا تقبلون شہادۃ الرحمان وتسعون معتدین۔ اعنت تعقد ان اللہ یظہر  
 کہ میں ظہر کرتے ہو کیا تم تجھف بنا جنتے ہو یا سیت میں انہی ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو اور رحمان کی قبول نہیں کرتے  
 علی غیبہ الذابین المفترین المزورین انشاک فی الاجل بعد ظہور صدقہا  
 اور صدقہ ہو کر پھر دہرائے ہو کیا تو افتقار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے لوگوں کو اطلع دیتا ہے جو کتاب اور نصریٰ اور  
 و اذا حصص الصدق فلا یشتک الا من کان من قوم عادین۔ و هذا امر لا یحتاج الی  
 مزورین کیا تو ان غیر میں میں شک کرتا ہو کیا صدق ظاہر ہو گیا اور یہ صدق ظاہر ہو گیا تو میرے ہی لوگ شک کریں جو صدق پر ہوں  
 التوضیح والتعریف ولا یغنی علی الزبی الخفیف و علی کلین امعن لمند برین۔ ثم اعلم  
 اور یہ امر ہے جو توضیح اور تعریف بہت محتاج نہیں اور نہ ہر مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو اسمان نظر اور ہر  
 یا ذا العینین ان لفظ النصف لفظ ذو معنیین فکما ان لفظ الاول یدل علی اول  
 کہ لکھے۔ پہلے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں دو معنیوں سے پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہونے  
 وقت اللیلۃ بالمعنی المعروف و معذات علی لیلۃ اولیٰ من ایام الخسوف فکذلک لفظ  
 معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پہلا وقت کرتا ہے اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر ہی لالت کرتا ہے  
 النصف یدل علی نصف ثان من نصفی الشہر المعروف معذات علی وقت منصف لا یتام  
 مرقی علی حدیث میں نصف کا لفظ ہے جو دراصل نصف پر مبنی ہے دو نصفوں میں سو دلالت کرتا ہے اور ساتھ ہی کہے ہوئے  
 الکسوف و ہوا ل نصفی النہار فی الثامن والعشرین۔ و اما ایام الکسوف من موعلام  
 کہ ہر جس کے آسمان پر نصف پہلا وقت کرتا ہو جو کہ لکھ کے دنوں کو اپنے دفع سے نصف نصف کر دیا اور وہ نقصان کی اشیاء سے بچنے کا حکم ہے



فَاعْلَمْ أَنَّهُ عِنْدَ أَهْلِ الْبُحُورِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ هِيَ مِنَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنَ الشَّهْرِ الْقَمَرِيِّ إِلَى التَّاسِعِ

اگر سو فکے دونوں کی بابت اگر سوال جو جواب دینا چاہئے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سو اسی تین سو ایک

والعشرين - وتكشف الشمس في احد من اعدا قمران القمر على شكل خاص بعد تحقق اخصا

اور کسوف وغیرہ گرجن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اس وقت ہوتا ہے کہ جب محکم خاص یا قدر ان قدر ہو گیا کہ

كما شهدت عليه تجار اليمن - فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا لا نام إن

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن

الشمس تنكسف عند ظهور المهد في النصف من هذه الايام يعني الثامن والعشرين قبل

مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھاسیویں تا بیسویں دن دہرے پہلے اور

نصف النهار وكان لك ظهر كما لا يخفى على اولى الابصار فانظر كيف تمت كلمة بيتنا صدقا

اور اسی طرح یہ ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں و الون پر پوشیدہ نہیں  
پس دیکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

وعد لا تق الله ولا تكن من الممترين - ومن ههنا بيان ان الذي خالف هذا البيان ورم

ات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہو گئی پس خدا سے ڈرا دشا کہ کرنا لوں میں صومت ہو اور اس جگہ سو یہ بات کھل گئی کہ میں

ان الشمس تنكسف في السابع والعشرين او في نصف رمضان فقد مان وما فهم قول رسول

شخص نے اس کے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا جہاں کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ سوچ کر من استانیوں میں تاریخ میں جو اپنے دھرم میں

الله صلعم وما مش العرفان بل اخطاء فيه من قلة البصاعة والعيلة كما اخطاء في الخبر

میں جو اس نے بڑی غلطی کہائی ہے اور جھوٹ بولا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب

في اول الليلة وما كان من المصيبين وما قلت من نفسي بل هذا الهام من رب العالمين

فلطی کی ہے بیساکہ خوف قمر کو چاند کی اول راست قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا۔ ایسی ہی طرف نہیں کہا جاسکتا۔

وذلك عصر مجموع فيه الناس كما جمع القمر والشمس وقرب اليأس فقوموا متنبئين ايها

اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں سب آدمی جمع کئے جائیں گے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور قیامت و قسوت نزدیک کیا جائے گی اور لوگوں کو

الاناس ما لكم لا يترككم النعاس من كان من عند الله قاله الزوال فاصروا كل المندرج

ہو کر اٹھو کیا سب کہ قہنیں غیند نہیں چھوٹی اور جو شخص خدا تالی کی طرف سے ہوتا ہے لکھو ان میں ہر میں تم ہر ایک لکھو

منکم الجبال ولین تعجزوا الله یا ابناء الضلال انه عزیز ذو الجلال جعل علی قلوبکم الغشاوة

و تمہاری کردن ہی پائید نہیں ہو سکتے اور تم اسے کراہی کے بیو غداں اور عاجز نہیں رکھو گلاب



فلا تفقهون اسرارہ وکنتم قوماً محجوبین۔ انما اسماؤکم الشیطان ببعض السبب  
 اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ایسی قوم ہو گئے جس پر شیطان نے کلمہ ہمارے  
 فافہمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بنس القریں۔ وان کنتمولا تقبلون ما ظہر  
 بنس گناہوں کی وجہ سے گرا رہا ہوتا ہے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی چڑی کرنے لگے اور جو امر ثابت و ظاہر ہو گیا  
 لمکنرو فیہ وتظنون انه حدیث غیر صحیح وانه لیس من خیر المرسلین فاتوا  
 تم اس کو ایک جیسا کی طرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ حدیث صحیح نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے  
 بنظیر من مثله فی حج خلون من قبل زماننا الی اواننا انکنتم صادقین۔ وارونا  
 پس تم گزشتہ زمانہ میں سے اسکی نظیر لاؤ اگر تم سچے ہو  
 اور کھوکھلی سی

کتابا فیہ ذکر رجل ادعی انه من الله الرحمان وانه المہدی المسعود القاسم  
 کتاب دیکھلاؤ زمین ایسے آدمی کا ذکر جو جڑ سے دھوے کیا ہو جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں

من الحسن المنان وانه المیہ الموعود لاطفائنا اثرۃ اهل العدمان۔ وانه ارسلک صلا  
 اور میں ہی یہ موعود اور مہدی ہوں اور اہل ظلم کا شعلہ دہک کر ٹیکے لئے آیا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے  
 الزمان لیجد الدین وعلیہ طرق الایمان ثم کان دعواہ مقارن ہذہ الایۃ من الحکم  
 پہنچا گیا ہوں تا دین کو زندہ کروں اور ایمانی طریقے سکھلاؤں پس اس کا دعویٰ اس شان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور  
 الحضان وجمع الله فی ایام ادعائہ الخسوفین فی رمضان صادقاً کان او من الکاذ  
 خدا تعالیٰ اس کے زمانہ میں سورج گرہن کر دے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

وان لم تاتوا بمثلہ ولن تاتوا ابداً ولا تمکون الا زبداً فاعلموا انه ایتۃ لی من الله  
 اور اگر تم اسکی مثل نہیں کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ سے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہو گا پس جانو کہ وہ  
 الولی ہو ربی ایدنی من عندہ وعلی من لدنہ وتولانی وفتح علی ابواب علوم  
 میرے لئے خدا سے قریب ایک نشان جو وہ میرے پاس نے اپنے پاس سے میری مدد کے لیے کھولا ہے کچھ اور  
 الذین خلوا من قبل وجعلنا من الوارثین۔

پس ان سے پہلے وہ لوگ جو میرے گندے دھن اور بھری وارثوں میں سے کیا

ها انتم کذبتہم با بقا لله وما استطعتم ان تاتوا بمثلہا ومنکم  
 خیر وادعوا تعالیٰ کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تمہیں بھی کی تمہاری نشان میں نظیر میں نہ ہو سکے



قوم صدقوا بعد ما اجمعوا وصدقوا فای الفرقین احق بالامن یا معشر

بعض تم میں سے وہ ہیں جنہوں نے غور کر نیکی بعد تصدیق کی پس اسے جلد باز و سوچ اور

المستعجلین۔ الاتخافون انکم کذبتم حدیث المصطفیٰ وقد ظہر صدقہ

غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے قریب تر باقی کونسا گروہ ہے کیا تم ڈرتے نہیں کہ تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کشمس الضعی استطیعون ان تخرجوا لنا مثله فی قرون اولی القرون فی

کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اسکا صدق چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا کیا تم اسی نظیر پہ زمانوں میں سے

کتاب اسم رجل ادعی وقال انی من الله الاعلیٰ وانخفض فی عصره الفقر

کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا تم کسی کتاب میں یہ پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں یا پھر

والشمس فی رمضان کما ریتہم الان فان کنتم تعرفونہ فبینوا یا معشر

اُنکے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج کا گھر میں ہوا جیسا کہ آئینہ دیکھا جس اگر سچا ہے ہر تو بیان کرو

المنکرین۔ ولکم الف روبیۃ من الورق المروج انعاماً منی فخذوا واثبتوا

اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملیگا اگر ایسا کر دکھاؤ پس ثابت کرو اور یہ انعام لو

واشهد الله علی عہدی ہذا واشہدوا وہو خیر الشاہدین۔ وان لم تثبتوا

اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس عہد پر گواہ پڑاتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب کو اپنی بہتر ہے۔ اور اگر تم ثابت

ولن تثبتوا فانقوا النار التي اعدت للمفسدین۔

نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

واطفأ لعلی الطغوی وفارق ضیا

اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جلاڑی کی آگ بھڑکا بھولا اور جلاڑی

ولا تذکرن لیسرا وعسرا فاضیا

اور نہ شہتے تنگی فراخی کو یاد مت کرو

وبادر الی الرحمن واطلب تراضیا

اور خدا جان کی طرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کرو کہ وہ تجھے سوسہ فرمائی ہو

وکن فی شوارعہ ضلیعاً ناضیا

اور خدا تعالیٰ کی راہوں میں ایک مضبوط گہرا اور سب سے اگے چلنے والا

قضے بیننا المولیٰ فلا تنقص قاضیا

خدا تعالیٰ نے ہم میں سے مہر دیا پس نصید کر مولا کی نافرمانی مت کرو

وودع وجود الظالمین وجوہم

اور ظالموں کے وجود اور ان کے بخشش کو رخصت کر دیئے جو ہر

وغادر ذر اهل الہوا ورضاءہم

اور اہل ہوا کی پناہ اور رضامندی کو چھوڑ دے

ولا تشظین مثل الشذا وضاہج

اور چٹو سے مت غاری ہو جیسے کہتے کی کہی اور وہ کچھ بوجھ ہیں



وان لعننا السفهاء من طلب الهدى

اور اگر سفید گراں ہو طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فكن في مرضى الله بالعجز راضياً

سو خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کر نیکی کو لعنت پر نہ مایوس

ثم اذا كانت حقيقة الكسوف بالتعريف المعروف

بمرتب کہ سہاراج گروہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ

انه هيئة حاصلة من حول القمر بين الشمس والارض في اخر ايام

اس حیث حاصل کا نام ہے کہ جب سورج اور زمین میں چاند عامل ہو جائے اور یہ عامل ہو جائے

الشهر فكيف يمكن ان يتكلم افعج الجهم والعرب بلفظ يخالف محاورات

مہینہ کے آخر ايام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ جو علم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح

القوم واللغة والادب وكيف يجوز ان يتلفظ بلفظ وضعه لعنه عند اهل

وہ ایسا لفظ ہو جسے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے بالکل مخالفت ہو اور کیونکر جائز ہے کہ ایسا

اللسان ثم يصرفه عن ذلك المعنى من غير اقامة القرينة وتفصيل البيان

لفظ بلا جہت سے پہلے اہل زبان کے نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے وضع ہے پہلے اسکو بغیر اقامت کسی قرینہ

فان صرف اللفظ عن المحاورة ومعانيه المرادة عند اهل الفن واهل اللغة

کے اس معنی سے پہلے اہل لفظ کا محاورہ اور معنی مراد مستعمل سے پہلے اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک

لا يجوز لاحد الا باقامة قرينة موصلة الى الجزم واليقين - وقد ذكرنا ان القراء

مجاز نہیں مگر اس حالت میں کہ کوئی یقینی قرینہ قائم کیا جاوے

ارہم ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن

يصدق هذا البيان ولو كان الخسوف والكسوف في ايام غير الايام

اس بیان کی تصدیق کرتا ہے اور اگر کسوف خسوف ایسے ايام میں ہوتا جو اسکے لئے

المعتادة بالتقليل او الزيادة لما ساء القرآن خسوفا ولا كسوفا بل ذكره بلفظ

معتادہ بتقلیل اور زیادہ لما ساء القرآن خسوفا ولا کسوفا بل ذکرہ بلفظ

معتادہ بتقلیل اور زیادہ لما ساء القرآن خسوفا ولا كسوفا بل ذكره بلفظ

معتادہ بتقلیل اور زیادہ لما ساء القرآن خسوفا ولا كسوفا بل ذكره بلفظ

معتادہ بتقلیل اور زیادہ لما ساء القرآن خسوفا ولا كسوفا بل ذكره بلفظ



الخسوف خسوف الیقہم الناس امرامعرفانعم اذکر الکسوف باسم الکسوف  
 خسوف ہی رکھا تاکہ لوگوں کو سمجھا دے کہ یہ خسوف معروف ہی کوئی اور چیز نہیں مان قرآن نے کسوف کو کسوف کے  
 لیثیر الی امر زائد علی المعتاد المعروف فان هذا الکسوف الذی ظہر بعد  
 لفظ سے بیان نہیں کیا ۱۰ ایک امر زائد کی طرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد یا بعد گرہن  
 خسوف القمر کان غریبا ونادرة الصورة ان كنت تطلب علی هذا شکلا  
 کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادرۃ الصورة تھا اور اگر تو اس پر کوئی گواہ طلب کرتا ہے  
 او تبغی مشاہدا فقد شاهدت صورة الغریبة واشکال العجیبة ان كنت  
 یا شاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے پس اس سورج گرہن کی سور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہو  
 من ذوی العینین ثم کفاک فی شہادته ما طبع فی الجردین المشہورین  
 پھر نتیجہ اس بارہ میں وہ غیر کفایت کرتی ہے جو مشہور اور مقبول اخبار  
 المقبولین اعنی الجردۃ الانکلیزیہ یا نایر و سول ملتری کثرت المشاہدات  
 یعنی نایر اور سول ملتری گزٹ میں لکھے گئے ہے اور وہ دونوں  
 فی مارج سنہ ۱۸۹۴ء والمشتہرتین - واما تفصیل الشہادتین فہوان  
 پرچے مارج سنہ ۱۸۹۴ء کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں - اور ان کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ دونوں  
 هذا الکسوف الواقع فی ۶-ابریل سنہ ۱۸۹۲ء متفرد بطرائفه ولمیر مثله  
 اس میں کہا ہے کہ یہ کسوف ایسے عجائبات میں متفرد اور غیر معمولی ہے یعنی وہ ایک ایسا کسوف ہے  
 من قبل فی کوائفه واشکالہ عجیبة وأوضاعہ غریبہ وخرارق للعادة ومخالف للمعول  
 جو اس کی تفسیر پہلے نہیں کی گئی اور اس کی حکلیں عجیب ہیں اور اس کی وضعیں غریب ہیں اور وہ خالق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے  
 والسنة قشبت ما جاء فی القرآن وحید خاتم النبیین ولا شک ان اجتماع الخسوف والکسوف فی مضا  
 پس اس سورہ غیر معمولی ہوا ثابت ہوا حکمایان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیاء میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں کہ کسوف خسوف اس میں  
 مع هذه الغریبة امر عاقل للعادة واذا نظرت مع جلال یقول انی انا المسیح الموعود والمہدی المسعود  
 رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہوا ایک اور عاقل عادت ہے اور جیکہ اس کے ساتھ تو نے ایک ہی کو دیکھا ہو کہتا ہے کہ میں مع موعود  
 والمہدی المرسل من الحضرة کان ظہورہ مقارنا هذه الآیة فلا شک انہا الامور اسمع اجتماعہما  
 اور مہدی موعود اور خسوف کسوف کے ساتھ اس کا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ تمام اس میں جو کوئی ماضی میں جمع نہیں ہوئی ہو انکار کرے



وقوعہ فی حین من الاحیاء۔ ثم لما ظهرت هذه الآية في هذه الديار وهذا

کسی وقت ہو اس سے کہ کوف غوف سے مدعی مہدی کے وقوع میں آچکا ہے یہ بیکہ نشان اسی ملک اور اسی مقام

المقام ولم يظروا اثر منها في بلاد العرب والشام فهذا شهادة من الله العلامة لصد

میں ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ اسکا نشان نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے

دعوانا یا اهل الاسلام فقوموا فرادی فرادی واتركوا من بخل وعاد

سیدتی دعویٰ ہر ایک نشان جو پس ہم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص بخل اور دشمنی سے اسکو پہچانے

ثم تفكروا ودعوا عنادا ولا تلقوا بأيديكم الى التهلكة ولا تفسدوا افسادا ولا تعزوا

پھر فکر کرو اور دعا کو چھوڑ دو اور اپنے اپنے تئیں ہلاک مت کرو اور جلدی سے

مستعجلين۔ يا عباد الله رحكم الله اتقوا الله ولا تتكبروا و افكروا وتدبروا

کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک

ايحوز عندكم ان يكون المهدى في بلاد العرب والشام وآيته تظهر

جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اسکا نشان ہمارے

في هذا المقام وانتم تعلمون ان الحكمة الالهية لا تتجدد لايت من اهلها

مکان میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الہیہ نشان کو اسکے اہل سے بدلتی نہیں کرتی

وصاحبها ومحلها فكيف يمكن ان يكون المهدى في مغرب الارض وآيته

پس کیونکہ ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اسکا نشان

تظهر في مشرقها فكذلك هذا انكتمت من الطالبين۔

مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم معذلك لا يخفى عليك ان بلاد العرب والشام خالية عن

پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے مدعی کے وجود

اهل هذه الادعاء ولن تسمع اثر منه في تلك الارحاء ولكنكم تعلمون اني

سے غالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں

اقول من يضع سنين بامر رب العالمين اني انا المسيح الموعود والمهدى

کہتی ہوں میں سے بامر رب العالمین کہ میں ہوں کہ میں

اور موعود اور مہدی



المسعود وانتم تكفرونني وتلعنوني وتكذبونني وجاءتكم البينات وازالت

مسود ہوں اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور مجھ کو جھوٹا کہتے ہو اور کھلی کھلی نشانیاں تمہارے پاس

الشبهات تم كنتم على التكفير مصرين - اعجبتم ان جاءكم منذمكم

پیشین اور تمہارا جو شبہات بود کئے گئے اور یہ تم کا فر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہو کیا تم نے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک شخص نے

على راس المائة في وقت تروى المصائب على الملة واشتداد العلة ولكنتم

والا صدی کے سر پر آیا اور اس وقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتیں اتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی

ننظرون من قبل كانتظار الاهلة وقد جاءكم في ايام احاطة الضلالة

اور تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظار کی گجاتی تھی اور آئندہ اس وقت تمہارے پاس آیا کہ جب

وتغير الحلات بعد ما ترك الناس الحقيقة وفارقوا الطريقة لا تنظرون او

گمراہ بنیں محیط ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اس وقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو پہنچا دیا اور طریقہ حق سے دور

كالعين الا تذكرون ما قال عالم الغيب هو اصدق القاثلين وبنشركم

ہاٹے کی بات کہ تم دیکھتے نہیں آتم انہوں نے کی طرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب کہیں اور اس نے تمہیں ایک

بامامات في كتابه المبين وقال ثلة من الاولين

آئندہ امام کی قرآن کریم میں نمبر دی ہے اور کہا کہ ایک گروہ پہلے میں سے اور ایک

وثلة من الاخيرين وكل ثلة امام فانظروا هل فيه كلام فابن تفر

گروہ پہلے میں سے ہوگا اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچو کیا اس میں کوئی کلام ہے جو تم

من امام الاخيرين -

امام الاخيرين سے کہاں پہنچتے ہو۔

## القصيدة

طوبى لكم يا جمع الخلائ

تمہیں اسے جماعت دوستان مبارک ہو

وبدا الصراط لمن له العبدان

اور جو شخص دو بندہ رکھتا ہے اس کے لئے راہ کھل گیا

بشرى لكم يا معشر الاخوان

تمہیں اسے جماعت برادران بشارت ہو

ظهرت بروق عنایت الختان

خدا اقبال کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی



التَّيْرَانِ بِهَذِهِ الْبُلْدَانِ

سبح اور پائے کو ان ملکوں میں

وَبَشَارَةً مِنْ سَيِّدِ خَيْرِ الْوَرَى

اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَلَهَا كَصَاعِقَةِ السَّمَاءِ مَابَتْ

اور انہیں صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے

الْيَوْمَ يَوْمٌ فِيهِ حَصْحَصَ صَدَقْنَا

آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہو گیا

الْيَوْمَ يَبْكِي كُلُّ أَهْلِ بَصِيرَةٍ

آج ہر ایک الہ بصیرت رو رہا ہے

وَمَصْدَقًا لِنُورِنَا نَبِيَّنَا

اور دیکھ کر ہر ایک نبی و انبیاء کی شہادت کی شہادت

الْيَوْمَ كُلُّ مَبَايِعَ ذِي فَطْنَةٍ

آج ہر ایک دانا ہیبت کرنے والا

الْيَوْمَ مِنْ عَادَارَى خُسْرَانِهِ

آج ہر ایک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا

الْيَوْمَ كُلُّ مُوَافِقِ ذِي قَرَبَةٍ

آج ہر ایک موافق ذی قربت نے

ظَهَرَتْ كَمَثَلِ الشَّمْسِ حُجَّةُ صَدَقْنَا

آفتاب کی طرح ہمارے صدق کی محبت ظاہر ہو گئی

مَاتَ الْعَدَا بَتَفَكُنْ وَتَنَدَّمَ

دشمن ضرر مندگی اور ندامت سے مر گئے

اللَّهُ الْكَرِيمُ أَبَدًا آمَنَّا

کیا ہی بزرگ خدا ہے کہ ہم نے اسے کائنات کو ظاہر کیا

خَسَفَ بِأَذْنِ اللَّهِ فِي رَمَضَانَ

بازن اللہ رمضان میں گرمین لگ گیا

ظَهَرَتْ مُطَهَّرَةٌ مِنْ الْأَدْرَانِ

ایسے پاک طور پر ظاہر ہو گئی کہ کوئی میل اس کے ساتھ نہیں

وَتَشَدَّرَ كَتَشَدَّرِ الْفَرَسَانِ

اور سواروں کی طرح ایک رعبناک گردن کشی ہے

قَدَمَاتُ كُلِّ مَكْذِبٍ فِتْنَانِ

اور ہر ایک کذب فتنہ انگیز ہو گیا

مَتَذَكَّرًا لِمُرَاحِمِ الرَّحْمَانِ

اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرتا ہے

وَمُعْظَمًا لِمَوَاهِبِ الْمَتَّانِ

اور بیشتر محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہیں

أَزْدَادُ أَيْمَانٍ عَلَى أَيْمَانِ

اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہو گیا کہ گویا نیا ایمان پایا

وَالْتَّاحِ مَقْعَدُهُ مِنَ التَّيْرَانِ

اور اس کا آگ میں ٹھکانا جونا ظاہر ہو گیا

قَدِ شَدَّ رِبْطَ جَنَانِهِ بِجَنَّةِ

اپنے دل کا ربط سیرے دل سے زیادہ کر لیا

أَوْ كَالْخَيُْولِ الصَّافِنَاتِ بِشَنَكِ

یا اپنی شان میں ان گھوڑوں کی طرح تیز رفتاری کے مقابلے پر

وَالْحَقُّ بَانَ كَصَادِرِ عَرِيَانِ

اور حق ایسا کھل گیا جیسے کہ تنگی سے نکلے

كَشَفَ الْغُطَا بِأَنَارَةِ الْبَرَهَانِ

برہان کو روشن کر کے پردہ کو کھول دیا



هل كان هذا فعل رب قادر

کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے

هذا نجوم او من الجف للذي

کیا یہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے

فارجع الى الحق الذي اخبر العباد

سو اس خدا کی طرف رجوع کر جس نے دشمنوں کو رسوا کیا

اليوم بعد مرور شهر صيا منا

آج رمضان کے گزرنے کے بعد

اليوم يوم طيب ومبارك

آج دن پاک اور مبارک ہے

من حارب المقبول حارب

میں نے مقبول سے جنگ کیا اس نے انور سے جنگ

من كان في حفظ الاله وعونه

جو شخص خدا تعالیٰ کی حفاظت اور مدد میں ہو

كيد واجمعا كلكم لاهل بيته

تم سب ملکر میری اہانت کے لئے کوشش کرو

قومو التحقيري بعزم واحد

تم میرے حقیر کو ٹکڑے ٹکڑے ایک ہی قصد ساتھ لے کر میرے

كونوا كذائب ثم صولوا بالمدري

تم بہتر سے جو باؤں پہر کار دون کے ساتھ حملہ کرو

هل يستوي اهل السعادة والشقا

کیا سعید اور بد بخت برابر ہو سکتا ہے

الوقت يدعو مصلحا ومجدا

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلاتا ہے

ام هل تراه مكائدا لانسان

یا تو اسکو انسان کا قریب سمجھتا ہے

فكرت فيه كمفترفتان

میں نے تو نے مفرقین فتنہ انگیزوں کی طرح فکر سوچا کہ تم کیا

واهان كل مكفر لكان

اور ہر ایک کا فریضہ انہوں نے لعنت کر دیا کیونکہ کفر سے

عبد لا قوام لنا عبيدان

اور لوگوں کے لئے ایک عیبجو اور ہمارے لئے دو عیب

يخزي بآيته ذوى الطغيان

اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کر رہا

فهوى شقا في هوى الخسران

سودہ بختی سے زیان کاری کی گڑھے میں گرا

من يهلكه وان سعى التقلان

اسلو کوں ہلاک کر سکنا ہو اگرچہ میں دانس کو شش کرین

ثم انظر اكرام من صافاني

پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جس پر مجھ اپنی دوستی کی

ثم انظر اعظام من والاني

پھر دیکھو کہ کیونکر مجھ عزت بخشا ہے جس پر مجھ کو پکارا

ثم انظر اقدام من ناجاني

پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا ہمراہی

افانت اعمى او اخ الشيطان

کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بہائی

فأرنا بنظر طاهر وجنان

سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو



اتظن ان الله يخلف وعده

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کرے گا

يا ايها الناس اتركوا طرق الابا

اے لوگو! سرکش کی راہوں کو چھوڑ دو

يا ايها العادون في جملاتهم

اے رستے لوگوں جو باطل باتوں میں مددگار بن گئے ہو

لا تغضبوا المولى وتوبوا واتقوا

اپنے مولیٰ کو فضاہت نہ دلاؤ اور توبہ کرنا اور تقویٰ اختیار کرو

القمريه يدكم الى نور الهدى

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے

ظہرت لكم آيات خلاق الورد

تمہارے فائدہ کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہوئے

هل هذه من قسم عمل منجم

کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے

هذا حديث من نبى مصطفى

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

جلت الفتوح وبان صدق كلامنا

فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا

افبعد ما شذ الغتابقى الابا

کیا پردہ کھلنے کے بعد ہر سرکش کی باقی رہ گئی

ما كان قط ولا يكون مثله

اس جیسے کی طرح نہ ہوا اور نہ کہیں ہوگا

شهدت بيد المولى قبل منكم فتى

خدا تعالیٰ کے اہل بیت نے گواہی دیدی پس کیا کوئی مردہ

افانت تنكر موعد الفرقان

کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

كونوا لوجه الله من اعوانى

اور غالباً میرے انصار میں سے بن جاؤ

توبوا من الافساد والطغيان

فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

وكحائف خروا على الاذقان

اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوکر یوں پر گرو

والشمس تدعوكم الى الايمان

اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلاتا ہے

في ملككم لمؤيد مسبحا في

وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کیلئے ظاہر ہو

اواية عظمى عظيم الشان

یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

كهف الانام وسيد الشجعان

پناہ خلقت کی اور سردار بہادر دروں کے

وتبثت طرق الهدى ومكاني

اور ہدایت کے رستہ اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

ويل لجترء مصرحاني

اے شخص پروا دلا ہے جو گستاخ اصرار کرے اور لاگنہ کار ہو

شهر بهذ الوصف في الازمان

اس صفت کا جیسے کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

يبدى المحبة بعد ما عاداني

جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے



واراد سببی ان یرى آیاتہ

اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشان کو ظاہر کرے

انی امری کالمیت من اذانی

جس نے مجھ کو کہہ دیا میں اس کو مرنے کی طرح دیکھتا ہوں

هذا زمان قد سمعتم ذکرہ

یہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سن چکے ہو

من فاتہ هذا الزمان فقد هوى

جس کو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا

کمن عدو یشتمون تعصبا

بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے لڑتے ہیں

وخیالہم یطفو کحوت میت

اور ان کا خیال مڑ رہا ہے کی طرح تیرتا ہے

شہدت لہم شمس السماء مثلہا

انکے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی

خرجوا من التقوی وترکوا طرقة

تقویٰ سے خارج ہو گئے اور تقویٰ کی راہ چھوڑ دی

یا مکفری اهل السعادة والہد

اے کفری لوگو جو اہل سعادت کو کا فر ٹھہراتے ہو

توبوا من الهفوات یغفر ذنبکم

اپنی لغزشوں سے توبہ کرنا تمہارا گنہ بخشے گا

قد جاء مہدیکم وظهرت ایتہ

تمہارا مہدی آگیا اور نشان ظاہر ہو گیا

عندی شہادت فہل من مومن

میرے پاس گواہان ہیں پس کوئی ایمان لائے والا ہے

ویمزق الدجال ذالہذیان

اور دجال فضول کو کوٹھڑے ٹکڑے کر دے

لا تسمعن اصواتہ اذانی

اور میرے کان اس کی آواز نہیں سنتے

من خیر خلق اللہ والقرآن

کس سے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن

واختار جہلا وادی الخذلان

اور اپنی جہالت سے وادی خذلان کو اپنے پسند کر لیا

ویرون آیاتی ونور بیانی

اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں

لا یظرون مواقع الامعان

غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے

قمر فیرتابون بعد عیان

اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہیں

بوساوس دخلت من الشیطان

بیعت ان دوسوں کے جو شیطان کی طرف سے ہیں اصل کے

اليوم أنزلتہ بدراہوان

آج تم زلت کے گہر میں اتارے گئے

واللہ برّ واسع الغفران

اور خدا تعالیٰ نیکو کار وسیع المغفرت ہے

فأسعوا بصدق القلب یفتیان

دو اسے میرے جوانوں دلی صدق سے کوشش کرو

نور یری الدانی فہل من دانی

ایک نے نور کو دیکھ لیا تو کیا دیکھتا ہے کسی کوئی نزدیک نہیں آتا



ظہرت شہادت فبعد ظهورها

گو بیان نظام جو گئیں سوائے ظہور کے بعد

هذا وان النصر من رب السما

یہ رب السماء کی طرف سے مقرر تھا

نزلت ملائكة السماء لنصرنا

ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے

دخلت بروق الدين في ارض العد

دین کی روشنی دشمنوں کے زمین میں داخل ہو گئی

افترقبون كظالمين جهالة

کیا تم ظالموں کی طرح محض اپنے جہالت سے

لستم باهل للمعارف والهدى

تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف و ہدایت میں

لا تعرفون نكات صحف الهذا

تم یہ نہ جانتے ہو کہ صحیفوں میں جو معارف ہیں انکو پہچان سکتے ہو

قد جئتكم مثل ابن مريم غربة

میں ابن مریم کی طرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں

السيف انقاسي ورحي كلتمه

میرے انقاس میرے تلوار میں اور میری کلمات میری ذریعہ ہیں

حق فلا يسمع الوري انكاره

یہی سچ ہے پس انکار میں نہیں جا سکتا

يا طالب الرحمان ذي الاحسان

اے خدا افدوا انسان کے طلب کر نیوالے

بادرالى ساخبرتك مشفقاً

میرے طرف آؤ کہ میں تمہیں شفقت کی آواز میں خبر دوں گا

ما عندكم في حضرة السلطان

اے تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کرو گے

ذی مصیبات موبق الفتان

مجھے تیرے غم نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

رعب العدا من عسکر وحقانی

شکر و دمانی سے دشمن ڈر گئے

وبدا الهدى كالدرر في المعاني

اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کی طرح ظاہر ہو گئی

رجلا حريص السفك والاعنان

ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خون و یزی کا حریص اور

قتلا عبا بالدين كالصبيان

سو بچوں کی طرح دین کے ساتھ کہلتے رہو

تتلون الفاظا بغیر معانی

اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

حق و ربی یسمع ویرانی

یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

ما جئتكم لخاص بسمان

اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

فاترك مرا العاجل والكفران

سو چھوڑ دے اور ناپاکی کی لڑائی کو چھوڑ دے

قم والها واطلبه كالظمان

شفقت کی طرح آؤ اور پیاسے کی طرح اسکو ڈھونڈو

عن ذالك الوجه الذي صبا

اس منہ سے جو مجھے اپنی طرف کھینچا



احرق قرطیس البغاوة والابا

بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلادے

اعطیت نوراً من ذکاء مہمینی

مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے

بارزت للہ المہمین غیرۃ

میں اللہ کی کیلئے غیرت کی راہ سے میدانیں نکلا ہوں

واللہ انی اول الشعب کان

اور خدا میں سب پہلے ہوں

من کان خصی کان رتی خصی

جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہو گا

انی سریت ید المہمین جافلی

میں نے خدا کا ہاتھ اپنا محسوس رکھا

من فضله انی کتبت معارفاً

میرے فضل سے ہے جو میں نے معارف لکھے

یا قوم فی رمضان ظہرت لیتۃ

اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا

فاقرء اذا ماشئت ایتۃ ربنا

پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیت کو پڑھ

ثم الحدیث حدیث ال محمد

پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

هذا کلام نبینا وحبیبنا

یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے

هذا اشد علی العدا وجموعہم

یہ بیشک دشمنوں پر بہت سخت ہے

وا رکن الی الایقان والاذعان

اور یقین کی طرف جہاں جا

لأنی روجہ البر والعمران

لہذا میں جنگوں اور آبادیوں کو مدد بخش کر دوں

ادع وعد الدین فی المیدان

میرا دشمن دین کو میدان میں بلاتا ہوں

وستعرفن اذا التقا الجمعان

اور غمگین رہیں گی جب وہ دونوں لشکر ملیں گی

قد بارز المولے لمن بارانی

خدا کے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

ومؤیدی فی سائر الاحیان

اور ہر ایک وقت میں اپنا مؤید پایا

ادخلت بحر العلم فی الکیزان

اور علم کا دریا کوزہ میں داخل کر دیا

من ربنا الرحمن والذین

خدا کے رحمان اور جبرائے دہندہ سے

خسف القمر وحقاف عن عدل

اور وہ آیت یہ ہے کہ خف القمر اور ظلم سے الگ ہوا

شرح لما یتلی من الفرقان

قرآن شریف کی آیات کے شرح میں

فاقرع الیہ واخل ذکر ادانی

پس اسی طرف سترجہ ہوا اور ادنیٰ کو گون کا ذکر چھوڑ دے

من وقع سیف قاطع وشدان

تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت



والحر بعد ثبوت امر قاطع

اور ایک آواز آدمی ثبوت نفس کے لئے

لا تعرضوا عني وكيف صدودكم

تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کہو کہ تم ایسے بچے ہو گے

ما جاءني قومي شقا وتباعدوا

میری قوم بوجہ بختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہو گئی

اني رثيت بهجر قوم فارقوا

مجھے اس قوم کی بددلی میں جو جدا ہو گئی

وسالت ربي فاستجاب لي الدعاء

اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی

ان العدا لا يفهمون معاري في

وہ میرے معارف کو نہیں سمجھتے

لا ينظرون تدبرا وتفكرا

اور تدبیر اور تفکر سے نہیں سوچتے

ان العقول على النقول شهود

قلوب نقول پر گواہ ہیں

ان النبی ملکت يد الاقلوبنا

عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دونوں کے دل میں ہیں

ان العدا يسوا اذ الشف لهدم

وہمیں غصہ ہو گئے جبکہ ہدایت کھل گئی

يا لاعني خف قهر رب قادر

اے میرے غمگین بننے والے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر

والله اني صادق لا كاذب

اور میں حقیقی اور سچا ہوں نہ کاذب

يهدى ولا يصغي الى بهتان

ہدایت دیتا ہے اور بہتان کی طرف کان نہیں دیتا

عن مرسل يهدى الى الفرقان

کنانہ کش ہوتے ہوئے فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

فتركهم مع لوعذ الهجران

پس میں نے ان کو سوزنا چھوڑ دیا

حالا كحالت مرسل كنعاني

وہ حالت کیجی جو بقدر علیہ السلام کی حالت کے مشابہ ہے

فرجعت محلوا من الاخران

پس میں غم میں سے نجات یافت ہو گیا

ويكذبون الحق كالنشوان

اور سنون کی طرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

وتابطوا الاوهام كالاورثان

اور دھوکوں کو جتوں کی طرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

تحتاج انقال الى ميزان

بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

وزري برقي الحق بالبرهان

اور حق کی روشنی ہم پر مان سوا ہی دیکھتے ہیں

فاليوم ليس لهم بذالك يدان

پس آج انھوں کے ساتھ مقابلہ کے اہل نہیں

والله اني مسلم ذو شان

اور مجھ میں ایک مسلمان کی شان ہے

شهدت سماء الله والملكوت

آسمان اور رات دن نے گواہی دی



ودعت اهلای لحب مسیئہ

حرم ہوا کہ میں نے خدا تعالیٰ کیلئے رخصت کر دیا

وتعلقت نفسی بحضرت ملیکی

اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا

لا تغفلوا وتفکروا وتدبروا

مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو

ان کنت لا تبغی الہدیٰ وتلدب

اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہو

والعن ولعن الصادقین وسبہم

اور لعنت کرتا رہ اور سچوں کو لعنت کرتا

لن تعجزوا بمکائد رب السماء

تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے

انظر کاء اشم قمرًا منصفًا

سو سوج اور چاند کو نصف ہو سکی حالت میں دیکھو

یا لاعنی خف قمر رب شاہد

اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ ہی جو گواہ ہے خوف کہ

قمر القدر وشمسہ بقضاءہ

چاند اور سوج کو گرہن لگا

للہ آیات یرہا بعدہا

ان دونوں کسوٹیوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں

ہذا من اللہ الکریم المحسن

یہ اللہ کے کریم محسن کی طرف سے ہے

من کان فی بئر الشقا متہافتا

جو شخص بئریں کے کنوؤں میں گرے والا ہو

وترکت دنیا کر لعطف عنانی

اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وتبدلت من کل شئ فانی

اور ہر ایک مال فانی سے بیزار ہو گیا

والعقل کل العقل فی الامعک

اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

فاضرتنی بجوارح ولسان

سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دیکھ بیچا

متوارث من قادم الزمان

قدیم زمانہ سے لوگوں کی ورثہ چل آئی ہے

للہ سلطان علی السلاطین

خدا تعالیٰ کا تسلط ہر ایک تسلط پر غالب ہے

ہذا ان للکذاب ینخسفان

کیا ان دونوں کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

ویریک آیات من الاحسان

اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

خسفا وانت نصول کالسران

اور تو ہی بھیڑیے کی طرح چل کر رہا ہے

ہذا ان قد جاءک کالعنوان

یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں

فاستیقظوا من رقدہ العصیان

سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

لا یتصرون بل یهلكن کالعانی

اسکود نہیں دی جاوے گی بلکہ تیری کی طرح مر جائیگا



لا تغسبوا بر الفساد حد یقظ

تم اپنے اہل کفر سے بچ کر غلام نہ بنو

لا تظلموا لا تعقدوا لا تجسرُوا

ظلم نہ کرو ستم نہ کرو دلیری نہ کرو

لا تکفروا یا قوم ناصر دینکم

اویسی قوم دین کے حامی کو کافر نہ ٹھہراؤ

قد جئتکم یا قوم من رب الوری

اے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں

ارسلت من رسلنا من قبجتکم

میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف آیا

هذا مقام الشکر ان مغیثکم

یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے غم کو دور کرنے

یا قوم قوموا طاعة لامامکم

اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبرداری کرنا شروع کرو

قد جاء يوم الله فارنوا واتقوا

خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو

لا یلکم غول دنی مفسد

تمہیں کوئی مفسد کینہ اپنی رعب سے مت روکے

قد قلت مرتجلا فجاءت هذه

میں نے یہ تصدیق جلدی سے کہا تھی اور یہ تصدیق

ما قلتها من قوتی لکنها

میں اسکو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر

یا رب بارکها بوجہ محمد

اے خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت دال

عذب الموارد مثمر الاغصان

جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پھلدار ہیں

وتباعد عن ذالك اللهم

اور اس سے دور رہو

واخشوا الملیک وساعة اللقیان

اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

بشری لتواب اذا الاقائے

اس توبہ کرنے والے کی خوشخبری ہو جب سے ملے

فاسعوا الی بستانه السراین

پس خدا تعالیٰ کے تر و تازہ باغ کی طرف دوڑو

قد خصکم بعنایت وحنان

تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

وتباعدوا من معتدل عثان

اور اس شخص سے دور رہو جو حد تجاوز کرنا والا اور لغت کرنے والا ہے

وتستروا بجلد حفا الايمان

اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کر لو

عن ربکم یا معشر الخلق ان

اے لوگو

کالدراوکسبیلک العقیق

موتی کی طرح ہے یا اس سوئی کی طرح جو کھٹالی سے نکلتی ہے

در من المولی ونظم بنانی

موتی خدا تعالیٰ سے ہیں اور میری ہڈیوں پر دھڑکتے ہیں

ریق الکرام وغبة الاعیاد

جو سب کرامتوں سے افضل اور برگزیدہ ہیں اور برگزیدہ ہیں



ثم اعلم ان الله نكت في روعنا هذا الخوف والكسوف في رمضان آياتا تخوفتان لقوم اتبعوا  
 بهرمان خدا تعالیٰ نے ہرے ولین پہنکا کہ یہ خوف اور کسوف جو رمضان میں ہوتا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں ان کو دیکھنے  
 الشیطان وآثر الظلم والطغیان وهجو الفتن واجتوا الافتنان وما كانوا منتہین فحو  
 لے ظاہر ہے جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے علم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا سو خدا تعالیٰ ان دنوں نشانوں کو متاخر کرتا ہے  
 الله بهما وكل من تبع هواه فترك الصدق ومان وعصى الله الرحمن فیتاذل الله لمن استغفر والیغفر  
 اور ہر ایک شیخ شخص کو ڈراتا ہے جو حرص ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور چھوڑا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ کچھ تاخیر کر دیتا ہے  
 لهم وری المن والاحسان ولئن ابوا فان العذاب قد حان وفيها اذاب للذین اخصموا من غیر الحق  
 ساقی چاہیں تو ان کو گناہ بخش دیا جائے اور فیصلہ اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آگیا اور آئیں ان لوگوں کو گناہ بھی  
 وما اتقوا الرب الیاتان وتهدید للذی ابی واستکبر وما ترک الحرام فاتقوا الله ولا تغشوا فی الارض  
 ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لئے ہتھکڑیاں اور جلا کر رکھ دیتا ہے  
 مفسدین۔ وما لکم لا تخافونه وقد ظهرت آية التوفيق من رب العالمین۔ وقد ثبت فی الصحیحین  
 نحو اسوئہ اور زمین پر نہ کرتے مت پر۔ اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سوڈرتے نہیں لاکہ اور انکی نشان ظاہر ہو گئے صحیح مسلم اور بخاری میں  
 عن نبی الثقلمین امام الکونین صلی اللہ علیہ وسلم فی الدارین انه قال لقیتم اهل الايمان ان

ہے کہ نبی سے اسد علیہ وسلم نے

مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا

الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان من حد ولا حیاة ولكنما آیتان من آياته یخوف  
 کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کیلئے ان کو گرہ نہیں لگتا بلکہ یہ خدا تعالیٰ  
 الله بهما عبادة فاذا ریتوها فافزعوا الی الصلوة فانظر کیف وصا سید السات خاتم  
 کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دنوں کے ساتھ ہی پیغمبر کو ڈراتا ہے جس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سونا میں شمول ہو جاؤ پس دیکھ کر کہو کہ محمد  
 النبیین۔ وفي الحدیث اشارۃ الی ان تلك الایاتین من الرحمان مخصوصتان لتوفیق عصاة  
 مسلم نے خوف کسوف کو ڈرایا اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گناہ کا دیکھو انکی کو مین اور سوت ظاہر ہوتے  
 الزمان لا یظہران الا عند کثرة المعاصی وخلو الخلق فی العصیاء وکثرت الخبیثات والخبیثین

ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں بہل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں

ولا یجل ذلک امر صلح عند رؤیتها لفعل الخیرات والمباداة الی الصالحات من الصلوات  
 اور نبی عرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہیں کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں اور نیک کام کی طرف جلدی کریں



والصلوات بأحاض الشیبات والدعاء والبكاء كالقائمتین في القائنات والرجوع إلى الله والذكر  
 جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور روزہ اور دعا کرنا اور نیت کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام  
 والتضرعات والقیام والركوع والسجودات والتوبة والاذابة والاستغفار وطلب المغفرة من الغفار والخشوع  
 اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور اذابت اور استغفار اور خشوع اور اجتهال اور انکسار اور ایسا ہی  
 والایہمال والانکسار ومثل ذلك على حسب الطاقة من الاحسان وفك الرقبة والعناقة ومساكن البیت  
 سب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غمخواری  
 والغریاء والتذلل لكل التذلل في حضرة الكبرياء رب السموات الارضین فکان السر فی  
 اور جناب الہی میں تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی سجاوڑی میں جو نماز اور خشوع اور اجتهال اور ایسا ہی  
 هذه الاعمال والخشوع والایہمال ان الشمس القمر لا تنکسفان الا عند آفة نازلة وداھية منزلة  
 ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہو تو الیٰ ہوا کی ہیست  
 وعند قرأتهم الباس انفقوا اسباب الشر الذی ہی مخفیة عن اعین الناس یعلم ما رب العالمین  
 کہ زیادہ قریب ہوا اور آسمان پر ایسی اسباب شر کے میں ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے  
 فتنضی روحہ اللہ تعالیٰ وحکمہ الذی تری اللطف الجمال ان یعلم الناس کسوف طرأ فی تدفع  
 پس خدا تعالیٰ کی رحمت اور اسکی پر لطف حکمت نقائص کرتی ہے جو کسی کسوف کی رت لگوان کو وہ طریقے سکھاتا ہے جو کون  
 من حیاتہ تزیل سبائہ فاعلمہم هذه الطرق علی لسان خیر المرسلین - ولا شک ان الحسنات  
 کے سوجات کو دور کر دیں اور اسکی بدیوں کو بھاڑیں پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریق سکھلائے اور کچھ شک نہیں کہ یہاں  
 یدھبن السیئات وتطغی نیراناد مع المستغفرین - واذا عمل عبد عملا صالحا لم یأخض لنسیئة  
 نیکو کن سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہو اور ان کو نیکو کر دینا چاہو اور عفو کی عید کوئی عید نہیں ہے  
 وکمال الطاعة وارضی بدمیہ تخمل الاذیة فیعارض هذا العمل الذی کسبه الشر الذی یعقد سبب  
 اور خدا تعالیٰ کو اس سے عفو فرمائی کر دینا پس دیکھ عمل اسکی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جو اسباب مہیا ہو گئے ہیں پس خدا تعالیٰ اس  
 فیعملہ اللہ المحضونین - وهذا من صنعة اللہ ان الدعاء یرد البلاء ولا یلتقی دعاء وبلایہ الا ان  
 حال کو اس سے بچا لیتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کی پہلی فوج  
 الدعاء یقبل ان اللہ اذا ما اخرج من شفاعة اولیٰ ابین فطوبی للذاعین -  
 جس میں میں نے ذکر کیا ان الیٰ اللہ غالب الیٰ اللہ یسیر یسیر نکلتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور الیٰ اللہ اللہ اللہ اللہ



واذا كان كسوف واحد من الشمس والقمر والاعلاء آفات الزمان وموجب اغفاع البلاء

اور جبکہ ایک گرہن ہی ایسے مآخوٹوں پر دلالت کرتا ہے تو ان کی کیا کیا حال حسین و دوزخ گرہن  
والخسران فبال زمان اجتمع فيه كسوفان فاتقوا الله يا معشر الاخوان ولا تكونوا من

جمع ہو گئے ہوں سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غافل مت ہو

الغافلین۔ لا يقال ان النیرین ینکسفان من اسباب اثبتت بالبرهان وفصلت فی

یہ کہنا یہاں ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں

الکتب بتفصیل البیان فالها والآفات تتوجه الى نوع الانسان عند كثرة الصیاء لان

درج ہیں پس انکو ان آفات سے کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی نشانی آتی ہیں

الامر الذي مثبت عند اولی العرفان هو ان الله خلق الانسان لیدخله فی المحجوبین

کیونکہ عارفوں کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسے پیدا کیا ہے کہ اسکو مجبوبات

المقبولین او المردودین للمطردین۔ وجعل تغیرات العالم دالقة على خیرة وشره ونفعه

میں یا مردودوں میں داخل کرنے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیرات عالم کے انسان کی خیر و شر اور نفع

وضرہ وجعل العالم له کمثل البشرین والندیرین۔ وکلما اراد الله من عذاب

اور ضرر پر دلالت کرنے والے پیدا کئے ہیں اور انکو کئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کی طرح بنایا ہے اور ہر ایک وہ عذاب

وتعذیب اهل الزمان فلا یمنزل الا بعد ما اذنبت ایدی الانسان واصر عليه كاصر الراحل

جو خدا تعالیٰ نے انسان کی سزا دی کیلئے مقرر کیا ہے وہ قبل اُسکے جو انسان گناہ کئے اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے

الطغیان واعتدی کالمجترین۔ وقد جعل کل شیء سبباً فی العالمین۔ وجعل کل آية

گناہ کا سبب اذیل نہیں ہوتا اور خدا تعالیٰ نے عالم میں ہر ایک شے کیلئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر ایک ڈرائیو والا

مخوفة فی الزمان تنبیهها لاهل الشقاوة والخسران وانذارا للمسرفین ومبشرة

نشان بد بختوں اور زیادتی کرنے والوں کیلئے مقرر کیا ہے اور وہ نشان ان کے لئے

للذين نزلوا بحضرة الوفاء وحلوا محل الصفاء والاصطفاء منقطعین۔ وهذه مستمرة

میشر ہے جو وفا کے آئینہ پر اثر آتے اور صفا اور اصطفاء میں منقطع ہو کر نازل ہوئے اور یہ ایک سنت

مستمرة وعادة قدیمہ تجد آثارها فی قرون خالیة من حضرة متعالیه کما لک جاء

قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پہنچا



فی کتب الاولین۔ وانکنت فی شک فالظر الاصحاح الثانی من صحیف یوشیل والتک

پہلی کتابوں میں آیا ہے اور اگر تجھے شک ہو تو دوسرا باب یوشیل نبی کی کتاب کا اور

والثلاثین من حرقیل واثق الله ولا تتبع سبیل الجرمین۔

تیس باب حرقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سزا دے اور مجھ کو سچی راہ کی پیروی مت کر۔

وحاصل الکلام ان الخسوف والكسوف آیتان مخوفتان واذا اجتماعا

اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرائیوالے نشان ہیں اور جب یہ دونوں

تہدید شدید من الرحمان واشارة الى ان العذاب قد تقرر والکد من الله لاهل

جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہو اور اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالمین کے لئے

العذاب ومعذک من خواصها انما اذا ظهر فی زمان وتجليا للبلدان فينصر الله

بہشت زدہ کیلئے اب قرآن پاک کا اور باوجود اسکے اگر خواص میں سے ایک ہی ہو کہ جب وہ روزِ ملکوتی میں ظالمین اور ستمگروں کو پکارتا ہو

اهل المظلومین۔ ويقوی للمستضعفین المغلوبین ويرحم قوماً او ذوا کفر

ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ ظالم ہیں انکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہو اور مستضعفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہو اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو کہ کفر

والعنوا من غیر حق فينزل لهم آيات من السماء وحایات من حضرة الکبرياء وحج

کئے اور کائنات میں گواہی دیتی ہے کہ حق ہے سو انکی آئندہ کیلئے آسمان سے نشان آتی ہیں اور طہارت آتی ہے اور خدا تعالیٰ شکر کرتا ہے

للمنکرین للمعادیین ومحکم بالحق وهوا حکم الحاکمین۔ ويقضی بین المتشاجرين

اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کرتا ہے اور وہ حکم الحاکمین ہے اور نزاعوں کا تصفیہ کر کے بجا دے کر منکرین

وقطع دابر المعتدین۔ فتصیهم خجالة واحجام وتندم وانهزام وكذلك یجزي

کہ ٹکٹنی کر دیتا ہے سو انکو ایک شرمندگی اور زرد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ

الکاذبین یحب الضعفاء الاتقیاء ویحب اصیل المفسدین الذین یترکون

جو کہ کھوکھلوں کو پسند دیتا ہے کمزوروں اور پختہوں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی ٹکٹنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح

وعصیا الحق ومواقفها ویقفون ما لیس لهم به علم ویقولون امنا بالقرا

اور ان کے مزق پہنچ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جبکہ انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لائے

ربنا هم بمؤمنین یصرون علی امور لا یعلمون حقیقتها وامروا بالانزام طرق التقوی

مالا نرسلین ایمان رکھتے ہیں امور پر اصرار کرتے ہیں جنکی حقیقت کی انہیں خبر نہیں اور حکم تھا کہ تقویٰ کے طریقوں کو لازم پکڑو



فترکوها وکفروا واخلوا فیہم للرمین۔ اولئک یتسوا من ایام اللہ ویشترانہا  
 سواہوں نے ان راہ کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بہائیوں کو کافر بنا دیا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دین اور انہی بشارتوں سے نااسیدہ  
 فبذروها واخلوا بعد المبعدين۔ وسیعلمون کیف یكون قال المفتین للثانیین۔  
 اور ان کو بہت دور ڈال دیا۔ پس عنقریب جان لینگے کہ قتل پر داندن اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے۔

من خواص ہذا بن الکسوفین انہما اذا اجتماعا

اور اس خوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب

فی رمضان الذی انزل اللہ فیہ القرآن۔ فیشیع اللہ بعدہا العلم

رمضان میں جس میں قرآن نازل ہوا اور خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلائے گا

الصادقة الصمیمۃ ویبطل البدعات الباطلۃ القبیحۃ ویہوی الناس الی

اور بدعات۔ باطلہ کو دور کرے گا اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان

امامہم باستعدادات شتی وتجرى من العلوم الحقۃ انہا عظمیٰ وتوجہ

تجلی دکھلائے گا نہایت ہرمانی کی تجلی ہوگی اور زمین میں اسکی مثل نہ پائی جائیگی اور لوگ اپنا امام کی طرف مختلف استعدادوں کے

المخلق من القشر الی اللب ومن البغض الی الحب ومن الجواز الی الحقیقۃ ومن

ساتھ آئیں گے اور علوم حق سے بہرہ جاری ہوگی اور لوگ جہلکے سے سز کی طرف توجہ کریں گے اور بغض سے محبت کی طرف ہرگز اور

التیہ الی الطریقۃ وینبہ الذین اخطاوا مشربہم من الحق والصواب

سچیت کی طرف آئیں گے اور آوارہ گردی سے راست کی طرف رخ کریں گے اور جنہوں نے اپنے شراب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائیں گے

ویرجع الذین سرحوا افکارہم فی مرعی التباہ ویتندم الذین ضاع من ایدہم

اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے ہاتھوں سے امام کی تعلیم ضائع ہو گئی وہ شرمندہ ہوں گے اور جنہوں نے

تعظیم الامام ویتطہر الذین تلطخوا من انواع الاثام ویہیج تلک التأثيرات

ان دینوں کا قدر نہیں کیا وہ خدا سے اٹھانے لگے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ ہوئے وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں انکس کے

فی قوی الافلاک بحکم مالک الاحیاء والاہلک فیمتلا العالم بالوحی

کے قوی میں جو شمس میں آئینگی اس مالک کے حکم سے جو زندہ کرنا اور مارتا ہے پس یہ عالم توحید اور معرفت کے

وانوار العرفان ویمخری اللہ حمایۃ الشریک والکذب والعدوان وتاتی ایام جذبات اللہ

نور سے ہر جا بگا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹ اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کریگا اور بعد گمراہی کے جذبات الہی



بعد یام الضلال وتجد کل نفس ما تلیق بها من الکمال فمن کان حریاً بمعاد  
 کے دن آئی گئے اور ہر ایک نفس اس کمال کو پہلے چاہے جس کی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف  
 التوحید یعطى له غرض طری من حقائق الکتاب المجید ومن کان مستعداً للعباد  
 کے لائق ہوگا اسکو آوازہ بتازہ حقائق قرآن شریف عطا ہونگے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا  
 یعطى له توفیق الحسنات والطاعات ویجعل الله مقام المحمد مرکز البلاد و مرجع  
 اسکو حسنات کی توفیق دی جائیگی اور خدا تعالیٰ محمد کے مقام کو مرکز بلاد کرے گا اور مرجع عباد  
 العباد ویبلغ اثره الى اقصى الارضین۔

پھر اٹھا اور زمین کے کناروں تک اسکا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الى الله المطاع

پس مسلمان کلام یہ کہ میں فسوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ عام ہے کہ خدا تعالیٰ کی طاعت  
 وحسن التکبرین و تیسر المنکسرین و الله فیہا تجلیات جمالية و جلالية فلا تعجب ان الحشر  
 کو کون کا رجوع ہوگا اور تکیب کتاب پر ذکر شدت ال اعتائے اور خدا تعالیٰ کو اس کسوف خسوف میں تجلیات ملتی اور جلالت میں  
 متألّیة فتقدّم القمر علی الشمس إشارة الى تقدّم التجلی الجمالی وانکسار الشمس إشارة  
 پس نہ کہ شمس پر تقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے اور پھر اس کے بعد سورج گرہن ہونا جلالتی تجلی کی طرف اشارہ  
 الى التجلی الجلالی فالتقوا انکم متقین و فی هذا التجلی الجلالی و الجمالی إشارة الى ان مہدی  
 ہے اور اس جلالتی اور جمالی تجلی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح آخر الزمان دونوں  
 آخر الزمان مسیح تبارک و تعالیٰ وان یوصف بكل نوع فقر و شقاء و یعطى نصیباً معتداً بین کل سعادة و یصیب  
 نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر ایک سعادت میں سے اسکو نصیب ہوگا۔

یصنع القمرین و الشمسین و الجمالین و الجلالین باذن احسن الخالقین۔

قریبوں اور شمسوں اور جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائیگا

فلا تتبہوا فی بوادی الوساوس واعلموا ان مقت الله اکبر من مقت الناس

پس تم دوسو سون کے سنگھٹوں میں آوارہ مت ہو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے  
 فلا تتبعوا خطوات الغناس و اتونی مومنین۔ وادعوا الله ان یتوب لکم فرما  
 پس تم غناس کی پیروی مت کرو اور مومن بنو گے میرے پاس آ جاؤ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں سبھ



وَبَصَرًا وَلِسَانًا وَقُلُوبًا وَأُذُنًا وَوَجَدَانًا وَيَهْدِيكُمْ وَيَجْعَلُكُمْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ - علموا

اور زبان اور دل اور کان اور دھند ان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مند بن کر دو۔ اسے

يَا مُعْتَشِرَ الْغَافِلِينَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ الدِّينَ وَقَدْ جَرَتْ سُنَّتُهُ وَاسْتَمَرَّتْ عَادَتُهُ

غافلوں کے گروہ جو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سنت اور عادت استمرار کرتی

إِنَّهُ إِذَا جَاءَ زَمَانُ الظَّلَامِ وَجَعَلَ دِينَ الْإِسْلَامِ غُرْضَ الْمَسْهَامِ وَطَالَ عَلَيْهِ السَّنَةُ الْخَاصِرُ الْعَم

ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجائے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ بن جائے اور اس پر غم خاص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں

وَاخْتَارَ النَّاسُ طَرِيقَ الْارْتِدَادِ وَافْسَدُوا فِي الْأَرْضِ غَايَةَ الْإِفْسَادِ فَتَوَحَّجُوا إِلَى الْقَبْرِ

اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کر لیں اور زمین میں فاسیت درجہ کا فساد ڈال دیں پس تہو بیت الہیہ توجہ

الْإِلَهِيَّةَ إِلَى حِفْظِهِ وَصِيَانَتِهِ وَيُعِثُّ عَبْدًا لِعَانَتِهِ فَيُجِدُ دِينَ اللَّهِ بَعْدَ وَصْدِ

نجاتی ہے کہ دین کی حفاظت کرے اور کوئی بندہ اس کی امانت کیلئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور

وَأَمَانَتِهِ وَيُجِيلُ اللَّهُ ذَلِكَ الْمَبْعُوثَ زَكِيًّا وَبِالْفَيُوضِ حَرِيًّا وَيُكْشِفُ عَيْنَهُ وَهَيِّبُ

اور امانت کے ساتھ تازہ کر دیتا ہے اور خدا اس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اس کی آنکھ کھولتا ہے اور اس کو تازہ

عِلْمًا غَضًّا طَرِيقًا وَيُجِيلُهُ لَعُلُومِ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْوَارِثِينَ - فَيَأْتِي فِي حِلِّ تَقَابُلِ حِلِّ

بتازہ علم بخشتا ہے اور نبیوں کے علموں کا اسکو وارث ٹھراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرائوں میں آتا ہے جو

فَسَادُ الزَّمَانِ وَمَا يَقُولُ أَلَا مَا عَلَّمَ لِسَانُ الرَّحْمَنِ وَتُعْطَى لَهُ فَنُونٌ مِنْ مَبْدِءِ

فساد زمانہ کے پیرائوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اسے سکھایا ہوا اور مبدیہ فیضان سے کئی

الْفَيْضَانِ عَلَى مَنْاسِبَاتِ فُسَادِ أَهْلِ الْبِلَادِ ثُمَّ لَا تَعْجَبُ مِنْ أَنَّ رُوحَانِيَّةَ الْفَقْرِ

تسم کے علم اور سکودے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ جاننے کی رُویت

تَقْبَلُ بَعْضُ أَنْوَارِ اللَّهِ فِي حَالَةِ الْإِخْسَافِ وَرُوحَانِيَّةَ الشَّمْسِ فِي وَقْتِ الْإِنْكَسَافِ

حالت اخساف میں کچھ انوار الہی قبول کر لیتی ہے ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی۔

فَإِنَّ هَذَا مِنْ أَسْرَارِ الْمُهَيْمَةِ وَعَجَائِبَاتِ رَبَّانِيَّةٍ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُرْتَابِينَ -

کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بہیدون اور عجائبات میں سے ہے پس اس میں شک مت کر۔

وَرَبَّمَا يَجْتَلِبُ فِي قَلْبِكَ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يُشِيرُ إِلَى رَمَضَانَ فَاعْلَمْ

اور بسا اوقات تیرے دل میں آئے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان

اور بسا اوقات تیرے دل میں آئے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان

اور بسا اوقات تیرے دل میں آئے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان



ان الفرقان ذکر علی الطريق الجمل المطوی وهو کاف للبصیر الزکی ولا حاجة الی  
 ذکر ان میں عمل طور پر صرف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے اور کسی تفصیل  
 تفصیل و تبیین۔

کی حاجت نہیں۔

واما اذا سئلت شیئا عن تفصیله فاعلم انک اقل من قلیله فاعلم  
 لیکن اگر تو کچھ اسکی تفصیل چاہے سو میں کمتر از کم تنجیر بتلا تا ہوں سبحان کہ خدا تعالیٰ نے  
 ان الله تبارک وتعالی استس نظام الدین من رمضان فانه انزل فیہ القرآن  
 دین کا نظام رمضان سے ہی ماخذ ہے کیونکہ اس نے اس میں قرآن نازل کیا ہے  
 فلما ثبتت خصوصية هذا الشهر المبارك بنظام الدین وفيه ليلة القدر  
 پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے میں لیلۃ القدر  
 وهو بدء لانوار الدین المتین وثبت ان العناية بالامیة قد توجهت  
 اور وہ مبدء دین کے افوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عناية الہیہ رمضان میں ہے نظام خیر کی  
 الی نظام الخیر فی رمضان واجرت فیضان فبان ان الله لا یتوجه الی  
 طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداء فیضان کا اسی مہینے سے ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ  
 اعانت النظام فی اخر ایام الظلام الا فی ذالک الشهر المبارك للاسلام وقد عرفت  
 اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا  
 ان الانکساف والانکساف توجہ جمالی و تجلی جلالی وفيه انوار لانشاء ثانیة  
 ہے کہ خسوف اور کسوف جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہ تجلی نشاء ثانیہ اور تبدلات  
 وتبدلات روحانیة و هولبنة اولی لتاسیس نظام الخیر و تعمیر المساجد و تحریب  
 روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی ایٹم ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور  
 الدیر و تغلب القوى السمائیة علی القوى الارضیة والانوار المسیحة علی الحیل الدنیة  
 درجہ کے غلبے اور اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آجائیں گی اور سچی نورد جمالی جیلون سے  
 ویرانہ خلق مساجد و اجاؤ کف خلون فی دین الله افواجاً و کاف قد لمقضا من رب العالمین  
 پڑھ جائیں گے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک نئے چرائع و تہائی کا پس وہ نوج در نوج دین الہی میں داخل ہو جائیگی۔



# القصیدہ

قد جاء يوم الله يوم اطيّب

خدا کا دن آگیا جو پاک دن ہے

سبقت يد اجبارنا سيف العدا

ہمارے مبارک ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے

وانا المير فلا تظن غيره

اور میں ہی سچ سوچو ہوں میں کوئی دوسرا خیال نہ کر

هل غادر الكفار من نوع الاذى

کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے

حلت بارض المسلمين جموعهم

مسلمانوں کی زمین میں آنکھ گروہ نازل ہوئے

اتي امرى ابداءهم وفسادهم

میں ان کے ابد اور فساد دیکھتا ہوں

عين جرت من قطر دمع عينها

آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے

من كل قنات وجبل شاهق

تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے

وعلى قنات الشاخات مصيبة

اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت

ريح المصائف قد طالت لهما

گرمی کی ہوائ نے اپنے شعلے لیے کر دیے

ما بقي من سبب ولا من رمة

کوئی بچا سبب اور کوئی بچا سبب باقی نہ رہا

بشري الذي سر شد قوم يطلب

انسانی شیعہ کو خوشخبری ہو جو کہہ رہا ہے اور اسکو دہشتناک ہے

فتري العدو والنكس كيف يترتب

پس تو دشمن ضعیف کو دیکھ گا کہ کیوں خاک میں ملایا جاتا ہے

قد جاء لك المهدى وانت تكذب

تیرے پاس مہدی نہ عود آیا اور تو کذب کرتا ہے

أم لا ترى الاسلام كيف يذوب

یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیوں کھگڑ کر گیا جاتا ہے

وخبيثهم يوذى النية ويا شيب

اور انہیں سب جو پلید ہے وہ بھی حلیم کو دکھ دیتا اور عیب نکالتا ہے

ويذوب روحى والوجود يتقلب

اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں رخ ہوتا ہے

قلب على جمر الغضا يتقلب

دل افروختہ کو یلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں راس

وشواخ نسلوا ووطيخ الجنب

اور اونچی پہاڑوں پر دشمنوں کی ڈیریں اور عریض سرحدیں کھینچ گئی

عظمى فآين الوهد منهم تهرب

پس شیب انچ حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

من سوم ماوسم ما انتخب

ایکے چلنے اور اسکی لڑ سے ہم تعجب کرتے ہیں

الا الذي هو قادم ومستب

مگر وہ خدا جو سیون کو عید اکرتا ہے



شَبَّوْا ظَنِّي الطغوى فبعد ضرامہ

اور نہ سے پڑھو کہ الگوئی کا واسطہ پڑنے کے بعد

حَرَقَ كَجَبَلٍ سَاطِعٍ اسنامہ

یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اُچی چوٹی ہے

اِنِّیْ اَسْرِیْ اَقْوَالِہِمْ کَا سِنِّیْ

میں انکی باتوں کو برہمنوں کی طرح دیکھتا ہوں

اَو کَا بِنِ عَمِ الْمَرْهَفَاتِ کَلَالَةٍ

یا وہ در کے ششستر نما دروں کے پیر سے بہانی ہیں

ظَلَعُوا اِلٰی ظَلَمٍ وَ زَیْغٍ جَنَسَنَہٗ

کنہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کی طرف مائل ہو گئے

وَارِی الدَّانِی الْغُولَ یَهْوٰی نَحْوِہُمْ

اور میں کہندہ کو دیکھتا ہوں جو انکی طرف چکناچ

اَبِلْ مِنْ الْفَاقَاتِ اَحَقَّ صَلْبِہَا

ایک اونٹ سے جو فاقوں سے اسکی کمر زہلی ہو گئی

لِیَسُو مِنْ الْاَسْرَارِ فِی شَیْءٍ هَدٰی

اسرار اور خفیہ سے انکو کچھ بھی حصہ نہیں

مَا اَمْنُوْا حَتّٰی اِذَا خَسَفَ الْقَمَرُ

اور ان نے لاشے یہاں تک کہ جانے لگے کہ ہوا

یَسُو مِنْ الرَّحْمٰنِ وَالْکَلَمِ الَّتِیْ

خدا تعالیٰ سے نوسید ہو گئے اور نیز ان کلموں سے

اَوَّلَ تَکُنْ تَدْرِیْ قُلُوْبُ عَلِیْہِمُ الْہَدٰی

کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہیں انکے دل نہیں جانے

اَوَّلَ تَکُنْ عَیْنُ الْبَصِیْرِ رَقِیْبِنَا

کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاثر نہیں رہی

هَاجَ الدَّخَانَ وَ کُلَّ طَرَفٍ یَشْتَبِکُ

دھواں اٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

فِتْنٌ تَبِیْدُ الْکَاثِنَاتِ وَ تَنْهَبُ

یہ وہ فتنے ہیں جو ہلاک کرتے جاتے اور لٹے جاتے ہیں

تَوْدِی الْقُلُوْبِ جِرْحًا وَ تَعْذِیْبُ

دلوں کو آنکھ کے زخم دیتے ہیں اور عذاب پہنچاتے ہیں

اَو کَا لِسَهَامِ الْمَصْمِیَّاتِ تَنْتَبِکُ

یا وہ اُن تیروں کی طرح جو غلطی نہیں کرتے ہلاک کرنے والے

وَالِیْ کَلَامِ یُوْذَیْنِ وَ حِیْرَابِ

اور اس کلام کی طرف میں سوئے جو کہ بتی اور غصہ لاتی ہے

وَالِیْ اَشْتَائِبِ قَوْمِہُمْ تَتَاشَبُ

اور اُن جاعثوں میں ملتا ہے۔

فَاخْتَارَ اَذِیَارَ الْقُوْتِ یَکْسِبُ

سو اس نے گر جا اختیار کیا قوت حاصل کرے

مَا اَن اَسْرِیْ مِنْ بِالْدَّقَائِقِ یَا رَبِّ

میں نہیں کوئی نہیں دیکھتا جو ہر ایک بات کو شناخت کے بغیر

عَلِمَتْ قُلُوْبُ الْمُنْکَرِیْنَ وَ اَنْبَوُا

منکروں کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کر گئے

کَا نُوَاعِلِہَا قَائِمِیْنَ وَ تَرَبَّوُا

جہیز قائم تھے اور سرزنش کئے گئے

اِنَّ الْمَہِیْمِیْنَ غِزْمِیْنَ مِنْ یَنْکَبُ

کہ خدا تعالیٰ براہ سے پھر غیوالے کو رسوا کرتا ہے

هَلْ یَسْتَوِی الْاِتْقَانِی وَ رَجُلٌ لَّوْیٌ

کیا پرہیزگار اور گنہگار دونوں برابر ہو سکتے ہیں



ظہرت علامات الخسوف بلیلة

چاند گرہن کی علامات ایک رات خوش نما ہیں

متفرق غیم السماء وزجلہ

بارل آگ آگ ہیں اور انکی جا عتین سفید ہیں

طورا یری مثل انطباء بحسنہا

بعض وقت تو یہ باروں کے ٹکڑے ٹکڑے ہون کی طرح اپنے من میں ظاہر ہوتے ہیں

قمر کظعن والسماب قرامہا

چاند مہرچ لشین عورتوں کی طرح ہے اور باروں میں گامہ

صبت علی قمر السماء مصیبة

آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی

انی اری قطر الدیہ کانت

میں سینہ اسکے پاس دیکھتا ہوں گویا کہ وہ

یا قمر زاویۃ السماء تصبرن

اے گوشہ آسمان کے چاند

البشر سیفسر الظلام بفضلہ

خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائیگی

ان المہیمن لا یضیع ضیاءہ

خدا اپنی روشنی کو دور نہیں کرتا

ہذا ظلام الساعتین وانہی

یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور میں

تلج السحاب لتبکین تالم

تو باروں میں داخل ہوتا ہے تاکہ دروں سے زود سے

ذرفت عیونک والدمع تملت

تیرے آنسو جاری ہو گئے

طلق لیدی والرواعد تصخب

ظاہر ہو گئیں اور بادل آواز کر رہے ہیں

بیض کان نجاج واد تسرب

گویا جنگل کی بیڑیاں ایک طرف چلی جاتی ہیں

آخری کارام تمیس وتہرب

اور کہیں کم عمر ہر زن کی طرح ہنس چلتے اور ہچکتے ہیں

والسریح کلتہا لیسنی لاجنب

اور ہوا اسکا باریکٹہ ہے تاکہ اجنبی کو روکا جاسکے

وکلنا بزوال نور یرعب

اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈر لیا جاتا ہے

یبکی کرجل ینہین وینحیب

اس شخص کی طرح رہتا ہے جو ٹوٹا جاوے اور نوسید کیا جائے

مثلی فیدرک التصریر الاقرب

میری مانند مہر کر پس خدا تیری مدد کرے گا

ان البلیۃ لاتدوم وتذہب

مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور چلی جاتی ہے

فلکل نور حافظ وموثر

اور ہر ایک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کر دیتا ہے

من برہۃ ارنوالدجی واعذب

ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں

والصبر خیر للمصاب واصوب

اور صبریت زود کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

من مثلك الاواب هذا العجب

اور یہ تیرے جیسے اداب سے عجیب ہے



هلا سالت محمداً عند الاذی

تو نے ذکر کے وقت کسی حجر کار کو کیوں نہ پوچھا

تبکی علی هذا القلیل من الدجی

تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے

اشنی علی رب الانا فاقه

میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں

قمر السماء مشابہ بقریحتی

آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے

نصعت مقاصد ربنا بخسوفه

آگے گریں ہو خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے

ظہرت بفضل الله فی بلداننا

خدا کے فضل سے آگے بڑے نشان

قمر مکمل طعیتہ فی طعنہا

چاند ایسا جیسے ہو وہ میں ہو نہ نشین عورت

ودق الرواحد قد تعرض حوله

بادلوں کا مہینہ اس کے گردا گرد ہے

غیم کا طباق نصر خیامہ

بادل طبق بر طبق ہو اس کی آواز آ رہی ہے

قمر بحلیتہ مشکاکہ الدم

چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے

فی جلهتیہ بدا السحاب کانه

آگے درون کناروں میں اٹھ رہا ہے گویا وہ

قد صار قمر الله مطعون الدجی

خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

ولکل امر عقدہ و محراب

اور ہر یک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور ہر ایک کی ایک جگہ

سرناجوف اللیل یا متاوب

اہم تو رات کی وسط میں پھر سحر میں رات کو ابد آئین

ابد انظیری فی السماء فاطرب

جو اس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

کطیج اسفار السری بتطرب

اُس ادب کی طرح جو رات چلتی کی مشق رکھتا ہے

فاطلب ہداه وما اخالك نطلب

تو کی ہدایت کو ڈھونڈ اور میں نہیں مید رکھتا کہ تو ڈھونڈ

ایاتہ العظمی فتوبوا وارهبوا

ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے کس طرح بڑا اور اس قدر

شاققتی جلوتہ وفیہا ترغب

اسکا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

ارزماہا فی کل حین یعجب

ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

رعد مکمل الصالحین یا ووب

اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

وجہ کغضبان یھول ویرعب

غصہ والوں کے طرح سنہ ہے جو ڈراتا ہے

کفف علی اید الیٰھی تعصب

سوئی کے نقش کے داہری میں اٹھ کر کے اتر میں جو غصہ میں

لیل منیر کافر متعجبوا

چاند فی رات اندھیری رات بنی پس تعجب کرو



انی اراہ کنوی دار خربة

میں اسکو خراب شدہ گہر کی خندق کی طرح دیکھتا ہوں

کسفت ذکاء الله بعد خسوفه

پھر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

کسفت وظهر الکدر فی جزاعها

گرہن لگا اور اسکے نام گناروں میں گرہن ظاہر ہو گیا

حتى اشدت فی الساعتین لکاف

یہاں تک کہ دو گھنٹہ میں شب تاریک سے شباب ہو گیا

وتبینت صور الظلام کانهما

اور اندھیری کی کئی صورتیں ظاہر ہوئیں گویا کہ سورج

النیران تجاوباً فی امرنا

سورج اور چاند ہمارے امر میں متفق ہو گئے

لما ریت النیرین تکسفا

جبکہ میں نے دیکھا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

فهمت من لطف الکریم عظمی

میں خداوند کریم کے لطف سوا اپنے کام میں سمجھ گیا

النیران یدشران بنصرنا

سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہیں

یا معشر الاعداء توبوا واتقوا

اے دشمنوں کے گرد ہوتوبہ کرو اور بچو

لم یبق الا مثل طلل یشجب

صرف نشان کی طرح باقی رہ گیا ہے جو غلین کرتا ہے

انی اراہا مثل دار عرہ

اور میں اسکو دیکھتا ہوں جیسا کہ گہر خراب شدہ

عفت الانارة مثل ماء ینضب

اور روشنی اس طرح دور ہو گئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جاتا ہے

صاھت نذیر انکفرن ویکذب

اُس نذیر سے مشابہ ہوا جسکو کافر ٹھہرایا گیا

القت ید فی اللیل او ہی کوکب

اپنا ہاتھ رات میں ڈال دیا یا وہ ایک ستارہ ہے

قاما کشهداء و زال الھیدب

اور گواہوں کی طرح گہر گڑھ اور شک کا بول دور ہو گیا

وانا روجھا و زال الغیھب

اور پیر دیکھا کہ ان دونوں کا سہہ روشن ہوا اور تاریکی جاتی

ان الشنا بعد الدجی مترقب

کہ اندھیری کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

غریا ونیر دیننا لا یغرب

وہ دونوں غروب ہو گئے اور ہمارے دین کا نیر غروب نہیں ہو گا

والله انی امر سئل ومقرب

اور بخبر میں بھیجا گیا ہوں اور قریب کیا گیا ہوں

ان کان زعم العلم علت کبرم

اگر تہذیب و تمدن کا سبب علم کا غم ہو

فانوا مثل قصید و تعزوا

تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور غم بکھڑو کھاؤ



هذا ما اردنا لا زلنا وها مكم وتسكتكم وافحامكم فاقطعوا

یہ وہ ہے جو ہم نے تمہارے دھوکے کے دور کرنے کیلئے اور تمہاری ممانعت کرنے کیلئے ارادہ کیا ہے

خصامكم واجتنبوا اثمكم وفكرنا على وجه الخذلان العيث واخشوا جلال

پس اپنے جھگڑوں کو ختم کرو اور گناہوں پر ہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عیث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا

الله لا قول الشيخ والحديث وايتها الشيخ ضعيف النظر تب فانك عن الحق تميل

کے جلال سے ڈرو کسی بڑے اور بڑے کے ارے شیخ کم نظر تو یہ کہ کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے

وتعال اعاج عينك وعندى الكحل والميل ويزيل الله بلبالك فيصلح ما عر

پس آکھیں تیری آنکھوں کا علاج کروں اور میرے پاس سرسہ اور سلاخی ہی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بھیراری کو دور

بالك ان كنت من الطالبين - ولا تقل اني اعلم علوم ما كذا وكذا فانا نعرفك ونعلم

کرو گیک اور تیرے دل کو درست کرو گیک بشرطیکہ تو طالب حق بیگنا اور یہ بات کہہ کہ میں فلان فلان علم جانتا ہوں کیونکہ ہم تم

من انت ولا تخفى وعهدك بك سفيها مفتي صرت فقيها لا تترك فضولك ولا

چھپتے ہیں کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہیں اور میں تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تو کسے عالم

تغادر غولك المست من المستحقين

فاسلج گیا کیا تو اپنی ضروریوں کو نہیں چھوڑے گا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہوگا کیا تو حیا کرنا والوں میں سے نہیں ہے

وقد طويت ذكرا خبار المهدى في هذا الكتاب فاني فصلته في كتب

اور میں نے مہدی کا ذکر اس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اسکو دوسری کتابوں میں

أخرى للأحباب الا انني ذكرت في هذا اية عظيمة هي اول علامة لظهوره واول اسم

مفصل طور پر لکھ دیا ہے خبردار ہو کہ میں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے ایک پہلی نشانی ہے

من الله لتأيد ما موره فان التيرين قد خسفا ورئها كل ذي عينين فنا

اور اس کے مدد کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے۔ کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر ایک آنکھوں والے انکو دیکھ لیا

مناب عدلين فتقربوا ذكرنا قول سيد الثقلين وقد حصص المصدق فلا ينكره

پس یہ دونوں دو عادل گو کہ قایم مقام ہو گئے پس قریب کرو اور شیعیان کی ناکو یا کو رد اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا بجز اس شخص

الامتيع المين فلا تقر حوايا الديكم ولا تصفقوا بديكم ولا تمشوا مزهونين مرحين

کے جو چہرہ نہاد کا پیرو ہو پس اپنی دنیا لات سے خوش مت ہو اور مالیات مت بجاؤ اور ناز میں خوش ہونے سے روکنا



متغامزن بعین یکم ولا تغردوا بملاء شد قیوم ولا ترقصوا ولا تخالفوا بین رحلیکم

اور پچھین چیر کر سرودست لگاؤ اور دست ناپو کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں رسوا کیا اور تمہارے تجاؤ

فان الله قد اخراکم واسراکم جزاء اشتطاطکم وعاد الہ فلا تخاروا لله ان کنتم

کابرہ تمہیں دیا اور تمہیں دشمن بچڑا پس خدا تعالیٰ سے لڑائی مت کرو اگر تم پر ہرگز

متقین وان کنتم تظنون ان المہدی والمسیح یخرجان بالسيف واللسان

ہو۔ اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلیں گے

ویصغون الارض بالسفک والاثخان فما نشأ هذا الوہم الا من سوء جہلاتکم

اور زمین کو خون و زریوں سے پر کر دیں گے سو یہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے

وزیع خیالاتکم وما کان اللہ ھلک اھل الارض قبل اتھام الحجۃ وتکمیل الموعظۃ

اور تمہارے کچے خیال اسکا موجب نہ ہو اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہے جو دنیا کو اتھام حجت سے پہلے ہلاک کر دیں کیا یہ غیر

اھلک عبادہ وہم کانوا غافلین غیر مطلعین۔ الا ترون المغرین من

بندہ دن کو ہلاک کر چکا کیا تم انگریزوں کی قوم کو نہیں

الاقوام الا کلیزیۃ والملل النصرانیۃ ما بلغن شیء من معارف القرآن ودقائق

دیکھتے کہ قرآن اب تک ان تک نہیں پہنچا اور دقائق فرقان

الفرقان وتالیہ انہم کالصبیان غافلون من اسرار دین الرحمان یحوز قتل الصبیان

سے بے خبر ہیں اور بچہ زادہ بچوں کی طرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بہیدون سے غافل ہیں کیا تمہاری زندگی

عندکم بدینوا انکم تترعون قوانین الدین المتین۔ ستقولون هذا جال غیا

بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اسکا جواب دو اگر تم شریعت کے قانون سے واقف ہو۔ عنقریب کہو گے کہ یہ جال بچہ کو

عقائدنا القدیمہ ویدل الاصول العظیمۃ فاعلموا ان اللہ لا ینزل آیاتہ لتاۓد الجاہل

ہمارے عقاید قدیمہ کی مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولوں کو ہلاتا ہے۔ سو تم جان لو کہ خدا تعالیٰ جہال کی تائید نہیں

ولا یؤتی من کان اھل الضلال فاعلموا انی لست بکذاب ولا اتبع طرق تباب ولکنکم کنتم قوا

نشان ظاہر نہیں کرتا اور اگر اہوں کی مدد نہیں کرتا سو میں کذاب نہیں ہوں اور نہ ہلاکت کے طریقے کی پیروی

عمین واللہ یعلم ما فی قلبی وقلوبکم وعلیم الکاذبین۔ یوخر الذین عصوا لاجل

ہوں بلکہ تم اندر بوجھو کہ جو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور تمہاری دل میں ہے اور نیزہ ہوں کو جانتا ہے

یوخر الذین عصوا لاجل



معدود فاذا تمت الحجۃ وانكشف الحجة فیتوجه رجاہ اللہ الی العادین یستہ

پس یہ محبت پوری ہو گئی اور راد اہل کیا تب اسکا عذاب انکی طرف تو نہ کرتا ہے جو حد تک جاتی ہیں

قد خلت من قبل الا ترون سواخ المرسلین۔ ثم انکم تعلمون ان الذین جعلہم

یکلیب سنت جو جو پیٹے گزرتی ہے کیا تم رسولوں کی سواخ نہیں دیکھتے پھر تم یہی جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے انکو

اللہ حاکمین فی دیارکم لا ترون منهم الا کرم الطبع ولا یؤذونکم باللذع والقرع

کہ تمہاری ولایت میں حاکم ٹھہرایا ہے تم کو بڑا نیک ذاتی کے آئے کچھ نہیں دیکھتے اور دل کہاتے اور گالیان دیتے

واذا تحکمونہم فیعدلون ویحققون ولا یعدلون ویحافظون ولا ینہبون

سے وہ تمہیں متانتے نہیں اور جب تم انکو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور تمہاری

واذا سالتہم فیعطون ولا یمنعون ولا شک انہم یحسنون ولا یظلمون ولا یمنعون

گھبائی کرتے ہیں اور مال کو نہیں لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ وہ احسان کرتے ہیں اور ظلم

من شعائر دیننا ایما یعتقد شیعہ اولیئنا نسع ولا یبطشون جبأ رین۔ فاحسنوا

نہیں کرتے اور ہمارے دین کے شعائر سے امتداد دیتے ہیں یہی مع نہیں کرتے ہیں مت لگتے ہی کی بدال گو کہ وہ عباد کے

الی الذین احسنوا الیکم واللہ یحب المحسنین۔ واشکروا للہ انہ اعطاکم حکما مک

اگر تمہارے نیک کو کچھ عباد سے اور ظالموں کی طرح حکم نہیں کرتے سو تم ان کو احسان کرو جو تم سے احسان کرتے ہیں اور خدا احسان

لا یؤذونکم فی دینکم ولا یرجونکم من اشاعتہم براہینکم ففکر اولہ تغشوا فی الاض

کرو انکو خود سے کہتا ہے اور خدا کا شکر کرو جو اس نے تمکو ایسی حکم دئی جو تمہیں تمہاری دین میں کچھ نہیں تیر اور دلائل دین کے

مفسدین۔ وانکنتم تبکون من صفریدیکم ومرقع تعلیمکم فحسب ان یغنیکم

شائع ہو کر تمہارے دین کو تیرا جو اور دین میں خراب کرتے مت پھرو اور اگر تم اسلئے روتے ہو کہ تمہاری دین خرابی میں اور تمہارا

اللہ من فضلہ ویعطیکم من منہ فتوبوا الیہ واصبحوا ذانہ ینولی الصالحین۔

جو تمہارا ہوا ہے پس توبہ کرو کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمکو خوشی کر دے اسکی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالح کو دے

قوموا لا شاعت القرآن وسیروا فی البلدان ولا تنصبوا الی الاوطان وفوالی

قرآن کے شائع کر کے لڑکھڑکے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور انگریزی راجوں

الا کمیزیۃ قلوب ینتظرون احانا نکم وجعل اللہ راحتہم فی معانائکم

میں ایسے دل میں جو تمہاری مدد کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہاری رنج میں انکی رنج میں مت کہی ہو



فلا تصمتوا صموت من رادعاً ما ودعی وقاموا الآترون بکلاء الاخوان فی ملک

پس تم اس شخص کی طرح چپ ہو جو دیکھ کر انہیں بند کر لے اور ملایا جاوے اور پھر کیا کہہ کر کیا تم ان ملکوں میں ان بہائیوں کا رد نہیں

البلدان واصوات الخلان فی تلك لعمراں اصرت کالعلیل وصار کسلکم

اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح ہو گئے اور تمہاری سستی اندرونی

کالداء الدخیل ونسیتم اخلاق الاسلام ورفق خیر الانام وصات عادتکم

بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تمہیں بھلا دیے اور تمہاری شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھٹلا دیا اور تمہاری

سہوۃ المحیا وسہوۃ الریا ویتر حکم السیر المطوح من البنات والبنین قوموا

عادت تمہاری صحت اور تغیر خوشبو ہو گئی اور تمہیں مومنوں کا خلق بھلا دیا اور لوگو

لقلیص العانین وهدایۃ الضالین ولا تکبوا علی سیفکم و سنانکم واعرفوا

قیدیوں کے چوڑا کیے لہو اور گمراہوں کی ہدایت کیلئے کلہری ہو جاؤ اور تمہارا نیزہ دن پر از دست ہو کر رست گرو اور اپنے

اسلحہ زمانہ انکم فان کمل زمان سہلح آخر و حرب فلا تجدوا قیما ہوا جلے واضہ ہو گیا

زمانہ کے ہتھیار دن اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک ایک ہتھیار اور ایک ایک

ان زمانتا ہذا یحتاج الی اسلحۃ الدلیل والحجۃ والبرہان لا الی القوس والسم

پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے تیرا وہ کان اور

والسنان قاعد والاعداء ماترون نافعا عند العقلاء ولن یسمن ان یکون

محتاج نہیں ہیں پس تم دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار تیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو غیر حجت

لکم الفتح الاباقامنا الحجۃ وازالۃ الشبہ منہ وقد حرکت الارواح لطلب صدقہ

تائیم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو اور بلاشبہ وہ حین اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے

الاسلام فادخلوا الامر ابوابہ ولا تہیوا کالمستہرام فان کمتم قصادقین وفی

حرکت میں آگئی ہیں پس تمہیں قصہ کیلئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور صلاحیت کی

الصالحات راغبین فابعثوا رجالا من زمرة العلماء لیسیروا الی البلاد کالکائنات

طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تاکہ اعطاء کجگر انگریزی ملکوں کی طرف

کالوعطاء لیتوا علی الکفر حج الشریعۃ الغراء و یبذلوا من الارض صدقہ و یفوقوا

بائین اور ان کا فروں پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں اور انہی کے لئے



لهم معا ومن الامر الذي اراد خيرا والنسب واصلاح واصوب فهو ان يتخلى لهذا

کثرے ہو جائیں اور ان کو من بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس مہم کے لئے

لهم رجل شريف عارف لسان الانكليزية يحجى في الله المولى حسن علي فانه ذو ذوق الحق

کوئی آدمی اہل زبان منتخب کیا تاکہ جس کا یہی ہے اللہ مولیٰ حسن علی کہ وہ اہل ہمت ہیں سے ہے

والله صلاح لهذا الخط ومعد لك تقى زكي وجري لا شاعة للملثة ولكن هذه للميتة لا تم الا بم

اور وہ اس اس کے لئے لائق ہے اور بارہوا اس کی تکلیف اور شامت اسلام کے لئے دلی ہے لیکن یہ عوامیہ متحمل لوگوں کی

رجال ذوى مال الذين يبدلون جهدهم لخدمت القوم ولا ينظرون الى

ہمت کے پوری نہیں ہو سکتی نیز ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں اور کسی کی ملامت کی پروا

اللائم واللوم وتعلمون ان هذا السفر يحتاج الى زاد يكتفي ورفيق يعلم العربية

نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق ہی ساتھ ہو

ويدي فاعادوا باموالكم وانفسكم انكنم تحبون الله ورسوله ولا تقعدوا مع

جو عربی زبان جو سونم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اگر تم اللہ اور رسول کے محبت ہو اور رکھتے ہو کہ

القاعدین۔ واعلموا ان الاسلام مركز وعمود للعالم الانساني لان الملك

مت بیٹھو اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کیلئے مرکز ہے کیونکہ جہاں ملک روحانی ملک

بجاء ظل للملك الروحاني وجعل الله سلامته في سلامته وكرامته في كرامته

کے لئے ہے اور خدا تعالیٰ نے جہاں ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے

ولذلك حجت سنت رب العالمين۔ وان الله اذا اراد ان يعلى قوما فيجعل

اور اس طرح سنت اللہ واقع ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ جبوقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلند کرے

هم في الدين وغيره للصراط المتين فقوموا للاعداء ولكن لا كاستفهاء بل

تو انکو دین میں عالی ہمت اور سامت غیرت کرو تینا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفان کی طرح بلکہ

كالعلاء والحكماء ولا تخفروا ظمأ ولا خطر في بالكم هو ابل اطيعوا الله واشمعو

عقل و دین اور حکمت کی طرح اور ظلم کا مرتبہ مت اختیار کرو اور چاہو کہ تمہارے دل میں اسکا خیال ہو تو اور بلکہ خدا تعالیٰ

هداه والله يحب الظاهرين۔ فالرجاء من حميتكم الاسلامية وغيركم الدينية

کی فرمائش دے کر اور اس کی ہدایت کو قبول کرو اور خدا تعالیٰ یا کوئی کہ وہ مت کہتا ہے میں تمہاری حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے



ان اعدوا الاسباب كالعاقدين كالجاهدين والنجوانين ولا شك ان تفهيم  
 كقولهم من كبر عن اسباب تذكروا ما يكون من قبولون كيطرح او كجبره شكسین کہ گمراہوں کا سمجھنا عالموں  
 الضالین اخافین واجب علی العلماء العارفين فقوموا لله واشيعوا هذا ولا  
 پر فرض ہے پس خدا تعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسکی ہدایت کو پہلنا اور اسپر  
 توملوا علیہا جزاء من سواہ وارسلوا فی ثلاث الدیار وبلاد اهل الانکار رجالین  
 کسی اور کے بدلہ کی امید مت رکھو اور ان دلائیوں میں دو یا خبر آدمی بھیجو اور اگر  
 عارفين وان كنت تشاورونی وتسئلونی فقد قلت وبینت لکم اسم رجل  
 مجھ سے مشورہ طلب کرو سو میں ایسے آدمی کا نام بیان کر چکا ہوں جسکا میں فضل  
 رشتہ فضلہ و علمہ و متانتہ و حلیہ برای العین نعم انہ یحتاج الی رفیق اخر و رفیق  
 اور علم اور متانت اور علم دیکھا ہے مان وہ ایک یا دو ایسے رفیقوں کا محتاج ہے  
 من الذین کانوا فی لسان العرب ماہرین و فی علم القان متبحرین فاعینوا فی هذا  
 جو لسان عرب میں ماہر اور علم قرآن میں بہت دازحد رکھتا ہو سوائے مسلمانوں اسکو اس بات  
 یا معشر المسلمین - فان فعلتم و ما قلتم علمتم فبقی لکم ما اثر الخیر الی اخر  
 میں دو دو پس اگر تم نے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا تو آخر زمانہ تک نیک یادگار  
 الزمان و تبعثون مع احبباء الرحمان و تحشرون فی عباد اللہ المجاہدین  
 تمہاری باقی رہیگی اور تم مقبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے سو جو آخری دیکھاؤ خدا تعالیٰ تمہارے  
 فاسمحوارحمکم و قوموا لله قانتین اقول لکم مثلاً فاستمعوا لہ کالمنصفین - کل  
 رحم کرے اور فرمان بردار بنکر اللہ کے ہونے میں ایک مثال کہتا ہوں منصفوں کی اسکو سنو۔ ہر ایک  
 رجل یرضی ان یبذل کلما یملک لینبو مثلاً من مرض احتباس الضراط فالدلایر  
 انسان اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کر کے مثلاً جیسے بچہ کی مرض سے خلاصی پاؤ اور جانتا ہے  
 لا عانة الدین والصراط الیس عندہ قد لا الصراط کقدما الصراط فتفکروا کالمستعینین  
 کہ کسی طرح ہوا خارج ہو جاوے پھر اسپر کیا پیر وہ پڑا ہے کہ دین کی اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر رضی نہیں تو کیا دین اسکو  
 ثم اعانة الدین من اعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح مع جمیل الذکر  
 خود کیلئے بدبودار ہو چکی برائے نہیں جو اندر سے نکلتی ہے تو اسکی طرح سوچو پیر دین کی مدد کرنا ایک اہماری ذریعہ صلاح و فلاح



طیب التشاء واللوق بالاولیاء لیس من البران یتکفر بعضکم بعضاً ویتعدی  
 کذی العدولک ویتک اعدا غیل اللف الجوان ولکر البر جاهد فی سبیل اللہ یشاہدنا سطلو  
 الزمان فاطلبوا عملاً مبروراً عند الله انکم تم تطلبون مرضات الرحمن  
 وخذوا سیر الصالحین -

نیکوں کی سیر میں اختیار کریں

یا معشر الکخوان قد ضعف دیننا الذی ما یسبقة النیران وکثر المفا  
 فی الزمان وهذا امر لا یختلف به اثنان ولا تنطق بما یخالفه شفتان وثرون  
 ان القوم قد وقعوا فی ایتاب غول الضلال ویدت الوجوه علی اقبح المسال  
 وقد ضعفنا فی کلیاتنا وخریاتنا فالعیاذ بالله من شر المال ولیس لنا وسیلة  
 لرفع هذه الغوائل والوبال من غیر رفع کف الایتهال فقد جاء وقت بذل الهمة  
 وصرف المحیة والخیرة کالرجال وان لم تسمعوا فعلیکم ذنب الغافلین -

اللاترون الی شیوننا المتزلة وایامنا المدبرة ومصائبنا اللاحقة ما نزلت هذه  
 البلاء الا لعفلفت و تغافلنا فی ملتنا وعسی ان یرحم الله ان کنتم تائبین  
 الی اللہ



ومن ذهب الى البلاد الانكليزية خالصا لله فهو احد من الاصفياء وان تدركه

اور جرح من دغط کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصہ جائے گا پس وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر  
الوفات فهو من الشهداء عفا حمة الملتوي اهل الغيرة والحمية وانصر الشريعة

انکو موت آجائیگی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ سوائے عامیان ملت اور اسے صاحبانِ غیرت اور حمت

المحمدية اعرفوا الزمان فان الحين قد حان وهذا هو الزمان الذي كنتم تاملونه

اور اسے مددگار ان شریعت زمانہ کو پہچان لو کیونکہ وقت آگیا اور یہ وہی زمانہ ہے جسکو آئیے تم امیدوار تھو اور یہ

وهذا هو الاوان الذي ما زلتم ترجونه وهذا هو المهدى الذي تنتظرونه

وہی وقت ہے جسکی امید میں ہمیشہ سے تھیں اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے

ان القمر والشمس يخسفان والليل والنهار يشهدان فمهل انتم تاوتون

دیکھو چاند اور سورج کو گرہن ہوگیا پس اب یہی آؤ گے یا نہیں۔

يا معشر الاخوان او تولون مدبرين - ها انتم وجدتم ما كنتم تفرقون ثم فبادروا

خبردار تم نے وہ زمانہ پالیا جو کھویا تھا۔ سو

الى الفصل الذي نزل اليكم والمجد الذي بعث لديكم فلا تشكوا ولا تارتابوا وقوموا

اس فصل کی طرف دوڑو جو تم پر اترا اور اس مجد کی طرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک و شبہ مت کرو اور اُن

بهم نزول بها الجبال وتهدركم الرياح ولا تحقروا ايام الله فيعمل بكم غضبه ويوجه

ہمتوں کے ساتھ اُنھوں سے پہاڑ دور ہو جاتے ہیں اور ہوائیں تم پر ہلکتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے دنوں کی تحیر مت کرو اور

اليكم لهيبه فالتقوا مقت الله ولا تسكنوا محترئين -

اگر ایسا کیا تو تم پر غضب نازل ہوگا سو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرو اور دلیری مت بولو۔

واني سمعت ان بعض الجهاد وطائفة من السفهاء يقولون ان

اور میں نے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ

المحسوف والكسوف في رمضان وان كنا نجد مؤيد الفرقان ومع ذلك يوجد

چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوگیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا سہارا بناتے ہیں اور اخبار

في الاخبار ويتلى في الآتار ولكننا سمعنا عظميين وعالمين بآه ما وقع في اول الزمان

اور آئندہ میں یہی پیشگوئی موجود ہے مگر تم کو یہ تسلی نہیں کہ کبھی یہ زمانہ میں یہ واقعہ نہیں ہوا



وما ثبت عن ابنه عند اهل الادیان فكيف نكون مستيقنین۔

اور اسکی غرضت الی ادیان کے نزدیک ثابت نہیں ہیں ہم کیونکر یقین کریں

اما الجواب فاعلموا ایہا الجہلاء والسفہاء ان هذا حدیث من خاتم

مگر جواب یہ ہے کہ اسے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی

النبیین وخیر المرسلین وقد کتب فی الدار قطنی الذی مر علی تالیفہ ازید بن

کی طرف جو ہے جو غیر المرسلین ہے اور یہ حدیث دارقطنی میں لکھی ہے جسکی تالیف پر ہزار برس سو یاد

الف سنة فاسئلوا الذکرین فانکم من الذکرین فاخرجوا لنا کتابا او جريدة یوجد فیہ

گذشتہ برس پانچ سو اور اگر نہیں شکے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جس میں تمہارا دعوے

دعواکم بیدرہان مبین واتوا بقائل یقول انی رثیت کمثل هذا الکسوف

صاف دلیل کے ساتھ آیا جاوے اور کوئی ایسا قائل پیش کرو کہ اس قسم کا کسوف اور

والکسوف قبل هذا انکم صادقین۔ ولن تستطیعوا ولن تقدروا علی

کسوف آئے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو اور تمہیں ہرگز قدرت نہیں ہوگی کہ اسکی

ذالک فلا تتبعوا الکاذبین المرء تعلم ان علماء السلف کانوا منتظرین لهذه الایة

تغیر پیش کر سکو پس تم جو ٹون کی پیروی مت کرو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے

وراقی هذه الحجة قرناً بعد قرن وجبلہ بعد جبلہ فلو وجدوها فی قرن کانوا

اور اس جہت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اسکو کسی قرن

اول الذکرین فی کتبہم وما کانوا امتنا ساین۔ فانہم کانوا یعظمون هذا الخبر

پتے تو ضرور اسکا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے کیونکہ وہ اس خبر مانور کی تعظیم کرتے تھے

الماثور وعیضون فی قبۃ الایام والشہور ویبظرونہ کالمغربین۔ وکانوا یحتملون

اور ان کے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اسکی انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے

الی رویۃ هذه الایۃ ویحسبون روثیہا من اعظم السعادة فارثوها مع مساک

کی تہذیب و رکھتے تھے پس انہوں نے انہو زمانوں میں اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھنے

کثیرۃ وانظار متتابعۃ اثیرۃ ولورثوها الذکر وہا عند ذکر هذه الاخبار وتدوین

تو ضرور اس کا ذکر کرتے۔



ہذا الآثار وانت تعلم ان تألیفاتہم سلسلۃ متتابعۃ لا یغادر قرناً من القرون

اور تمہیں معلوم ہے کہ انکی کتابیں سلسلہ متتابعہ ہیں جتنی پہلی آتی ہیں

الی زماننا الموجود المقرون ومع ذلك تجد فیہا اثر من ذکر وقوع هذه الایۃ

مگر انہیں ان نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا

افانت تظن انهم ما ذکر وہا من حجب الغفلة وان كنت تزعم كذلك فهذا جہتان

تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تو نے

عیین و کیف تظن هذا وانت تعلم انهم كانوا حریصین علی

بھتان بلکہ اور کس طرح تو ظن کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حساس تھے

جمع حوادث الزمان ومجہشتین بتدوین ما لحقہا النیران فمن زعم انه

اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے انکے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں میں شخص نے یہ ظن کیا

وقع فی وقت من الاوقات فقد تبع المفتریات واثر علی قول رسول اللہ صلی

کہ یہ خوف کوف پیچھے ہی واقع ہو گیا ہے اسے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم اسرا جیف الکاذبین وها انا اقول علی شریک الاشہاد لجمع

وسلم کی بات پر چھوٹھوں کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو میں گواہوں کے رد پر دیکھتا ہوں

اهل البلاد انه من انکر هذه الایۃ من ذوی شنان فلیس عنده من برہان

کہ جو شخص اس نشان کا انکار کرے تو اسکے پاس کوئی دلیل نہیں

ولا یتکلم الا من ظلم وعدوان فان عندنا شہادۃ کل زمان الکتب موجودۃ

اور ہمیں ظلم سے بات کرتا ہے اور ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابیں موجود ہیں

والمعاذیر مردودۃ وقد کتبنا هذا لایقاظ النائمین -

اور جو عذر کوئی کہیں ہر روز اور یہ رسالہ جتنے سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے لکھا ہے

ایہا الناس اقبوا ولا تقبلوا ان الایۃ قد ظہرت والمجت

اے لوگو تم قبول کرو یا نہ کرو بیشک نشان ظاہر ہو گیا اور مجت

قد تمت وان تستطیعوا ان تخرجوا لنا نظیرا اخر لهذا الخسوف والمکسوف

پوری ہو گئی اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس خسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو



فلا تعرضوا عن آية الله الرحيم الشرف وهذا آخر كلامنا في هذا الباب

ہیں خدا تعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ چارویں اس باب میں آخری کلام ہے

ونشكر الله على تاليف هذا الكتاب نصلي على رسوله خاتم النبيين وآخر

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

دعوانا ان الحمد لله رب العالمين +

اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین -

## القصيدة

رثينا نورنبأ لك في الظلام

ہم نے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا

وتشفى الغافلين من السقام

اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

قد اخصفا لتنوير الانام

پہ تحقیق دو لون کو گرہن لگ گیا، خلقت منور

شری کی محن ایتام الصيام

اور دو فون رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے

وبعد مرور مئة الف عام

تیرہ سو برس گزرنے کے بعد آئی

ولا يبقى شكوك ذوالخصام

اور ہرگز نہ والوں کے شکوک کو اتنی نہیں رکھتا

ويضرب بالصوارم والسهم

اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

سوال التسويل زومل الحرامي

سوال کے جوچہ زور سے چور کی باتیں آراستہ کرتے

قد تلك النفس ياخير الانام

تیرے پر جان قربان جو اسے بہتر مخلوقات

رثينا ايق تسقى وترؤي

ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پاتا ہو اور سیراب کرتا ہے

رثينا التارين كما اشرفنا

ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تو نے اشارہ کیا تھا

بحمد الله قد اخصفا وكانا

شکر خدا تعالیٰ کا کہ دو لون کو گرہن لگ گیا

اذا ان النصر بعد ثلث مائة

بہین خدا تعالیٰ کی مدد

بدا امر يعين الصادقينا

وہ امر ظاہر ہوا جو صادق فون کی مدد کرتا ہے

بدا بطل عمار ب كل خصم

وہ دلیر ظاہر ہوا ہر ایک دشمن کو لڑائی کرتا ہے

فليس لمنكر عند صحيح

پس منکر کا کوئی صیح حذر نہیں ہے







وصالوا کالافاعی اودیاب

ایسا نہیں کی طرح انہوں نے مل کر کیا اور پھر دیکھو

لقد کذبوا واخلأقے میرا

انہوں نے جھوٹ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھ رہا ہے

فلا والله لست ککافرینا

پس یہ بات نہیں اور سچا میں کافر نہیں

واصبأنی الشبی بحسن وجه

اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وذكر المصطفى روح لقلبی

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

وخصمی یجلعن من غیر حق

اور میرا دشمن بے شرمی سے نافرمانی کر رہا ہے

سیبکی حین یضوکننا القدر

سو وہ آسمان روئے گا میں ان خدا تعالیٰ میں ہنسائیگا

یختبنی عدوی من ورائی

میرے پیچھے سے دشمن مجھے نوید کرتا ہے

وانی سوف یدرکنی الہ

اور میری خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا

امت تکذب بن آیات ربی

کیا تو خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہو

وان الله للمصدق حامی

اور خدا راست بازی کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرتا ہے

وللشیطان صارواکالغلام

اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فدبت نفسی نبیذا المقام

میری جان اس نبی پر قرآن پر جو صاحب مقام محمود ہے

اری قلبی له کالمستہام

میں اپنے دل کو اپنے لئے سراپا سمجھتا ہوں

وصار لمجھتی مثل الطعام

اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہو

ویامن مکر رب ذی انتقام

اور خدا تعالیٰ کے مکر سے جو ذرا انتقام ہے اپنی تینوں میں

وقلنا الحق من غیر احتشام

اور مجھے بغیر کسی سے شرم کر کے سچی بات کہی ہے

یُبشر ذوالعجائب من قدری

اور میرے آگے سے میرا رب مجھ کو خوشی دے رہا ہے

علیم قادر کہفی مرایے

اور وہ دانہ قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

اعنت تعادین سبیل السلام

کیا تو اسلام کے راہوں کا دشمن ہے

لنا من ربنا نور عظیم

ہمارے لئے ہمارے رب کی طرف سے بڑا عظیم نور

نور الکاہل ہر نور الحسام

ہم مجھ کو دکھائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہے



## الاستهلال

## لتبكي النصاري وتسكت كل من يارا

قالت النصاري ان لنا نصائباً تاماً ونصيباً عاماً من العربية وقد تحقت بنا من  
المسلمين جماعة سبقون في العلوم الادبية وجم غفير من اهل الفنون الاسلامية  
وقالوا ان القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح وكنا على عيوبه مطلقين - والفوا كتبنا  
واشاعوا في البلاد ليضلوا الناس ويكثر افساد الارتداد وقالوا اننا نحن كنا من فحول  
علماء الاسلام وافاضل الكرام العظام وفكرنا في القرآن ونظرنا الى الكلام فارجونا  
بلاغته وفصاحته على مرتبة المحسن التام وملاححة النظام كما هو مشهور عند العوام  
بل وجدناه مملوفاً من غسلاط كثيرة والفاظ ركيكة وحشيتة وليس في دعواهم صادقين  
وكذلك حقروا كتاب الله المبين وكانوا في سبهم وطعنهم معتدين - فالهمني  
ربي لا تم حجة الله عليهم واري الخلق جهل الفاسقين -

فألفت هذه الرسالة وجعلتها حصتين حصّة في ردكلماتهم وحصّة

في آية الكسوفين - وأقسم بالذي انزل الفرقان واكمل القرآن لقد كان كلام جهلاء  
وما مسوا العلم والعرفان ومن قال اني عالم فقد ان - فمن ادعى منهم ان له دخل



في العربية ويد طول في العلوم الادبية فأحسن الطرق لاثبات براعته وتحقيق  
صناعته ووزن بضاعته ان يتصدى ذلك المدعى لتأليف مثل ذلك الكتاب وإنشاء  
نظير هذا العجائب بالترام الارقيال والاقتضاب والى امهل النصارى من يوم  
الطبع الى شهرين كاملين - فليباد من كان من ذوي العلم والعينين وقد لمهت  
من بني انهم كلهم كاللغة ولن يا توامثل هذا وانهم كانوا في دعاويهم كاذبين  
فهل منهم من يبارز رسالة وعجلي في هجماء البلاغة عن بسالة وكذب الهامى يا  
انعامي ويتعاضى اللعنة ويعين القوم والملة ويحجب طعن الطاعنين - وايتي  
فرضت لهم خمسة آلاف من الدراهم المروجة بعهدهم وكذا من الحلف بكل  
حال من الضيق والسعة بشرط ان يا توامثلها فرادى فرادى ارباعاً كمر عادله  
وان لم يفعلوا ان يفعلوا فاعلم انهم جاهلون كذابون وفاستقو خبايون اذا ما غلبوا خلبوا  
لا يعلمون شيئاً من علوم هذه الملة ومعارف تلك الشريعة يوفون المسلمين من غير حق ولا يراعون مهر والعلمين

مال للعد مالوا الى الاهواء	مالوا الى امورهم وعلاء
عادوا الهماً واسع الآلاء	مولى ودوداً حاسم اللاواء
ملك العلى ومظهر الاسماء	اهل السباح واهل كل عطاء

اللقم  
ميرزا غلام احمد القاديانى عفى عنه  
١٨ مئى سنة ١٢٩٣ هـ



## الحاشية المتعلقة بصفحة ٤٠٠

اعلم ان الخالفين اعتراضات وشبهات في هذا المقام وكلها دالة على قلة التدبر وشدة الخما  
لالتسام واعظم الاعتراضات المخرج والقبح في الروايات واما الجواب فاعلم ان مسلم جرح البخاريين وقبح  
القادحين وهو غير ثابت عند المحققين قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا  
ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على افهام نادمين - فالاية تدل على ان شهادة الفاسقين لا تقبل الا  
بعد تحقيق يجعل الحق كالمطمئن - فاذا انقصر هذا فنقول بان من الاحكام القرانية والتأكيدات  
الفرقانية ان يحسن الظن في مومن ونقول ان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من هذه الروايات الا بعد  
تحقيق يكفي للاثبات والاكليف يمكن ان يروى الدارقطني من فاسق كذاب عمدا ويجعل نفسه  
من الفاسقين - فلا شك انه بنى امره على الخبر والسير فتفكر بالانصاف والصبر ولا تكن من  
الراغبين - وكيف يجترء قلب مومن ان يدخل مثله في اهل الفسق والعدم ان يحترق على سب  
اهل الصلاح والايمان ويحسبه من الخائنين المفسدين - فالامر الحق الذي لا بد من قبوله  
والنور الذي يرحل الشك من حوله ان الدارقطني ما وجد في الروايات شيئا يعزى الى الهذات  
ورى شهرة الحديث بالعينين فتاب العيان مناب العدلين -

واما اذا فرضنا ان الدارقطني روى روايات هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير  
تحقيق كالمفتزين المحدثين فهذا امر يجعله اول المتلطفين بالسيات وشيبت انه كان خارجا من  
دائرة الصلاح والتقاة بل كان شرا مكانا من الروايات فانه اخذ رواية رجل كان زائغا كذا اباو  
داوى الموضوعات وكان يضع للروافض وكان دجاو الكذب ما نهوا مع المفتريات وكان من المشهورين  
المعرفين المطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس من الغرر - فاطنك تحسب الدارقطني رجلا  
فاستقار خارجا من الديانة والدين -

ثم اعلم ان القرآن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين بل يقول ان جاءكم  
فاسق بنبأ فتبينوا يعني اقبلوا شهادتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين -  
فمن حسن الظن لمن يقر بان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من الروايات الا بعد ما حقق الامر وراههم



كالنكاح في سائر من المصنفين وتوجد في القاري بصره المطبوعين بربع المذهب والقواعد الستة والستون  
 طرق أخرى من النكاح فليست كلها الخ بجه نعيم بن حماد و أبو الحسن المزيري في الجزئيات روايتاً  
 عن علي بن عبد الله بن عباس فتفكر كذا في الدرايات وأخرج مثله الحافظ أبو بكر بن أحمد  
 بن الحسن وكذا لك عن كثير من مرة الحضرمي والبيهقي والقران مضمين على كلها بالبيانات  
 المحكمات فمن يتكره الامن تسمى قلبه وهو في هوة التصببات وما لم يظلم التحقيق وما عاك  
 في نكحة الادراكات وما استخرج خبايا النكاح وما يتم الحق كما المسترشدين - وشهر في الحديث  
 مع كثرة طرقه ذلك على انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذا لك فم كمن لم وتعلم - ولا  
 فاي حاجة للجاءت الى ارتضاع كاس الاغيار التي تكن بكاف حيث خير الرسل لهداية الابرار  
 فلم جبروا الا ما كانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل وقيليل  
 الشياطين - ولا يفعل هكذا الا الذي سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك هلكا لا رجاليين -  
 واما الذي اعطى حظ من الايمان ورتق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف يستحق من الله  
 ولا يضيع غير الرضى في منعم وحى الله ولا قول الانسان في مقام قول الرحمان كالمحررين وعبد كثير من الرسل في آثار الرسل  
 الرسل خير المكشآت وما قال الراويون انهم القائلون وى اقوالهم اقول امثالهم من اهل  
 الصلاح والنكاح بل ذكر وهما يقيين تام وتظيم والكرام لا ينبغي لقول احد من الصالحاء الا  
 لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين -

فهذا دليل البرهان اعظم على انهم ما ذكر احد شيئا من قسم المرسل  
 الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول الله خاتم النبيين - وان سبب  
 الارمال شهر في الخبر الى حد الكمال وكلما هو مشهور ومتعارف ومذكور في الرجال فلا  
 يحتاج الى الرفع والاتصال دائما المحتاج الى الرفع آثار من الاحاد يترول طينة التعريف والاحاد  
 ونظام الراويين - وكان من الاخيار المشهورة المسئلة لانشك فيها ولا يفسرهما من الحرية  
 بل غسبها يقينا من السنة للطهارة والشعار الاسلامية ولا ثبت انها من الاحاديث  
 المرفوعة للتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين -  
 ثم اعلم ان الاحاديث التي شققت على الامور الغيبية والاخبار



المستقبلة ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكلها الراجحة بل المعيار الحقيقي  
 الكامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات متصوفة وامر من عروة معجزة ولا يبقى فرق  
 عند المتدبرين - ومن الغنى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجمل الناس بطرق  
 التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثار اظنية ويتبع اخباراً ضعيف شكية ولا يهتدى الى الطرق  
 المهتدين - وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه  
 بالمشاهدة كالانباء المستقبل اذ بان صدقها بالمعاني وثبتت في احوال الخلق - وهم يقررون حديث  
 خبر البرية ان الخبر ليس كالمعاني ويعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايد المنقول بالمعاني  
 وقال تنبيهاً للمعرض المائن ليس الخبر كالمعاني فرغب السامعين في ان يقدموا شهادة المعاني  
 ومن ادعاهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة واورقاتها  
 المقدره ليس بمعجز من الله خالق السموات والارضين - وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس فثبت الله الرحا فكيف لا تنكشف آخر الزمان  
 ياخذن رب العالمين - ولا يعلمون ان هذا القول ليس بعجيز بل هو من نوع كذب صريح ومن  
 كلمات المفترين -

وذكر ابن تيمية ان هذا القول عن الواقدى فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدى  
 ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعاً وقول القائل ان الشمس  
 كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال في عشرين - ثم مع ذلك قد شهد الاستفزا  
 الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان القمر لا ينكشف الا في ايام كمال  
 النور والشمس لا تنكشف الا في اواخر ايام الشهر ولا تبديل لسنة رب العالمين -  
 وكذلك ظهر بناء الحنوف والكسوف على هذه السنة القديمة والمادة  
 المستمرة الظاهرة فاي ضرورة اشتدت لك غرر المعنى الصحيح المعروف واي مصيبة  
 نزلت لك تبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التي اراها الله ظهراً فلا تكن جوا  
 بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الثابت للوجود والمعاين المشهود وقد بسطنا كلامنا  
 دعوة للطالبين واثبت الامر من الكتاب السنة واقوال الائمة وسلف الامة فهل



من رجل يتق الله ويحيا بسبل الصالحين -

ومن ادعاهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد صلى الله عليه وسلم بل هو قول الامام الباقر ولا يخبر فيه اسم سيد الورى واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا غيره ان يتكلم بكلامه من شأن النبيين - وما قال الامام الباقر رضي الله عنه انه قولي وما عزا الى نفسه فهذا هو الدليل القطعي على انه قول خير المرسلين والدليل عليه انه من عادات السلف انهم اذا انطقوا في الدين يقولون وما نسبوا القول المنطوق الى انفسهم ولا الى غيرهم من المؤمنين - وما يحتجوا فيه كالمستدلين بل انطقوا كالمتقدمين فيقولون من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكرونه من ملاحا اشار الى شهرته التي تفنى من الاضطرار الى تفتيش اسناده فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجت عما ذكر هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من المهترئين -

ومن اعظم ادعاهم الذي نشأ من اتباع الظن والهلل وما من شدي الصدق مصداق النبوي بل يتضاهي من الطوائف انهم يقولون ان الهدى كانت علاما قريبة من الدائمين فلا تقبل ذلك تصدق ذلك ابدا لا بعد ان تراكمها برأي العين واما قبل ظهورها فلا تفنك الا مغتربا وناحت المين ومن الكاذبين وميمات ان تراجمك مقتنا وتعلق بك تفننا الا بعد ان يتحقق الاثار كلها فيك ولو تنقيل قبلها ما عجز من ذلك بل غشك من المفسدين - اما الجواب فاعلم ان هذه كلها ادعاهم كالسر لا يختلج بها اولئك الملائكة واستعملوا بين العدل وقام العلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق وكذبوا كلام الصادق والعلو الحق كالرجال الفتان واغروا في الاقتنان وجاءوا بتلبيس مابين - والحق الذي يلج كذا عويير القلق بضياء فان الاثار المشتملة على الانباء المستقبلية ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها البينات ومنها كتمشاهات فالخبر الذي حتمت افارظهم وتبينت لمعات نوره وبان صدقه وحقيقته ونكشفت سلكه وطريقته وعرفه عقول الاكياس وشهد عليه شهداء القياس عظم الله له سيما حسنة من حلية الصداقة وقد فتشت وحققت على حسب الطائفتين ما يعني كثر طغيا وكلامه من حزيل استبان الحق ولمع الصدق وجمع كل ما يشق العليل في روى الغليل في راه حزب من المعانين - فهذا الخبر قد دخل في سلسلة البينات ولا ينطرق صنف اليه ولو خالفه الخ من الروايات وروايات الثقات فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبرهنة



لا تزيف بالنظريات مثلاً ان كنت تعلم انك حي وبقيد الحيات فكيف تصدق من انك بكثرة  
 الشهادات فكذلك اذا حصل مرويات فلا يقال ان رايه كان كاذباً فكذلك ما ان واذا بلغت  
 الانباء الى مرتبة البينات فلا تحتاج صدقها الى تحقيق تقوى الروايات بل هذه حيل وضعت لا خيال  
 ما خوخة من الاحاد ولو كانت متواترة ما كانت محتاجة الى هذا العاد وصدق البينات بين  
 كالشمس في نصف النهار ولا يكذبها الا من كان جاهلاً او من الاشرار واما الاخيار التي ما بلغت  
 الى هذه المرتبة فهي لا تنطفئ نور البينات المشهورة البديهة ولو كانت مائة الف في العدة فانها  
 ليست عينة الانوار بل في حجب استتار ولو فرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الروايات فلا نزول  
 منها للحقائق الثابتة كالمشايير بل نزلها ونحتاج حينئذ الى التاويلات فان الاحاد من الاحياء  
 ما بلغت الى حد التواتر عند اولى الابصار فصدقها اعتبارية لا حقيقة كالامر المحيرة فانا  
 لا نعرفها الا باعتبار اداة ظننا انهم من اهل التقوى والضبط والحفظ للمعرفة ونسب هذه القادة  
 الى عقيقات مبنية على المعاشنة كسبة اليتيم الى الرضخ عند اهل التحقيق والخبرة والذي  
 فتح الله عليه ابواب الحقائق من وسائل حقيقة كاشفة للغطاء ومن الهامات صحيحة تصريحية  
 منزهة عن ذهن الخفاء فوجب علمي ان لا يتوجه الى ما يخالفه ولا يؤثر الظن على اليقين وانتم  
 يا متبعي الظنون قد نسيت الحق عمداً وتخبرتم الظننيات متعمدين ونسيتم الذي يعلم رشداً وقد  
 قال ان الظن لا يغني من الحق شيئاً والقول الثابت بوسائل حقيقة لا اعتبارية يشابه تحكيمات  
 الفرقان والامر الذي لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القرآن فالذي في  
 قلوبهم مرض يتبعون المتشابهات ويتكلمون بالحكمات البينات من لم يبلغ كلامه الى يقين تام  
 ملو من اوارفها هو الاكسار من الدنيا فان جعل المتشابهات تابعة للبيانات فاذا وجدنا ازا واقع  
 من الواقعات قد تبين وانوار صدق مظهر فعلياً ان ثول كلما يخالفه من الروايات ونحوه  
 تحتها بحسن النيات ومن لم يقدر بهذه القاعدة فلم تنزل نفسه في غي حتى تملكه غيه يري الجهالات  
 والعامل المتدبر ينظر في كيفية تحقق الاخبار في صور كثيرة الاثار فاذا رى خبراً من الاخبار المستقبل  
 والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالاموال البديعية المحسوسة فلا يبالى ان تارة ما ثبتت لهذه الخبرات  
 ولو كانت رواياتها كلام ثقاتنا ومن الزمر المسلمة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامر الثابتة وحسبه



كالاتمة الردية ولا يترى الاحتمالات الضعيفة بالامور السقيمة القوية الواضحة ويعلم الخبير  
 ليس كالمعينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلة فان الامر الذي ثبت بالدلائل القاطعة  
 كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المقصود كالمعاني عند المحققين - انيت قول خاتم النبيين كنت  
 من المجانين - والذين يجوزون تقديم الآثار الضعيفة على الاخبار الثابتة المشهورة اجبني كيف ساع لهم  
 ذلك بعد انكشف الخطأ من وجه الحقيقة وكيف قنعوا على الظنون بعد ما جاء الحق وقطعت انوار اليقين  
 هذا وقد امرنا النظر على آثارهم واسمنا في اخبارهم فما وجدنا في ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفي روايات  
 لهم في كثير من التناقضات وانواع الفساد فهدنا القانون الذي ذكرته والمعيار الذي قررته خير  
 ومباني للذين يريدون تنقيح الامور والتقصي من الزور والمخذور وهو انفع والطيب اعين المحققين  
 وقول فصل للمتنازعين فعليك ان تحقق امرا من الامور حتى يظهر كالبينات ولا يبقى فيه راي من المتشاكها  
 فاذا ثبتت في محضر ما بقي فيه ظلام الخفاء وظهور كظهور الضياء فاجعله قسما وبعبارة للمتشاكها التي  
 ما انكشفت كالبينات فان انتظم بينهما الوفاق والا فالطلاق والتبزي والانطلاق وعليك ان تؤمن  
 بالبيئات المحكمات على وجه البصيرة مع الاتباع والاقداء وترد علم حقيقة المتشاكها الناشئة عن الحضرة الكبرياء  
 مع ايمانك الجمل بنبأ هذا هو طريق الاتقاء وسيرة الاتقياء وهذا هو القانون العاصم من الخطأ  
 او الخي من بلية تشاجر الامراء واذا رايتا نبأ الكسوف والخسوف بعناية هذا القانون فوجدنا ذلك البناء ثابتا ولا  
 كالدركون ككلامنا من دابة لا توافقه ولا تطابق بل وجدناها كمطوية ابية القياد او كما رايت كثيرة الشرا  
 فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات ومما فات كالمصالحين واما قولك ان الحد  
 يدل على نحو القربى اول الليلة فهذا جهل وحمق ونسب على غير ما فعل هذا العيلة يا مسكين انظر في كتاب المسح  
 لسان العرب الذي لم يولد مثله عند اهل الادب قال لهلال غرة القمر حين يهل الناس في غرة  
 الشهر وقيل يسمى هلالا لليلتين من الشهر ثم لا يسمى به الى ان يعود في الشهر الثاني وقيل يسمى به ثلث ليل  
 ثم يسمى قمر او قيل بهما حتى يخرج قيل يسمى هلالا الى ان يهرق وهو سواد الليل هذا لا يكون الا في الليلة الثانية  
 قال ابو اسحاق والذي عندي وما عليا كالثران يسمى هلالا ابن ليلتين فانه في الثالثة يتقرب من ضوئه  
 فانظر يا ذى العيدين انكنت من الطالبين -



والان نرسم لك جدولاً وزيك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سمى القمر في ليلة اولى من الشهر قمر بل سمى به هلالاً فان  
 تذكره فخرج لنا خلافاً لك والافاقيل ما ثبت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت من المؤمنين - (ز)

١٤	١٣	١٢	١١	١٠	٩	٨	٧	٦	٥	٤	٣	٢	١
صحیح البخاری	صحیح مسلم	صحیح البخاری	صحیح مسلم	صحیح البخاری	صحیح مسلم	صحیح البخاری	صحیح مسلم	صحیح البخاری	صحیح مسلم	صحیح البخاری	صحیح مسلم	صحیح البخاری	صحیح مسلم
٢٥٥	٣٣٤	٢٥٦	٣٣٥	٣٣٦	٣٣٧	٣٣٨	٣٣٩	٣٤٠	٣٤١	٣٤٢	٣٤٣	٣٤٤	٣٤٥
كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال	كتاب الصوم باب في الهلال
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤
قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ	قال في غنم ربيع الهلال رمضان الخ
١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣	٢٤	٢٥	٢٦	٢٧	٢٨
٢٩	٣٠	٣١	٣٢	٣٣	٣٤	٣٥	٣٦	٣٧	٣٨	٣٩	٤٠	٤١	٤٢
٤٣	٤٤	٤٥	٤٦	٤٧	٤٨	٤٩	٥٠	٥١	٥٢	٥٣	٥٤	٥٥	٥٦
٥٨	٥٩	٦٠	٦١	٦٢	٦٣	٦٤	٦٥	٦٦	٦٧	٦٨	٦٩	٧٠	٧١
٧٣	٧٤	٧٥	٧٦	٧٧	٧٨	٧٩	٨٠	٨١	٨٢	٨٣	٨٤	٨٥	٨٦
٨٨	٨٩	٩٠	٩١	٩٢	٩٣	٩٤	٩٥	٩٦	٩٧	٩٨	٩٩	١٠٠	١٠١
١٠٣	١٠٤	١٠٥	١٠٦	١٠٧	١٠٨	١٠٩	١١٠	١١١	١١٢	١١٣	١١٤	١١٥	١١٦
١١٨	١١٩	١٢٠	١٢١	١٢٢	١٢٣	١٢٤	١٢٥	١٢٦	١٢٧	١٢٨	١٢٩	١٣٠	١٣١
١٣٣	١٣٤	١٣٥	١٣٦	١٣٧	١٣٨	١٣٩	١٤٠	١٤١	١٤٢	١٤٣	١٤٤	١٤٥	١٤٦
١٤٨	١٤٩	١٥٠	١٥١	١٥٢	١٥٣	١٥٤	١٥٥	١٥٦	١٥٧	١٥٨	١٥٩	١٦٠	١٦١
١٦٣	١٦٤	١٦٥	١٦٦	١٦٧	١٦٨	١٦٩	١٧٠	١٧١	١٧٢	١٧٣	١٧٤	١٧٥	١٧٦
١٧٨	١٧٩	١٨٠	١٨١	١٨٢	١٨٣	١٨٤	١٨٥	١٨٦	١٨٧	١٨٨	١٨٩	١٩٠	١٩١
١٩٣	١٩٤	١٩٥	١٩٦	١٩٧	١٩٨	١٩٩	٢٠٠	٢٠١	٢٠٢	٢٠٣	٢٠٤	٢٠٥	٢٠٦
٢٠٩	٢١٠	٢١١	٢١٢	٢١٣	٢١٤	٢١٥	٢١٦	٢١٧	٢١٨	٢١٩	٢٢٠	٢٢١	٢٢٢
٢٢٥	٢٢٦	٢٢٧	٢٢٨	٢٢٩	٢٣٠	٢٣١	٢٣٢	٢٣٣	٢٣٤	٢٣٥	٢٣٦	٢٣٧	٢٣٨
٢٤١	٢٤٢	٢٤٣	٢٤٤	٢٤٥	٢٤٦	٢٤٧	٢٤٨	٢٤٩	٢٥٠	٢٥١	٢٥٢	٢٥٣	٢٥٤
٢٥٨	٢٥٩	٢٦٠	٢٦١	٢٦٢	٢٦٣	٢٦٤	٢٦٥	٢٦٦	٢٦٧	٢٦٨	٢٦٩	٢٧٠	٢٧١
٢٧٣	٢٧٤	٢٧٥	٢٧٦	٢٧٧	٢٧٨	٢٧٩	٢٨٠	٢٨١	٢٨٢	٢٨٣	٢٨٤	٢٨٥	٢٨٦
٢٨٩	٢٩٠	٢٩١	٢٩٢	٢٩٣	٢٩٤	٢٩٥	٢٩٦	٢٩٧	٢٩٨	٢٩٩	٣٠٠	٣٠١	٣٠٢
٣٠٥	٣٠٦	٣٠٧	٣٠٨	٣٠٩	٣١٠	٣١١	٣١٢	٣١٣	٣١٤	٣١٥	٣١٦	٣١٧	٣١٨
٣٢١	٣٢٢	٣٢٣	٣٢٤	٣٢٥	٣٢٦	٣٢٧	٣٢٨	٣٢٩	٣٣٠	٣٣١	٣٣٢	٣٣٣	٣٣٤
٣٣٧	٣٣٨	٣٣٩	٣٤٠	٣٤١	٣٤٢	٣٤٣	٣٤٤	٣٤٥	٣٤٦	٣٤٧	٣٤٨	٣٤٩	٣٥٠
٣٥٣	٣٥٤	٣٥٥	٣٥٦	٣٥٧	٣٥٨	٣٥٩	٣٦٠	٣٦١	٣٦٢	٣٦٣	٣٦٤	٣٦٥	٣٦٦
٣٦٩	٣٧٠	٣٧١	٣٧٢	٣٧٣	٣٧٤	٣٧٥	٣٧٦	٣٧٧	٣٧٨	٣٧٩	٣٨٠	٣٨١	٣٨٢
٣٨٥	٣٨٦	٣٨٧	٣٨٨	٣٨٩	٣٩٠	٣٩١	٣٩٢	٣٩٣	٣٩٤	٣٩٥	٣٩٦	٣٩٧	٣٩٨
٤٠١	٤٠٢	٤٠٣	٤٠٤	٤٠٥	٤٠٦	٤٠٧	٤٠٨	٤٠٩	٤١٠	٤١١	٤١٢	٤١٣	٤١٤
٤١٧	٤١٨	٤١٩	٤٢٠	٤٢١	٤٢٢	٤٢٣	٤٢٤	٤٢٥	٤٢٦	٤٢٧	٤٢٨	٤٢٩	٤٣٠
٤٣٣	٤٣٤	٤٣٥	٤٣٦	٤٣٧	٤٣٨	٤٣٩	٤٤٠	٤٤١	٤٤٢	٤٤٣	٤٤٤	٤٤٥	٤٤٦
٤٤٩	٤٥٠	٤٥١	٤٥٢	٤٥٣	٤٥٤	٤٥٥	٤٥٦	٤٥٧	٤٥٨	٤٥٩	٤٦٠	٤٦١	٤٦٢
٤٦٥	٤٦٦	٤٦٧	٤٦٨	٤٦٩	٤٧٠	٤٧١	٤٧٢	٤٧٣	٤٧٤	٤٧٥	٤٧٦	٤٧٧	٤٧٨
٤٨١	٤٨٢	٤٨٣	٤٨٤	٤٨٥	٤٨٦	٤٨٧	٤٨٨	٤٨٩	٤٩٠	٤٩١	٤٩٢	٤٩٣	٤٩٤
٤٩٧	٤٩٨	٤٩٩	٥٠٠	٥٠١	٥٠٢	٥٠٣	٥٠٤	٥٠٥	٥٠٦	٥٠٧	٥٠٨	٥٠٩	٥١٠
٥١٣	٥١٤	٥١٥	٥١٦	٥١٧	٥١٨	٥١٩	٥٢٠	٥٢١	٥٢٢	٥٢٣	٥٢٤	٥٢٥	٥٢٦
٥٢٩	٥٣٠	٥٣١	٥٣٢	٥٣٣	٥٣٤	٥٣٥	٥٣٦	٥٣٧	٥٣٨	٥٣٩	٥٤٠	٥٤١	٥٤٢
٥٤٥	٥٤٦	٥٤٧	٥٤٨	٥٤٩	٥٥٠	٥٥١	٥٥٢	٥٥٣	٥٥٤	٥٥٥	٥٥٦	٥٥٧	٥٥٨
٥٦١	٥٦٢	٥٦٣	٥٦٤	٥٦٥	٥٦٦	٥٦٧	٥٦٨	٥٦٩	٥٧٠	٥٧١	٥٧٢	٥٧٣	٥٧٤
٥٧٧	٥٧٨	٥٧٩	٥٨٠	٥٨١	٥٨٢	٥٨٣	٥٨٤	٥٨٥	٥٨٦	٥٨٧	٥٨٨	٥٨٩	٥٩٠
٥٩٣	٥٩٤	٥٩٥	٥٩٦	٥٩٧	٥٩٨	٥٩٩	٦٠٠	٦٠١	٦٠٢	٦٠٣	٦٠٤	٦٠٥	٦٠٦
٦٠٩	٦١٠	٦١١	٦١٢	٦١٣	٦١٤	٦١٥	٦١٦	٦١٧	٦١٨	٦١٩	٦٢٠	٦٢١	٦٢٢
٦٢٥	٦٢٦	٦٢٧	٦٢٨	٦٢٩	٦٣٠	٦٣١	٦٣٢	٦٣٣	٦٣٤	٦٣٥	٦٣٦	٦٣٧	٦٣٨
٦٤١	٦٤٢	٦٤٣	٦٤٤	٦٤٥	٦٤٦	٦٤٧	٦٤٨	٦٤٩	٦٥٠	٦٥١	٦٥٢	٦٥٣	٦٥٤
٦٥٧	٦٥٨	٦٥٩	٦٦٠	٦٦١	٦٦٢	٦٦٣	٦٦٤	٦٦٥	٦٦٦	٦٦٧	٦٦٨	٦٦٩	٦٧٠
٦٧٣	٦٧٤	٦٧٥	٦٧٦	٦٧٧	٦٧٨	٦٧٩	٦٨٠	٦٨١	٦٨٢	٦٨٣	٦٨٤	٦٨٥	٦٨٦
٦٨٩	٦٩٠	٦٩١	٦٩٢	٦٩٣	٦٩٤	٦٩٥	٦٩٦	٦٩٧	٦٩٨	٦٩٩	٧٠٠	٧٠١	٧٠٢
٧٠٥	٧٠٦	٧٠٧	٧٠٨	٧٠٩	٧١٠	٧١١	٧١٢	٧١٣	٧١٤	٧١٥	٧١٦	٧١٧	٧١٨
٧٢١	٧٢٢	٧٢٣	٧٢٤	٧٢٥	٧٢٦	٧٢٧	٧٢٨	٧٢٩	٧٣٠	٧٣١	٧٣٢	٧٣٣	٧٣٤
٧٣٧	٧٣٨	٧٣٩	٧٤٠	٧٤١	٧٤٢	٧٤٣	٧٤٤	٧٤٥	٧٤٦	٧٤٧	٧٤٨	٧٤٩	٧٥٠
٧٥٣	٧٥٤	٧٥٥	٧٥٦	٧٥٧	٧٥٨	٧٥٩	٧٦٠	٧٦١	٧٦٢	٧٦٣	٧٦٤	٧٦٥	٧٦٦
٧٦٩	٧٧٠	٧٧١	٧٧٢	٧٧٣	٧٧٤	٧٧٥	٧٧٦	٧٧٧	٧٧٨	٧٧٩	٧٨٠	٧٨١	٧٨٢
٧٨٥	٧٨٦	٧٨٧	٧٨٨	٧٨٩	٧٩٠	٧٩١	٧٩٢	٧٩٣	٧٩٤	٧٩٥	٧٩٦	٧٩٧	٧٩٨
٨٠١	٨٠٢	٨٠٣	٨٠٤	٨٠٥	٨٠٦	٨٠٧	٨٠٨	٨٠٩	٨١٠	٨١١	٨١٢	٨١٣	٨١٤
٨١٧	٨١٨	٨١٩	٨٢٠	٨٢١	٨٢٢	٨٢٣	٨٢٤	٨٢٥	٨٢٦	٨٢٧	٨٢٨	٨٢٩	٨٣٠
٨٣٣	٨٣٤	٨٣٥	٨٣٦	٨٣٧	٨٣٨	٨٣٩	٨٤٠	٨٤١	٨٤٢	٨٤٣	٨٤٤	٨٤٥	٨٤٦
٨٤٩	٨٥٠	٨٥١	٨٥٢	٨٥٣	٨٥٤	٨٥٥	٨٥٦	٨٥٧	٨٥٨	٨٥٩	٨٦٠	٨٦١	٨٦٢
٨٦٥	٨٦٦	٨٦٧	٨٦٨	٨٦٩	٨٧٠	٨٧١	٨٧٢	٨٧٣	٨٧٤	٨٧٥	٨٧٦	٨٧٧	٨٧٨
٨٨١	٨٨٢	٨٨٣	٨٨٤	٨٨٥	٨٨٦	٨٨٧	٨٨٨	٨٨٩	٨٩٠	٨٩١	٨٩٢	٨٩٣	٨٩٤
٨٩٧	٨٩٨	٨٩٩	٩٠٠	٩٠١	٩٠٢	٩٠٣	٩٠٤	٩٠٥	٩٠٦	٩٠٧	٩٠٨	٩٠٩	٩١٠
٩١٣	٩١٤	٩١٥	٩١٦	٩١٧	٩١٨	٩١٩	٩٢٠	٩٢١	٩٢٢	٩٢٣	٩٢٤	٩٢٥	٩٢٦
٩٢٩	٩٣٠	٩٣١	٩٣٢	٩٣٣	٩٣٤	٩٣٥	٩٣٦	٩٣٧	٩٣٨	٩٣٩	٩٤٠	٩٤١	٩٤٢
٩٤٥	٩٤٦	٩٤٧	٩٤٨	٩٤٩	٩٥٠	٩٥١	٩٥٢	٩٥٣	٩٥٤	٩٥٥	٩٥٦	٩٥٧	٩٥٨
٩٦١	٩٦٢	٩٦٣	٩٦٤	٩٦٥	٩٦٦	٩٦٧	٩٦٨	٩٦٩	٩٧٠	٩٧١	٩٧٢	٩٧٣	٩٧٤
٩٧٧	٩٧٨	٩٧٩	٩٨٠	٩٨١	٩٨٢	٩٨٣	٩٨٤	٩٨٥	٩٨٦	٩٨٧	٩٨٨	٩٨٩	٩٩٠
٩٩٣	٩٩٤	٩٩٥	٩٩٦	٩٩٧	٩٩٨	٩٩٩	١٠٠٠	١٠٠١	١٠٠٢	١٠٠٣	١٠٠٤	١٠٠٥	١٠٠٦
١٠٠٩	١٠١٠	١٠١١	١٠١٢	١٠١٣	١٠١٤	١٠١٥	١٠١٦	١٠١٧	١٠١٨	١٠١٩	١٠٢٠	١٠٢١	١٠٢٢
١٠٢٥	١٠٢٦	١٠٢٧	١٠٢٨	١٠٢٩	١٠٣٠	١٠٣١	١٠٣٢	١٠٣٣	١٠٣٤	١٠٣٥	١٠٣٦	١٠٣٧	١٠٣٨
١٠٤١	١٠٤٢	١٠٤٣	١٠٤٤	١٠٤٥	١٠٤٦	١٠٤٧	١٠٤٨	١٠٤٩	١٠٥٠	١٠٥١	١٠٥٢	١٠٥٣	١٠٥٤
١٠٥٧	١٠٥٨	١٠٥٩	١٠٦٠	١٠٦١	١٠٦٢	١٠٦٣	١٠٦٤	١٠٦٥	١٠٦٦	١٠٦٧	١٠٦٨	١٠٦٩	١٠٧٠
١٠٧٣	١٠٧٤	١٠٧٥	١٠٧٦	١٠٧٧	١٠٧٨	١٠٧٩	١٠٨٠	١٠٨١	١٠٨٢	١٠٨٣	١٠٨٤	١٠٨٥	١٠٨٦
١٠٨٩	١٠٩٠	١٠٩١	١٠٩٢	١٠٩٣	١٠٩٤	١٠٩٥	١٠٩٦	١٠٩٧	١٠٩٨	١٠٩٩	١١٠٠	١١٠١	١١٠٢
١١٠٥	١١٠٦	١١٠٧	١١٠٨	١١٠٩	١١١٠	١١١١	١١١٢	١١١٣	١١١٤	١١١٥	١١١٦	١١١٧	١١١٨
١١٢١	١١٢٢	١١٢٣	١١٢٤	١١٢٥	١١٢٦	١١٢٧	١١٢						



الرقم	الكتاب	في أي مقام	المطبع	حصة من مائة الأحاديث
١٣	كتاب الصلاة	في الصلاة	الطبع	انهم رادوا الهلال -
١٤	"	"	"	فشهدوا انهم رادوا الهلال بالامس -
١٥	"	"	"	ان رجلا شهد اعتدالي بن اسطوخار على رية هلال رمضان
١٦	"	"	"	قال الشافعي فان لم ير العامة هلال رمضان -
١٧	"	"	"	قال الشافعي من رأى هلال رمضان فليجبهه ومن رأى هلال شوال
١٨	"	"	"	قال مالك في الذي يرى الهلال رمضان -
١٩	"	"	"	ومن رأى هلال شوال -
٢٠	"	"	"	قد راينا الهلال -
٢١	"	"	"	قال اهلنا هلال ذي الحجة -
٢٢	"	"	"	راينا الهلال فقال بعضهم هو ثلاث قال بعضهم ليلتين
٢٣	"	"	"	اننا راينا الهلال -
٢٤	"	"	"	قال اهلنا هلال رمضان -
٢٥	"	"	"	واستعمل على رمضان انا بالشام فرأيت الهلال
٢٦	"	"	"	ذكر الهلال حتى رآتم الهلال
٢٧	"	"	"	وجلان شهدان عند النبي صلى الله عليه وسلم انما أهله بالامس
٢٨	"	"	"	اصح رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثين يوما فرأى هلال شوال
٢٩	"	"	"	قال رأى هلال شوال
٣٠	"	"	"	حتى تروا الهلال
٣١	"	"	"	سالت الزهري عن هلال شوال
٣٢	كتاب الصلاة	في الصلاة	الطبع	احصوا هلال شعبان لرمضان
٣٣	كتاب الصلاة	في الصلاة	الطبع	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقصروا حتى تروا الهلال
٣٤	"	"	"	قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان
٣٥	"	"	"	ان رأيت الهلال يعني هلال رمضان
٣٦	"	"	"	قال تراى الناس الهلال
٣٧	"	"	"	تراينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال
٣٨	"	"	"	بعض القوم هو ابن ليلتين -
٣٩	"	"	"	اهلنا رمضان -



# الكلام الكلام

في تنبيه المكفرين المجترئين أتمام الحجّة المبررة للمؤمنين

أهلنا هذا الكتاب بآية بكم من اجترار على اولياء الرحمن وغفل عن من سب أهل القرآن  
وقد الفت حقيقته بفضل الله المذنبان فيما كرامتان احبوا يعلم شيئا الا ما علمه الهام القدير المختار  
وان الله يريد قوما بلغوا في الاخلاص مقام ما لم يبلغه احد من أهل الزمان ويعطى لهم ما لم يعط  
احد من نوع الانسان ويجعل بركة في افعالهم واقوالهم ونور في انظارهم واقوالهم ويرى الخلق  
انهم كافوا من المؤمنين المقبولين - وكذلك حجت ستمت واستمرت عادته انه يكرم المتقين و  
يهين الفاسقين ولا يضيع عبادة المخلصين واذا اعطاهم امر الا ظمرا كراماتهم واعلاهم  
مقاماتهم فالتخالفون لا يقدر من ان يا توابعه ولو افنوا اعمالهم في الانكار واهلكوا انفسهم في  
الانظار وما كان لعبد ان يبارز الله وعبادة المنصورين فان العلم لا يؤخذ عن الحدائث لا ساري  
علما حصل من رب الكائنات وهل يستوي البصير والذى كان من العيون - وهل يستوي الذين  
يتمتعون ببركات السماء والذين هم أهل الارضين كل اهل يجعل الله له وليا له فراقنا ونزيرهم علما  
وعرفانا ويعينهم في طرقهم كل ما رجة منه وحنانا ويطلب كيد المفسدين واذا اراد الله ان يخزي  
عبد من العباد فيجعله من اعداء اوليائه ومن اهل العناد فينتكلم فيه ويؤذيه وتخرج كلمات  
الشر من فيه وربما يهله فيه لقلة فهمه وكثرة وهه وعجزه عن ادراك السر وما يبه بعلمه  
فاذا فهم الحقيقة وما اختار الطريقة فيسقط من عين رعايت الرحمن وينزع الله منه نور الايمان  
ويلحقه بالخاسرين وهذا النوع من انواع كرامات الاولياء فان الله يخزي كرامتهم كل اهل الدعا  
والرياء فالذين يرمون بالكفر والزندقية ويحبسون من الكثرة الفجرة كالشيخ البطالري  
ذي الفقه والبطالة وكل من افنى بكفره ونسبته الى الفسق والصلالة وما حمل كتمان على الصالح



الحسنة فيها أنا ادعهم كلهم كدعوتي للنصارى لهذه المقابلة وانا دعوهم لهذه المناظرة كانوا  
 من الصادقين وعلمت من بقي انهم من المغلوبين - ووالله اني لست من العلماء ولا من اهل الفضل  
 والرفاء وكذا القول من انواع حسن البيان او من تفسير القرآن فهو من الله الرحمان وكذا اخطأت  
 فيه فهو حق وكذا هو حق فهو من ربي وان بقي امراني من كاس العرفان ومعد لك ما ابرم نفسي  
 من التهور بالنسيان وان الله لا يتركك على خطأ طرفه عين ويعصمني من كل ميين ويحفظني  
 من سبل الشياطين - فيا اهل الاموال والرياء انكم تحبون الفسك من اهل العلم  
 والفضل والرفاء من الصالحين والاولياء والانتفاء من الذين يسمع دعائهم كالحياة فاقوا  
 بمثل ذلك الكتاب في جميع الاموال وادري على قدر ركن في حفرة الكبرياء وان لم تفعلوا ولن  
 تفعلوا يا معشر السفهاء فناديوا مع اهل الحق والنور والضياء ولا تستدواكل الاعتداء وما هذا الا  
 صليعة لرب القوي لا فعل الغرابة الضعفاء وان الكرامات تظهر في وقت توهم الاعتداء وان عبدا  
 يتصور من عند الله تعالى من اهل الجفاء واذا بلغ الظلم قايمة قيدكم وبالسوء فتوبوا من المعاصي  
 والشرائع فبادروا الى الصدقات والصلوات وان تحرمتم كل الحرام في قبول الكرامة فاقبلوها  
 قيل الندوة واقواس اسرار الغري والملازمة كشال القمامة فطوبى لكم ان يجهتم كالتائبين المستد  
 وهذا نعمت الله عليكم ونعم الله عليكم ان يجهتم كالتائبين المستد  
 قبلنا قبل المدلة وذاك سبيل المبرزين وآخر دعوانا  
 ان الحمد لله رب العالمين

الراق

المفتقر الى الله الصمد غلام احمد عاقله الله وايدي

دكان هذا مكتوب في ذي القعدة سنة ١٣١١ هـ من

هجرة بني العهد ومقبول الاحد

صلواته عليه وسلم من الانزل الى الابد



# تذکرہ مولوی شاہ محمد غفر الدین صاحب کمالہ قادری رئیس ارکات محلہ چندی

میں حضرت مولانا مولوی شاہ محمد غفر الدین صاحب کمالہ قادری رئیس ارکات محلہ چندی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباع عقل و اصحاب بصیرت پر ظاہر ہو۔ کہ اس امر کے خیر خواہ مولوی محمد حسین صاحب نے مولانا مولوی کے  
جو سبب نامہ فی حدیث کی کلام کے نہایت بد حالی میں ہیں۔ ایک کتاب موسومہ برہم پراکرم جہانگیر  
کمالہ سنگی اور نہایت شکم و لال کے ساتھ خبر پر فرما کر چھوٹی ہے جو مولوی صاحب ممدوح سے قلمبند  
اس پر سے مل سکتی ہے (لوگ مولوی سٹیشن شمع رنگون ملک برہما) اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے  
کہ بامقصد معنی الفاظ عربی سے نماز اور انہیں ہولاق۔ ترجمہ قرآن کا نسخہ آن ہو۔ جو شخص عربی زبان  
نہ سمجھتا ہو اور سکواتی مادی زبان میں نماز گزارنا ضرر ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کی غیر اسکے نماز درست نہیں  
ہوتی۔ ان امور کو ایسی غرض اسلوبی سے دلائل قویہ کے ساتھ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ جسکی مطالعہ سہری  
عقل کمال غبت ہو اور اسکی جانب رجوع کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بے شبہ وہ کتاب رہبر اسلام  
ہو۔ اور اسکا مضمون آمدی اور وہ نہیں کتاب رہبر اسلام محض طور کے اوس فتویٰ سے متعلق ہے  
جو کہ شبہ برہم نہیں۔ دستور نے دیا تھا اور جسکی مخالفت مولوی محمد حسین صاحب مولوی نے اور علماء نے  
کی تھی اور حکم فساد کو محض طور کے دلائل قویہ سے سچا کر کے ایک رسالہ موسومہ تنبیہ اکھوان فی وجوب  
قرأت سورۃ القرآن لکھا تھا جس سے وہ لوگ حق کے قائل ہوئی تھی (چنانچہ اوسکو جو امین اب تک کچھ  
نہیں لکھا ہے) آدم برہم مطلب۔ کہ یہ رسالہ ترجمہ خوانی کا کتاب رہبر اسلام سے منسوب  
امید ہے اور غیرہ میں اکثر جگہ رواج پائے گئے (جسکے لئے محض طور کا ترجمہ پارہ عم موافق وضع قرآنی  
مستحق اور جمع بنیر کم و زیادہ الفاظ کے خالص ترجمہ ہی نہایت مفید ہے) اور عقلمند لوگ اس میں خیر کے  
تاکید ہو کر جانے میں جو مخالفوں کو دکھانا نہیں جاتا جو انہیں شاق گذرنا۔ چنانچہ اندون مولوی  
مشاف احمد صاحب۔ (مدرسہ عربیہ سے سکول لودیان) کے رگ نصب کو جہتس ہو۔  
تو کتاب رہبر اسلام کے رد میں برائے نام انہوں نے ایک رسالہ موسومہ ہادی انام  
در تذکرہ کتاب رہبر اسلام لکھا۔ سبحان اللہ کیا خیر خواہی اہل اسلام کی ہے۔ افسوس بے شمار مسلمان



نامہی قرآن ہو تباہ ہو و ہون مگر بعض لوگ حق بات کے رو کرنے میں غرضات نفسانی سو باز نہیں آتے  
 ہیں۔ ایسے حق اور راست بات کر دے پر شاید انکو این وہون سے کمر بستہ کیا ہو گا کہ اگر ہم روز کرینکے تو ایک  
 جہنم کو کریم ہے ناوان تہو جو ایسی بہت بات کو آتک ہمیں ولج دیا یا ہم کو ایک قرآن وحدت کو مخاطب  
 واقف ہو جانے سو ہماری شہادت جاتے گے یا ہمارے باپ دادا کا خرابے سے برفہ جو ان تک ہوا  
 گم ہو جاو گیا یا ہمارے باپ دادا سب ناوان ہر نیک و طیرہ وغیرہ (العیاذ باللہ) وہ رسالہ نامہ وی  
 انا ہم نہیں بلکہ گمراہ کنندہ خاص عام ہے اکثر مقام پر اس سالہ میں اگر ہم غور کریں تو مولف کے دعویٰ کو  
 دلائل کے کچھ نہایت نہیں مگر بحایف مولف نے بحیال غریب موافق کیا ہے جسکا بیان تفصیل سے  
 فضول طوالت کو اور کچھ نہیں ہے اگر ہم مولف کے دلائل کو بیان کرتے تو عاقل مسلمان اسکو مضاحکہ سے  
 بجز تفسیر ادقات اور مثل طبع کے کچھ حاصل نہیں کر سکتے ہوں اس واسطے کہ ہم انکے نفس و عیون کو دلائل قاطعہ  
 سو رو کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے کہ رسالہ رہبر اسلام کے دلائل جو قرآن و حدیث  
 اور معتبر فقہاء کے اقوال سے ہی نکالے اب نہیں دیا ہے صرف مجرد دعویٰ و کلامی نامہ تردید کی ہے  
 اس سے صدافسوس مولف نامہ وی انا ہم نے کہیں عجیب عقلی توجہات اور کہیں بعض علماء کے اقوال سے  
 تاویل کر کے اپنی دعویٰ سے موافق کیا ہے اور یہ خیال نہیں کیا کہ اگر کوئی مولوی حتیٰ کہ امام احمد  
 ربیعہ خاندان کے علم کے خلاف حکم کرے یا کوئی فقہ اپنے امام کے خلاف حکم کرے تو وہ قابل  
 اعتبار اور لائق اہماد کہی نہیں ہو سکتا۔ اور جو کہ مولف نے اپنی رسالہ نامہ وی انا ہم کو منہ رد ذیل  
 چار دعویوں سے مکر رہ کر بیان کر کے یہ دیا ہے پہلا دعویٰ یہ ہے کہ ترجمہ قرآن کا قرآن نہیں  
 ان کے ان جو یہ وہ منظم عربی ہے معنی کے ساتھ دوم دعویٰ یہ ہے کہ ترجمہ قرآن نماز میں پڑھنا  
 درست نہیں تیسرے دعویٰ یہ ہے کہ امام اعظم نے خود اپنے قول سے پہر کر صاحبین کے قول پر رجوع کیا ہے  
 چوتھا دعویٰ یہ ہے کہ جو کوئی عربی سے معنی نہیں جانتا اس پر ترجمہ قرآن کا پڑھنا فرض نہیں۔ اب  
 پہلے یہ بات جاننا چاہیے کہ قرآن کا ترجمہ قرآن کو اور اسکو قرآن کہنا درست ہے یا اسکا کفر  
 ہے کیونکہ امام اعظم نے اسکو آیت قرآن سے ثابت کیا ہے کہ ترجمہ قرآن کا قرآن ہے وہ آیت یہاں  
 لکھی گئی ہے **رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لَكَ آيَاتُ رَبِّكَ إِذْ يَكُونُ لَكَ آيَاتُ رَبِّكَ إِذْ يَكُونُ لَكَ آيَاتُ رَبِّكَ**  
 کہ معنی قرآن کے الگو کتب آسمانی میں ہیں پس خدا تعالیٰ قرآن کے معنی کو قرآن کر کے تعبیر کیا اس لیے  
 ترجمہ کو قرآن کہنا نہوار ہوا۔ اور صاحب مدعا یہ لے بھی اس آیت سے دلیل گردانا ہے چنانچہ  
 لکھا ہے **وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** یعنی یہ لوگ عذاب الیم کا مستحق ہیں۔



یہو ابوحنیفہ کی یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لا یقولون فی القرآن کلاماً عربیاً لعلکم تتقون یعنی نہ کہیں قرآن میں ایسی بات کہ جس سے تم ڈرو۔  
عربی زبان کا وادائیت ان کے لئے کہ لا ولین کو یہاں میں ملا جو انفسیر احمدی میں کہتا ہے کہ ہی کے معنی  
ساحب کشف اور مدارک اور ہدایہ نے دلیل لی ہو کہ (ترجمہ قرآن کا قرآن) گو وہ ترجمہ کسی نام پر  
کیا جائے۔ اور یہ آیت دلیل ہے جواز قرات فارسی پس ان کے ترجمہ سے جو نماز پڑھی جائے اس سے کہ نہیں تھا  
قرآن کتاب اسمانی میں الفاظ عربی کے ساتھ (انہو) شرح تقایید والئے کافی سے نقل کیا ہے کہ  
امام ابو حنیفہ کے پاس ترجمہ شافعی تھا جبکہ عقیل ہو کر پہنچے ان کا ترجمہ ہی (انہو) عینی  
شرح بخاری میں ہے بغیاض ہے کہا ہو کہ حدیث میں ابو ہریرہ کے جو آیا ہو کہ یہ ترجمہ کہوا اور پڑھو وہ  
میسر ہو قرآن کے لغوی نافرمانی تشریح القرآن چیت ہو کہ لے جو جائز جانتا ہے قرات نماز کو فارسی  
میں الخ پس وہ اور علماء اشاعرہ جو مفت راہ میں علماء سنت جماعت کو انکا مذہب بھی ہے کہ دراصل قرآن  
سنہ قرآن کو اولیٰ اطلاق پایا چنانچہ سائنس مسطور الثبوت میں جس سے نظر نے نقل کی ہے (لاکن سنہ)  
کو وہ غیر مرغوب سمجھنا ہے پس حکما اصل دلیل مقصود ہے اس کی بارے۔ نہ کورہ بالاولائل سے ثابت ہوا  
کہ ترتیب سے ان قرآن کو اور جو کوئی اس کو خدات کہتا ہوا اس کا قول باطل ہے اور ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑنا جائز  
ہے۔ ہی سبب سے امام ابو کے پاس متفق علیہ نہیں ہے جسکا آگے اظہار ہوگا۔

دوسرا دفعہ بھی یہی کہ ترجمہ قرآن نماز میں پڑھنا درست نہیں اور اس سے نماز جائز نہیں ہوتی یہ  
بہو غلط ہے اس پر باطل ہے اور اعتقاد اس کا کفر ہے کیونکہ یہ گویا انکار ہوتا ہے حدیث صحیحہ کا جسکو صحیح ہونے پر  
چاروں اہم ائمہ صلیہ نے اتفاق کیا ہے اور ابن ابی اسے تعدد حدیث کا یہ ہے کہ چند لوگوں نے (جو ملک  
ذریں میں سہان ہوئے) زبان سبلی سے یا کیفیت کی وجہ سے حضرت کریمت میں سہان فارسی کو (جو  
حضرت کے صحابی تھے) لکھا کہ اگر سورہ فاتحہ کا ترجمہ فارسی زبان میں لکھ کے آپ روانہ کریں تو ہم اسکو  
اپنی نماز میں پڑھیں تب حسب اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ فاتحہ کا فارسی  
ترجمہ انہوں نے لکھا کہ انکو بھی پڑھا جائے کہ وہ لوگ اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث امام عظیم  
ترجمہ بحت کو ہو چکی ہے اور امام عظیم نے موافق اس حدیث کے ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنا  
ضرورت دیا ہے ضرورت ہو جائز رکھا ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں ترجمہ پڑھنے کے لیے کوئی قید درج نہیں ہے بلکہ  
امام عظیم کے دونوں شاگرد یعنی صاحبیہ نے ضرور ہو تو پڑھنا جائز اور ضرور ہو تو پڑھنا جائز نہیں سمجھا ہے  
کیونکہ کوئی لکے معنی بخانے کے سبب اور لوگوں نے ترجمہ سورہ فاتحہ کو طلب کیا تھا اور اس ضرورت  
کے سبب حضرت اذکو اجازت دی تھی کہ صاحبیہ کا یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے اور امام کا نہ سب



اصل حدیث کے مافوق پوچھا پوچھ کر میں کوئی قید نہ کر رہا ہوں ہے پس امام کا مذہب یہ ہے کہ عربی کو عربی  
جانتا والا ہی قرآن کا ترجمہ نماز میں پڑھتا جائز ہے اور امام کے پاس ہے ان کا ترجمہ دو نو ایک حکم کہ پڑھیں  
اور صاحبیہ کے نزدیک عربی کو معنی جانتے والا اگر قرآن کا ترجمہ نماز میں پڑھے تو جائز نہیں۔ یہی اختلاف  
ہو امام اور صاحبیہ کے مذہب میں جو بعض علماء یہ کہتے ہیں اور کہہ گئے ہیں کہ اگر عربی تلفظ کسی کے زبان سے ادا ہو  
تو وہ مکمل ترجمہ قرآن سے نماز پڑھے۔ یہ ایک حق پوشی اور کمزور لوگ جو اور صریح حق پر پردہ ڈال رہے ہیں  
کہتا ہوں کہ دنیا میں سوائے کوئی کلمہ ہیکلون اور خورد سال بچوں کے کیا کوئی ایسا ہی انسان ہے جسکی  
زبان سے کسی قسم کے بھی الفاظ نکلائے جائیں اور اسکی زبان نہ نکلیں۔ ہم اسی بیان کو آئے ہیں کہ  
اس حدیث میں جبکہ سلمان فارسی کا سورہ فاتحہ کا ترجمہ اپنے قوم کو بتانے کا ذکر ہے اسکی صحت چاروں  
امام کے نزدیک تسلیم کی جا چکی ہے (جو آگے درج ہے) تو اب ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ جو کوئی  
عربی نہیں سمجھتا ہے اگر وہ ترجمہ قرآن کا نماز میں نہ پڑھے تو اسکی نماز باطل ہے اسلیو کہ باوجود ضرورت کے  
اسپر عمل نہیں کرتے والا عاصی اور اسکا منکر بدعتی اور زندقہ ہے اب ہم اس حدیث کو جبکہ ذکر اور پر کر  
آئے ہیں اسے نقل کرتے ہیں اسکی کتاب نہما یہ مبسوط جو امام مصطفیٰ کی تصنیف ہے اور پڑھ  
سوتے کتاب ہے اور جسکے لکھنا شرح امام فخر الاسلام ہیں اور جسکی شرح کا نام کشف ہے اور اس کتاب میں  
لکھا ہے۔ والوجه استدل بما روی ان الفرس كتبوا لے سلمان الفارسی ان  
یکتب لہم الفاتحة بالفارسی فکتب لہم اللہ الرحمن الرحیم بنام نیروان بخشایش  
الے آخر الحدیث۔ فکانوا یقرأون ذلک فی الصلوة وبعد ما کتب عرض علی النبی صلی  
علیہ وسلم ثم لعنه اللہ ثم لکتم لک علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ابو حنیفہ نے استدلال  
کیا کہ دوبارہ قرآن کا ترجمہ نماز میں پڑھنا جائز ہونے میں اس حدیث کو حجت اعلیٰ فارس نے سلمان فارسی کو  
کہا کہ نماز میں ہمارے پڑھنے کے لیے ترجمہ فارسی سورہ فاتحہ کا لکھ کر بھیج دوں گے (سلمان فارسی نے)  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بنام نیروان بخشایش گر۔ (الے آخر) پھر وہ پڑھتے تھے اسکو  
نماز میں (پھر اس ترجمہ کو خطرات کے حضور میں پیش کرنے کے بعد اسکو جانب اون لوگوں کو روانہ کیا۔ اور  
نہیں منع کیا حضرت نے اس کا روائی کو (انتہی) اس حدیث کو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نے ترجمہ قرآن  
کو جائز لکھا ہے اور نماز میں ترجمہ پڑھنے کے لیے کوئی قید نہیں لگائی ہے اس حدیث کو مخالفین  
کو اہل باطل شہرتے ہیں۔ (۱) اولیٰ شہ ان ظہر علی ہے (۲) ترجمہ قرآن قرآن  
ہیں (۳) ترجمہ نماز میں پڑھنے کی ہمیشہ عادت کرنا منع ہے (۴) ترجمہ قرآن کا لکھنا حرام  
ہے۔ اسواسلئے کہ حضرت مسلم نے اس کے لکھنے کی اجازت نہیں دی (۵) اگر بخوبی عربی الفاظ



سنی نفس کی زبان سے نکلتی ہوں جسے الفاظ سورج فانی تھیں تھے تو اسکو ترجمہ سے نماز پڑھنا درست نہیں  
 (۶) اگر کوئی بے قصد ترجمہ نماز میں پڑھ گیا تو جائز ہے اگر عمدہ اور قصد پڑھا تو زندیق ہے قتل کیا جائے  
 یا دیوانہ ہے اور سنی و اکیجاوے اہلین اقوال کو ہادی ہیں اسکو مولف نے نقل کر کے دیکھا پیش کیا ہے  
 اس تمام اقوال اور فتوہ خلاف حدیث مندرجہ بالا ہے کیونکہ حضرت مسلم نے ترجمہ پڑھنے کو کئی کئی  
 نہیں کیا ہے جو اسوقوال اور فتوہ کو حق سمجھتا ہے وہ نادانی اور سخت غلط کارنامہ ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ  
 اور دوسرا کوئی امام بھی نماز ترجمہ سے پڑھ نہیں سکتی کمال نہیں صاحب مدایہ نے جو کہا  
 کہ ترجمہ نماز میں پڑھنا جائز ہے لیکن پڑھنے والا گناہگار ہوتا ہے الخ جائے تعجب ہے کہ جو اہل جاہ و جاہل  
 کرنے کو گناہ کیسے ہو سکتا ہے کیا گناہ جائز کہا گیا ہے اگر گناہ تھا تو جائز کیوں ہوا اب میں کہتا ہوں  
 ترجمہ نماز میں پڑھنا سنت ہے اور سنت میں ثواب سے ثابت ہوتی ہے قولاً فعلیاً رضا و غیر حضرت  
 جسکو آپ کریں اور جسکے کرنے پر حکم فرماؤں اور جس بات پر راضی ہو دوں پس ترجمہ کی سنت و وطو  
 سو ثابت ہوتی ہے ایک یہ کہ حضرت علی اجازت سے مسلمان فارسی نے ترجمہ لکھا تھا دوسرا یہ  
 کہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم اسکو لکھنے پر اور نماز میں پڑھنے پر راضی ہوئے (جیسا کہ  
 اوپر ملے ہوئے ہیں) لیکن کو فتوہ جو کمال کاوی امام میں درج میں وہ بالکل باطل ہیں اس میں جو  
 کہ امام اعظمی کے پاس قرآن کا ترجمہ خواہ پس یا میں ہو یا عذر نماز میں پڑھنا درست ہے اور یہ ہے کہ اگرچہ  
 معنی جاننا والا نہیں ہے قرآن کا ترجمہ نماز میں اپنی زبان میں پڑھے تو بھی درست ہے اور یہ امام کا مذہب موافق سنت و حد  
 اسکی حضرت نے ترجمہ نماز پڑھنے کے لیے کوئی قید نہیں بیان فرمائی اور جسے امام اعظمی اس امر کو مطلق اور ثابت  
 کہہ کر اسی بارہ میں فتاویٰ عالمگیری لکھا ہے ولا يجوز القراءة بالفارسی الا بعد رخصه  
 ابی یوسف محمد و بیہ یفتی یعنی نہیں جائز مگر قرآن کا ترجمہ پڑھنا نماز میں عربی کے عوض فارسی سے بغیر  
 کسی سبب اور غرضت کو نزدیک ابو یوسف اور امام محمد کے اور اس پر فتوایں ہوا ہے۔ و يجوز عند ابی حنیفہ  
 بالفارسی و بای لسان وهو الصحيح یعنی جائز ہے امام ابو حنیفہ کے پاس خواہ فارسی ترجمہ سے خواہ او  
 کسی زبان میں نماز پڑھی جائے اور یہی صحیح ہے اور صاحب شرح تقایہ نے فتاویٰ طہریہ سے نقل کیا ہے  
 کہ امام ابو یوسف بھی امام اعظمی متفق ہو گئے تھے کہ ترجمہ مطلقاً (بغیر یا بے عذر) نماز میں پڑھنا جائز ہے  
 اگرچہ صحیح تو اب صرف امام محمد ایک شاگرد امام اعظمی کے نزدیک یہ بات رہ گئی کہ بلا عذر ترجمہ سے نماز پڑھی  
 جائے فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ اس طرح ہی صحیح ابی حنیفہ اور کتاب اسرار میں اور یہی  
 مذہب مختار ہے (انتہا) شرح کفر عیسیٰ میں ہے و يجوز عند ابی حنیفہ مطلقاً ولا يجوز عند  
 فہما الا بغير و بہ قالت الثلاثة یعنی جائز ہے ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنا امام ابو حنیفہ کے پاس



فوا و فرقت ہو یا نہ ہو اور نہیں کیا نہ ہر صاحب کے پاس اگر نہ فرقت پر ایک طرح کہا تینوں امام نے اور محمد لاج الدرامہ  
مشرح مایہ میں ہے و عندہما لا یجوز الا بضرر یا بقتال الشافعی و مالک و احمد یا بنو نزدیک صاحب کے  
نہیں جایز ہوتا ہر چیز میں ان کا نماز میں نہ ہنا مگر ضرورت کے وقت اور یہی کہا امام شافعی نے مالک اور امام احمد  
احمد حنبل نے جب قدر پر بیان کر چکا ہوں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوئی عربی سے منکلی نہیں سہم کر سکتا یا غیر عربی  
سمجھتے ہیں جو دین پر ہر ایک کے عربی کے عوض میں ان کا ترجمہ نماز میں نہ ہنا جائز ہے نہ صرف یہ کہ اس ملک اجاروں یا ملک  
پاس اگر صاحب یہ غیرہ کے پاس ہی تعلق علیہ جو ہر جو کو سے اور ہر مل کرنا بہتر سمجھو وہ عاصی ہو اور اسکا شک بہت ہی  
اور مذکور ہے ۔

[illegible]

چوتھا دعویٰ یہ کہ جو کوئی قرآن عربی کے سمجھ نہیں جانتا اس پر مجبہ قرآن نماز میں پڑھنا فرض نہیں ہے  
 یہ دعویٰ بھی سراسر غلط ہے قرآن کے ترجمہ جانتا ہر مسلمان پر فرض ہے اور قرآن جو نازل ہوا ہے صرف معنی  
 جاننے کے لئے نازل ہوا ہے نہ فقط لفظ جہنم کے لیے خدا تعالیٰ قرآن میں سورہ زمرت میں فرماتا کہ  
 اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ یعنی مقرر کرتے کرانا اس کو قرآن عربی میں تاکہ تم  
 سمجھو اور یہ کہ قرآن جو عربی میں نازل ہوا تھا فقط معنی جاننے کے لیے تھا تاکہ عرب اس کو سمجھنے اور سچ  
 جاننے نہ فقط زبان عربی کی فصاحت کو سبب ہو تھا بلکہ عرب کو کہ فروع کی عربی زبان پہلوتہ بھی  
 یا اب تک نہیں ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَما اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا بِلِسَانٍ قُوْثٍ  
 نہیں بھیجا ہے کسی پیغمبر کو مگر زبان میں اور کوفہ کے۔ (مثنوی) اور یہ کہ تا اب کی امت خدا تعالیٰ کی کلام  
 اور رسول کے کلام کو اپنی زبان میں سمجھو اور اگر غیر ارباب نہ سمجھیں تو یہ بات امت کو حاصل ہوگی اور خدا تعالیٰ  
 فرمایا وَاقْرْءِ الصَّلٰوةَ لَدُنْكَ ذِكْرًا لِّمَنۡ هُوَ یعنی قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے۔ پھر جو کوئی عربی سمجھ نہیں جانتا  
 اس کی ہر ایک ذکر اور سچ جو عربی میں ہو خدا کا یاد کرنا ہوگا بلکہ الفاظ جہنم ہوگا خدا تعالیٰ فرمایا



اذ لا یبدل بحدوث القرآن اذ علی قلوب انفسها ینظر کیا یہ غور نہیں کرتے ہیں وہ لوگ قرآن میں یا  
 انکو دلوں پر نہیں دیکھتے (انہی) پس جو شخص سبلی کہے غور نہیں جانتا وہ قرآن کو نہ دیکھتا ہے نہ سمجھتا  
 ہے نہ آیات دلیل میں اس پر کہ قرآن کو معنی جانتا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور جو کوئی عربی کے معنی نہیں جانتا  
 کہتا اس پر فرض ہے کہ ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنا عین پڑھ کر مقصود قرآن کو معنی جانتا ہے نہ الفاظ جانتا  
 ہے نہ اس کا اور ثبوت ہو چکا ہو کل ما یتوقف علیہ فالواجب فواجب یعنی جو چیز کے متوقف رہے اس پر کوئی واجب  
 نہیں واجب ہی یعنی جب ہی جانتا قرآن کا متوقف ہو پس ترجمہ پڑھنا قرآن کا نماز میں واجب ہو اور جو  
 عربی ایسا نہ کر گیا وہ گنہگار ہوگا اور اسکی نماز درست نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ نماز مانی کر گیا خدا اور رسول کی جس بات  
 پر اسے اجازت تھی اور امام اور صاحبیہ اور ثنیون امام اسکو حکم کر گئے تھے اسکی نماز مانی کی۔ دوسری یہ کہ حدیث  
 صحیح میں آیا ہے انما الاعمال بالنیات یعنی ہر کام اعمال نیتوں سے ہے۔ نماز ایک افضل العمل یا خیر العمل تو  
 اب میں دعا اور تسبیح اور نیت وغیرہ کرنا ہو اور خدا تعالیٰ کی حمد وغیرہ زبان سے بولنا اور اسکی معنی پر متوجہ ہونا  
 نزل اللسان ویصد یعب القلب اگر بلا فہمید معانی عربی الفاظ سے برا نام نہ کر تسبیح نیت وغیرہ کی  
 جائز وہ نہ ذکر ہوگا نہ تسبیح اور نیت ان اگر ان الفاظ کو سمجھا جائے یا انکا ترجمہ پڑھا جائے تو وہ ذکر تسبیح نیت  
 وغیرہ ہوگا نہ یہ اشخص عربی الفاظ چینی کے کسی قسم کی بات نہ ہو خط سے واقف نہیں ہوتا اور اسکا  
 اظہار اسکی نیت۔ اسکی دعا اسکو نہیں ہے اور بموجب مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ کے نماز کا بے ثواب ہونا لازم  
 ہوگا اور بموجب مذہب امام شافعی کے (جو اس حدیث کو نہیں ہے) نماز کا باطل ہونا لازم ہوگا۔ اب باقی  
 رہی یہ بات کہ بہت سے قدیم لوگ اس سلسلے سے واقف نہ تھے۔ اور ان سے یہی بہت سے لوگ ہیں کہ اس سلسلے سے  
 واقف نہیں ہیں کیا انکی نماز اجتناب باطل تھے) ہم کہتے ہیں کہ وہ سب غفویں اور گناہ اکھا دن علما  
 کی گردن پر ہو اپنے دسوا سات کم عقلی سے اس سلسلے کا باب کر گئے خدا تعالیٰ نہیں ہے کہ اسکی کج خطا  
 کو۔ جیسا کہ اپنی کلام قدیم میں فرمایا اِنَّ اللہَ لَیْسَ بِظَالِمٍ لِّلْعَبِیدِ یعنی مقرر اللہ نہیں ہے ظلم کرنے والے  
 بند ذہیر کہ ایک بات قابل الذکر ہے کہ اگر ہم سوچا جائے کہ امام اور صاحبیہ نے اور دوسرے نے ترجمہ پڑھنے کی اجازت پر جو  
 کہا ہے اس سے ترجمہ نماز میں پڑھنا واجب کس طرح ہو تو ہم کہیں کہ امام اور صاحبیہ جو کہتے ہیں وہ عام ہے ہر ایک ضرورت  
 کو لیے) (جیسو اگر کوئی عربی الفاظ درست نہ ادا کرے یا زبان اسکی سخت ہو (عربی کے لیے) تو ترجمہ پڑھنا اپنے  
 زبان میں جائز ہے) مگر ہم جو حکم کرتے ہیں وہ ضرورت خاص کے لیے ہے جو عربی کو معنی جاننے کی ضرورت ہو پس اس  
 بنا پر یہ واجب اور فرض ہے۔ **مسکوف ہادی** امام نے اپنی دعویٰ کو مدد دینے کے لیے بعض اوقات بعض  
 علما سے جو دعویٰ کرتے ہیں یہ قابل جواب نہیں ہوا اسکا جواب یہی ہے کہ انہی اقوال مخالفین میں سے کسی ایک اور صاحبیہ



اُمیدوار اور صاحبِ کسب کے۔ اب اخیرِ رحیم مولفِ ہادی اناکم سو بہ امید کرتے ہیں کہ اگر انہیں خوبیِ ہمدردی نے کچھ بھی اُڑ کیا  
 ہوگا تو وہ اپنی غلطیوں کا علانیہ اعتراف کریں گے اگر مولفِ ہادی اناکم ایسی ہی اپنے دھوکے پر تو غمِ زمین تو  
 ہمارے اٹل سر پر کا جواب دیوں (وہو الحق المبین واللہ الموفق والمعين) آج جب ہم یہاں تک لکھ  
 چکے ہیں کہ ہادی محمد حسین صاحب کا قلمِ حیدرِ رحیمِ اسلام کا تازہ جہاں ہوا و بدل ہوا بارگاہِ سجادہ فقیہی کا  
 ایک جوشِ ہر جو موجزن و آئین صفت آیاتِ قرآن سے ہادی اناکم کے کمزور دلیلوں کے پرچھی اُڑادی ہیں  
 امید ہے کہ شاید اب ضرور مولفِ ہادی اناکم حق کو مان لیں گے۔ اس قلمِ حیدرِ رحیمِ اسلام میں قرآن اور  
 احادیث صحیحہ اور تواریخ سنی بڑی خوبی کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کا ترجمہ قرآن ہے اور ترجمہ قرآن  
 خدا اور رسول کے حکم کے مطابق ہے یا اور اگر غیر ملک کے باشندے ایسا نہ کر سکیں تو مذہبِ اسلام کا شاید نام تک ہر  
 ہند و غیر ملکوں میں نہ رہے۔ کیونکہ انجرامِ زمانہ ناکِ اکیامِ ہند و لہا بین الناس بدل کیا ہے۔ مسلمان مفلس ہو گئے  
 ہیں۔ ملکی زبانیں غنیہ و امیر کے خاص کتابیں شائع ہونے لگی ہیں اور ملکی مسلمان بکثرت اپنی اصل مذہبی  
 کتاب اللہ کے بیان و تشوہاد افق میں بدورت میں ڈر رہے کہ مبادا ایسی لوگ جو اپنی خاص لائٹنی باغ کے پھولوں کی  
 بہکت نامہ شناس ہیں کسی دوسرے باغ کی (جس میں سوائے گیندی کے پھول کے اور نہیں) ہونہ زمین۔ اگر  
 بہائیوں ہوشیار ہو جاو اپنی بیڑی کو جس مذہب میں نہ ڈوباؤ غفلت کی بنیاد سے اوٹھو اور کھڑے ہو جائیں  
 پیاری اور لائٹنی بیڑی کو بیہوش سے نکالیں کہ کوشش کرو۔ تم انہیں کے اولاد ہو جنہوں نے کھیلے  
 صدیوں میں ترقیِ اسلام میں اور حمایتِ اسلام میں حق بات کی اشاعت میں اپنی جان مال اور عظم  
 سودہ کوششیں کی تھیں جنکو ابھی تک نہ صرف ہماری قوم بلکہ دوسری قومیں ہی بجمال و نفقت یاد  
 کرتے ہیں۔ کیا بابوں کے جوہر بیٹوں میں نہیں۔ یا نہیں رہی۔ فقط۔

راق  
 خاکسار شاہ محمد عزیز الدین گھٹالہ قادری شہر اکاٹ محلہ چنداپٹ  
 مالک طبیب شوکت اسلام

۱۸۹۰ء مطابق ۱۳۱۰ھ

بمطبع خادمِ ایمن گوجرانولہ تہذیب و علم و شجاعت علیہ السلام







